دنیا و آخرت
قرآنِ کریم و عظیم میں

مساعیِ رضایتِ ربِ قرآن خادم فرقان

علی شرف الدین

دار الثقافۃ الاسلامیۃ پاکستان

بسم الله الرحمن الرحيم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ

هَلْ أَتاکَ حَدیثُ الْغاشِیَةِ ٠ وُجُوهٌ یَوْمَئِذٍ خاشِعَةٌ ٠ عامِلَةٌ ناصِبَةٌ ٠ تَصْلی ناراً حامِیَةً ٠ تُسْقی مِنْ عَیْنٍ آنِیَةٍ ٠ لَیْسَ لَهُمْ طَعامٌ إِلاَّ مِنْ ضَریعٍ ٠ لا یُسْمِنُ وَ لا یُغْنی مِنْ جُوعٍ ٠ وُجُوهٌ یَوْمَئِذٍ ناعِمَةٌ ٠ لِسَعْیِها راضِیَةٌ ٠ فی جَنَّةٍ عالِیَةٍ ٠ لا تَسْمَعُ فیها لاغِیَةً ٠ فیها عَیْنٌ جارِیَةٌ ٠ فیها سُرُرٌ مَرْفُوعَةٌ ٠ وَ أَکْوابٌ مَوْضُوعَةٌ ٠ وَ نَمارِقُ مَصْفُوفَةٌ ٠ وَ زَرابِیُّ مَبْثُوثَةٌ ٠ أَ فَلا یَنْظُرُونَ إِلَی الْإِبِلِ کَیْفَ خُلِقَتْ ٠ وَ إِلَی السَّماءِ کَیْفَ رُفِعَتْ ٠ وَ إِلَی الْجِبالِ کَیْفَ نُصِبَتْ ٠ وَ إِلَی الْأَرْضِ کَیْفَ سُطِحَتْ ٠ فَذَکِّرْ إِنَّما أَنْتَ مُذَکِّرٌ ٠ لَسْتَ عَلَیْهِمْ بِمُصَیْطِرٍ ٠ إِلاَّ مَنْ تَوَلَّی وَ کَفَرَ ٠ فَیُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذابَ الْأَکْبَرَ ٠ إِنَّ إِلَیْنا إِیابَهُمْ ٠ ثُمَّ إِنَّ عَلَیْنا حِسابَهُمْ ۔

دنیا
و
آخرت
قرآن کریم
و
عظیم میں

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب .... دنیا وآخرت قرآن کریم میں

طبع اول .... ۰۰ ذیقعد ۱۴۴۶ھ

کاوش .... مساعی رضایت رب قرآن خدامان فرقان

.... علی شرف الدین، محمد کنز العمران

ناشر .... دار الثقافۃ الاسلامیہ پاکستان

www.sibghatulislam.com

دار الثقافة الاسلامية پاکستان

انتساب

۱۔ ہر وہ اللہ کا بندہ جو حرام خوری اور حلال خوری میں تمیز کرے

۲۔ حصول سعادت آخرت کو سعادت دنیا پر مقدم رکھنے والے

۳۔ لحظہ بہ لحظہ حیات آخرت کو مقدم رکھنے والے

۴۔ زندگی مشقت والے

۵۔ سعادت آخرت کو بادشاہی دنیا پر مقدم رکھنے والوں

کے نام

طلیعہ کتاب دنیا وآخرت قرآن عظیم میں

دنیا

دنیا مادہ ''دنی'' سے بنا ہے، ابن فارس ۳۹۵ھ نے مقائیس ج ۱ ص ۴۲۰ پر لکھا ہے، د۔ن۔حرف معتل مرکب ایک ہی اصل رکھتا ہے ''اصل واحد یقاس بعضہ علی بعض، وھو المقاربۃ، ومن ذلک الدنی، وھو القریب، من دنا یدنو وسمیت الدنیا لدنوھا' جب کسی شخص یا فکر سے نسبت دیں تو کہتے ہیں'' ودانیت بین الامرین: قاربت بینھما ''اسی سے پست کو دنیا کہتے ہیں۔ دنیا آخرت کے مقابلے میں قریب ہونے کے علاوہ پست بھی ہے۔ پست ہونے کی وجہ سے زندگی پر آشوب ومشوب مخلوط بہ آفات وبلیات کی زد میں رہتی ہے پست زندگی ہے، اھل فکر ودانش، عقل وخرد کے نزدیک حیات دنیا، حیات پست ذلیل وحقیر زندگی ہے چاہے عیش وعشرت صاحب ریاست وقیادت عالیہ ہی کیوں نہ ہو، ایسا انسان آخری لمحات میں عزیز واقارب کی آنکھوں میں بھی ذلیل و خوار ہوتا ہے۔ اگر آخرت نہ ہوتو اس سے بدتر کوئی اور مخلوق نہیں ہوگی۔ چنانچہ اس حقیر کو اپنے دوستوں عزیز واقارب حتیٰ اپنے گھر میں مطعون مردود متہم زندگی گزارنا دشوار تھی لیکن اس کے باوجود تعجیل موت کیلئے دعا نہیں کی اور جن کتب میں مصروف تھا زندگی میں انکے مکمل ہونے کی دعا نہیں کی۔

آیات کثیرہ میں دنیوی زندگی کی بہتری کیلئے دعا کرنا مذموم ہے، انسان کا مقدر محدود عنداللہ حسب آیات کریمہ تقدیم تاخیر امکان پذیر نہیں کوئی اسے نہ آگے کرسکتا ہے نہ پیچھے۔ باطنیہ کی گمراہ کن مبدعات میں سے ایک انعقاد مجالس دعا یا بعض ذوات سے توسل ہونا ہے، حیات طولانی عزیز و اقارب اولادوں کی اہانت و جسارت کا دور ہوتی ہے، حیات دنیا افسوس ناک تأسف لمحات ہیں اسکی جمع آوری وارثین نا خلف شقی قسی بے دینوں کی عیش ونوش بنتی ہے۔

دنیا کی انتہاء آخرت کی ابتداء ہے، دنیا روح بدن میں داخل ہونے سے شروع ہوتی ہے، غذا دنیا سے اسکی نشو ونما ہوتی ہے اور روح بدن سے نکلنے کے بعد آخرت شروع ہوتی ہے۔انسان کا اس دنیا سے جاتے وقت وجود تقسیم ہوتا ہے ایک جسم بے جان ہوتا ہے جسے قبر میں رکھا جاتا ہے اور چند سال گزرنے کے بعد وہ مٹی بن جاتا ہے اور اسکی روح عالم برزخ میں منتقل ہوتی ہے۔

[زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَ الْبَنِينَ وَ الْقَنَاطِيرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَ الْفِضَّةِ وَ الْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَ الْأَنْعَامِ وَ الْحَرْثِ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَ اللَّهُ عِنْدَهُ حُسْنُ الْمَآبِ] آلعمران:۱۴

حسب تعبیر قرآن کریم حب مال و دولت، زوجات و اولاد دشمن لدود و عنود و کفور ہیں، انسان کو ان کی عیش ونوش کیلئے اپنی دنیا وآخرت برباد کرنے

کی مذمت آئی ہے، انسان بے وقوف اپنی اولاد کو از خود اپنا دشمن بنا تا ہے اور انھیں بھی برباد کرتا ہے ہی وہ دوست دشمن میں تمیز نہیں کر پاتا اور اس کی بنیادی وجہ خیر وشر میں تمیز نہ کرنا ہے۔ قرآن کریم میں انھیں بعض جگہ فتنہ اور بعض جگہ عدو کہا ہے۔ قرآن کریم کی کثیر آیات میں دنیا سے شغف دل باندھنے کی مذمت آئی ہے﴿مَنْ كانَ يُريدُ الْحَياةَ الدُّنيا وَ زينَتَها نُوَفِّ إِلَيْهِمْ أَعْمالَهُمْ فيها وَ هُمْ فيها لا يُبْخَسُونَ﴾ھود:۱۵﴿﴾ احقاف:۲۰﴿ تَبْتَغُونَ عَرَضَ الْحَياةِ الدُّنْيا فَعِنْدَ اللَّهِ مَغانِمُ كَثيرَةٌ﴾نساء:۹۴﴿الَّذينَ يُريدُونَ الْحَياةَ الدُّنْيا يا لَيْتَ لَنا مِثْلَ ما أُوتِيَ قارُونُ إِنَّهُ لَذُو حَظٍّ عَظيمٍ﴾قصص:۷۹﴿تُريدُ زينَةَ الْحَياةِ الدُّنْيا وَ لا تُطِعْ مَنْ أَغْفَلْنا قَلْبَهُ عَنْ ذِكْرِنا﴾کھف:۲۸﴿وَ تُحِبُّونَ الْمالَ حُبًّا جَمًّا﴾الفجر:۲۰﴿وإِنَّهُ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَديدٌ﴾ عادیات:۸

فاسقین مشرکین ملحدین کا مال انھیں اللہ کے قہر وعذاب سے نہیں بچا سکے گا

﴿ما أَغْنى عَنْهُ مالُهُ وَ ما كَسَبَ﴾ ۲﴿يَحْسَبُ أَنَّ مالَهُ أَخْلَدَهُ﴾﴿وَ ذَرِ الَّذينَ اتَّخَذُوا دينَهُمْ لَعِباً وَ لَهْواً وَ غَرَّتْهُمُ الْحَياةُ الدُّنْيا﴾ اور ان کو چھوڑ دو جنھوں نے دین کو کھیل تماشہ بنا رکھا ہے اور انہیں دھوکہ دیا ہے انعام. ۷۰﴿الَّذينَ اتَّخَذُوا دينَهُمْ لَهْواً وَ لَعِباً وَ غَرَّتْهُمُ الْحَياةُ الدُّنْيا﴾ اعراف : ۵۱ ﴿ وَ إِنَّ الدَّارَ

الْآخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوانُ لَوْ كانُوا يَعْلَمُونَ﴾ عنکبوت : ۶۴ ﴿إِنَّمَا الْحَياةُ الدُّنيا لَعِبٌ وَ لَهْوٌ﴾

دنیاوی مال و متاع سے لگاؤ شغف رکھنے والوں کے بارے میں قرآن کریم کی بہت سی آیات میں مذمت آئی ہے۔ یہ زندگانی دنیا تو صرف ایک کھیل تماشہ ہے اگر تم نے ایمان اور تقویٰ اختیار کیا تو خدا تمہیں مکمل اجر عطا کرے گا اور ہم تم سے تمہارا مال طلب نہیں کرتے۔

﴿اعْلَمُوا أَنَّمَا الْحَياةُ الدُّنيا لَعِبٌ وَ لَهْوٌ وَ زِينَةٌ وَ تَفاخُرٌ بَيْنَكُمْ وَ تَكاثُرٌ فِي الْأَمْوالِ وَ الْأَوْلادِ كَمَثَلِ غَيْثٍ أَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَباتُهُ ثُمَّ يَهِيجُ فَتَراهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُونُ حُطاماً وَ فِي الْآخِرَةِ عَذابٌ شَدِيدٌ﴾ یاد رکھو کہ دنیا کی زندگی صرف ایک کھیل تماشہ آرائش باہمی تفاخر اور اموال و اولاد کی برتری کا مقابلہ ہے

حیات دنیا لھو لعب ہے

﴿وَ مَا الْحَياةُ الدُّنْيا إِلَّا لَعِبٌ وَ لَهْوٌ﴾ انعام : ۳۲

قصص : ۶۰ ﴿وَ ما هذِهِ الْحَياةُ الدُّنْيا إِلَّا لَهْوٌ وَ لَعِبٌ﴾

عنکبوت ۶۴ ﴿يَعْلَمُونَ ظاهِراً مِنَ الْحَياةِ الدُّنْيا وَ هُمْ عَنِ الْآخِرَةِ هُمْ غافِلُونَ﴾ ﴿فَلا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَياةُ الدُّنْيا وَ لا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللَّهِ الْغَرُورُ﴾

انعام :۳۲ ﴿وَ مَا الْحَياةُ الدُّنْيا إِلَّا لَعِبٌ وَ لَهْوٌ﴾ اور یہ زندگانی دنیا صرف کھیل تماشہ ہے سورہ عنکبوت آیت:۶۴ ﴿وَ ما هذِهِ الْحَياةُ

الدُّنیا إِلَّا لَهْوٌ وَ لَعِبٌ ﴾ اور یہ زندگانی دنیا ایک کھیل تماشے کے سوا کچھ نہیں ہے محمد:۳٦ ﴿إِنَّمَا الْحَیاۃُ الدُّنیا لَعِبٌ وَ لَهْوٌ﴾ حدید:۲۰ ﴿أَنَّمَا الْحَیاۃُ الدُّنیا لَعِبٌ وَ لَهْو﴾

سب کو مرنا ہے ملحدین، منکرینِ اللہ بھی مریں گے۔

﴿إِنْ هِیَ إِلَّا حَیاتُنَا الدُّنیا نَمُوتُ وَ نَحْیا وَ ما نَحْنُ بِمَبْعُوثِینَ﴾

﴿إِنْ هِیَ إِلَّا حَیاتُنَا الدُّنیا نَمُوتُ وَ نَحْیا وَ ما نَحْنُ بِمَبْعُوثِین﴾

مؤمنون :۳۷

اور زندگانی دنیا تو بس ایک دھوکہ کے کچھ نہیں ہے ﴿وَ مَا الْحَیاۃُ الدُّنیا إِلَّا مَتاعُ الْغُرُورِ﴾ حدید:۲۰

انسان عاقل کو حیات لعب ولھو و بے مقصد کو چھوڑ کر باہدف عاقلانہ سرگرمیاں انتخاب کرنی چاہیے، بے ارادہ زندگی چھوڑ کر حیات با مقصد کی طرف توجہ کرنی چاہیے۔ ایمان بہ حیات دائمی ابدی ماوراء مشاہدات میں سے ہے ہر شخص کو اپنی طاقت وقدرت صلاحیت کے اندر رہتے ہوئے اسے بہتر بنانے کے لیے اپنی تمام تر توانائی اسکی طرف مرکوز کرنی چاہیے لیکن ایمان ناقص والے آخرت کی طرف متوجہ نہیں ہوتے اسکی کئی وجوہات ہیں ان میں سے ایک قرآن کریم سے بے توجہی ہے اسکی ایک مثال مجلّہ کیہان اندیشہ میں دیکھی جہاں دعویٰ علوم واجتہاد میں نبوغت کا غرور والے نے قرآن کریم کے بارے میں اہانت توہین کی ہے، یہ توہین صرف باطنیہ اور مستشرقین ہی کرتے آئے ہیں۔ مفاد پرستوں کے مفادات ہمیشہ فاسد

معاشرے سے ہی چلتے ہیں اسی لئے کہتے ہیں انسان کو رائے عامہ کے ساتھ چلنا چاہیے لیکن کیا معاشرے کی اصلاح نہیں کرنی ہے۔انسان آخرت کو مانتے ہیں لیکن عمل اطاعت کے لئے آمادہ نہیں ہوتے۔کتاب اعجاز عددی قرآن تالیف عبدالرزاق نوفل نے لکھا ہے قرآن کریم میں کلمہ دنیا ۱۱۵ اور آخرت بھی ۱۱۵ بار آیا ہے،اسی طرح بعض آیات میں تنہا دنیا اور بعض میں تنہا آخرت آیا ہے اور یہ کل ۲۳۰ بنتے ہیں۔سب نے آخر کار سب نے اس دنیا سے دست خالی یہاں سے جانا ہے، یہاں سے از خود نہیں جاتے ہیں بلکہ بادل افسردہ غم زدہ آبدیدہ حالت و ناامیدی میں جاتے ہیں،انسان کو عوامل خود ساختہ کثیرہ انسان کو توجہ بآخرت سے منصرف رکھتے ہیں۔قرآن کریم میں دنیا سے لگاؤ، دنیا پر توجہ، دنیا سے محبت، آخرت سے منہ موڑنے، مالداروں کی مذمت آئی ہے۔

۱۔دنیا کو سمجھنا کوئی مشکل دشوار نہیں ہے۔

قرآن کریم کی ان آیات میں دنیا کی مذمت آئی ہے

﴿ الَّذینَ اشْتَرَوُا الْحَیاةَ الدُّنْیا بِالْآخِرَةِ فَلا یُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذابُ وَ لا هُمْ یُنْصَرُونَ ﴾ بقرہ : ۸۶ ﴿یَقُولُ رَبَّنا آتِنا فِی الدُّنْیا وَ ما لَهُ فِی الْآخِرَةِ مِنْ خَلاقٍ ﴾ ۲۰۰ ﴿وَ مِنْهُمْ مَنْ یَقُولُ رَبَّنا آتِنا فِی الدُّنْیا حَسَنَةً وَ فِی الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَ قِنا عَذابَ النَّارِ ﴾ ۲۰۱ ﴿زُیِّنَ لِلَّذینَ کَفَرُوا الْحَیاةُ الدُّنْیا﴾ ۲۱۲ ﴿وَ مَا الْحَیاةُ الدُّنْیا إِلاَّ لَعِبٌ وَ لَهْوٌ وَ لَلدَّارُ الْآخِرَةُ خَیْرٌ لِلَّذینَ

يَتَّقُونَ﴾ انعام : ۳۲ ﴿إِنَّما مَثَلُ الْحَياةِ الدُّنيا كَماءٍ أَنْزَلْناهُ مِنَ السَّماءِ فَاخْتَلَطَ بِهِ نَباتُ الْأَرْضِ مِمَّا يَأْكُلُ النَّاسُ وَ الْأَنْعامُ حَتَّى إِذا أَخَذَتِ الْأَرْضُ زُخْرُفَها وَ ازَّيَّنَتْ وَ ظَنَّ أَهْلُها أَنَّهُمْ قادِرُونَ عَلَيْها أَتاها أَمْرُنا لَيْلاً أَوْ نَهاراً فَجَعَلْناها حَصيداً كَأَنْ لَمْ تَغْنَ بِالْأَمْسِ﴾ يونس: ۲۴ ﴿مَنْ كانَ يُريدُ الْحَياةَ الدُّنْيا وَ زينَتَها نُوَفِّ إِلَيْهِمْ أَعْمالَهُمْ فيها وَ هُمْ فيها لا يُبْخَسُونَ﴾ هود: ۱۵ ﴿أُولئِكَ الَّذينَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ إِلَّا النَّارُ وَ حَبِطَ ما صَنَعُوا فيها وَ باطِلٌ ما كانُوا يَعْمَلُونَ﴾۱۶ ﴿اللَّهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشاءُ وَ يَقْدِرُ وَ فَرِحُوا بِالْحَياةِ الدُّنْيا وَ مَا الْحَياةُ الدُّنْيا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا مَتاعٌ﴾ رعد : ۲۶ ﴿الَّذينَ يَسْتَحِبُّونَ الْحَياةَ الدُّنْيا عَلَى الْآخِرَةِ وَ يَصُدُّونَ عَنْ سَبيلِ اللَّهِ وَ يَبْغُونَها عِوَجاً أُولئِكَ في ضَلالٍ بَعيدٍ﴾ ابراهيم :۳ ﴿وَ لا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلى ما مَتَّعْنا بِهِ أَزْواجاً مِنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَياةِ الدُّنْيا لِنَفْتِنَهُمْ فيهِ وَ رِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَ أَبْقى﴾طٰه : ۱۳۱ ﴿﴾ لقمان :۳۳ ﴿يا قَوْمِ إِنَّما هذِهِ الْحَياةُ الدُّنْيا مَتاعٌ وَ إِنَّ الْآخِرَةَ هِيَ دارُ الْقَرارِ﴾ غافر: ۳۹ ﴿مَنْ كانَ يُريدُ حَرْثَ الْآخِرَةِ نَزِدْ لَهُ في حَرْثِهِ وَ مَنْ كانَ يُريدُ حَرْثَ الدُّنْيا نُؤْتِهِ مِنْها وَ ما لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ نَصيبٍ﴾ شورى: ۲۰ ، ﴿فَما أُوتيتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَمَتاعُ الْحَياةِ الدُّنْيا وَ ما عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ وَ أَبْقى لِلَّذينَ آمَنُوا وَ عَلى

رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ﴾۳۶﴿وَ لَوْ لا أَنْ يَكُونَ النَّاسُ أُمَّةً واحِدَةً
لَجَعَلْنا لِمَنْ يَكْفُرُ بِالرَّحْمنِ لِبُيُوتِهِمْ سُقُفاً مِنْ فِضَّةٍ وَ مَعارِجَ
عَلَيْها يَظْهَرُونَ (۳۳)وَ لِبُيُوتِهِمْ أَبْواباً وَ سُرُراً عَلَيْها يَتَّكِؤُنَ
(۳۴)وَ زُخْرُفاً وَ إِنْ كُلُّ ذلِكَ لَمَّا مَتاعُ الْحَياةِ الدُّنْيا وَ
الْآخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِينَ ﴾زخرف: ۳۵ ﴿ذلِكُمْ بِأَنَّكُمُ
اتَّخَذْتُمْ آياتِ اللَّهِ هُزُواً وَ غَرَّتْكُمُ الْحَياةُ الدُّنْيا فَالْيَوْمَ لا
يُخْرَجُونَ مِنْها وَ لا هُمْ يُسْتَعْتَبُونَ ﴾جاثيه: ۳۵ ﴿وَ يَوْمَ يُعْرَضُ
الَّذِينَ كَفَرُوا عَلَى النَّارِ أَذْهَبْتُمْ طَيِّباتِكُمْ فِي حَياتِكُمُ الدُّنْيا وَ
اسْتَمْتَعْتُمْ بِها فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذابَ الْهُونِ ﴾ احقاف ۲۰ ﴿ وَ
لَمْ يُرِدْ إِلاَّ الْحَياةَ الدُّنْيا ﴾ نجم: ۲۹، ﴿ذلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِنَ
الْعِلْمِ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيلِهِ وَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ
اهْتَدى ﴾ ۳۰ ﴿بَلْ تُؤْثِرُونَ الْحَياةَ الدُّنْيا ﴾اعلیٰ: ۱۶، ﴿وَ
الْآخِرَةُ خَيْرٌ وَ أَبْقى ﴾۱۷

خالق کائنات فعل لعب سے منزہ ہے

﴿قالُوا أَ جِئْتَنا بِالْحَقِّ أَمْ أَنْتَ مِنَ اللاَّعِبِينَ ﴾ الدخان
:۳۸انبیاء : ۱۶ ﴿وَ ما خَلَقْنَا السَّماءَ وَ الْأَرْضَ وَ ما بَيْنَهُما
لاعِبِينَ ﴾،۵۵ ﴿وَ ما خَلَقْنَا السَّماواتِ وَ الْأَرْضَ وَ ما بَيْنَهُما
لاعِبِينَ ﴾

اللہ فعل عبث نہیں کرتا

مؤمنون :۱۱۵ ﴿أَ فَحَسِبْتُمْ أَنَّما خَلَقْناكُمْ عَبَثاً وَ أَنَّكُمْ إِلَيْنا لا تُرْجَعُونَ﴾

مفردات راغب میں لکھا ہے لھو کلمہ لھی سے بنا ہے لھی سے لھو بنا ہے اللھو مفردات ص۷۴۸ • ما يشغل الانسان عمّالايعنيه ويهمه • جواس کے لئے اہمیت کی حامل ہے جو کرنا چاہیئے اس سے دور رکھے۔ یہاں سے دنیا کے لئے سرگرمیاں انسان کو آخرت سے دور رکھتی ہیں تو اس کو لھو کہا ہے لھو ایک برا فعل ہے مذموم عمل ہے اللہ فرماتا ہے اگر لھو اچھا ہوتا تو ہم کرتے۔

لعب

۱. سوره انعام آیت :۳۲﴿وَ مَا الْحَياةُ الدُّنيا إِلَّا لَعِبٌ وَ لَهْوٌ﴾

۲. سوره عنكبوت آیت: ۶۴﴿وَ ما هذِهِ الْحَياةُ الدُّنيا إِلَّا لَهْوٌ وَ لَعِبٌ﴾

۳ سوره محمد آیت: ۳۶﴿إِنَّمَا الْحَياةُ الدُّنيا لَعِبٌ وَ لَهْوٌ﴾

۴۔سورہ حدید:۲۰﴿ أَنَّمَا الْحَياةُ الدُّنيا لَعِبٌ وَ لَهْوٌ ﴾

﴿قالَ إِنَّما أُوتيتُهُ عَلى عِلْمٍ عِنْدی أَ وَ لَمْ يَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ قَدْ أَهْلَكَ مِنْ قَبْلِهِ مِنَ الْقُرُونِ مَنْ هُوَ أَشَدُّ مِنْهُ قُوَّةً وَ أَكْثَرُ جَمْعاً وَ

لا يُسْـئَلُ عَـنْ ذُنُـوبِهِـمُ الْمُجْرِمُونَ قصص ۷۸﴾ ﴿هذا يَوْمُ لا يَـنْـطِـقُـونَ..۳۵ ﴿وَ لا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُون ۳۶.مرسلات﴾ ﴿قالَ لا تَخْتَصِمُوا لَدَيَّ وَ قَدْ قَدَّمْتُ إِلَيْكُمْ بِالْوَعيدِ.ق.۲۸﴾

اتنی آیات مذمت ولعب کے حوالے سے اس قدر آیات ہونے کے باوجود انسان دنیا سے شغف رکھے قابل مذمت نہیں؟

سکندر اعظم ایک شہر سے گزرے جہاں ان سے پہلے گذرے گئے بادشاہوں کے آثار دیکھے تو اپنے لشکر کے قائد سے کہا دیکھو گزشتہ بادشاہوں اوران کے خاندانوں میں سے کوئی قبرستان میں موجود ہے؟ گورگن کو بلایا پوچھا یہاں کیا کرتے ہو کہنے لگا ہڈیوں کی رکھوالی کرتا ہوں۔سکندر نے کہا ہمارے ساتھ چلو تمہیں عزت مقام دونگا۔کہنے لگا مجھے ایسی حیات دیں جس میں موت نہ ہو،ایسی خوشی جس میں ناگواری نہ ہو۔کہنے گا ایسی چیز تو میرے پاس نہیں ہے۔تو اس نے کہا تو مجھے اپنے حال پر چھوڑ دیں۔سکندر نے کہا میں نے ایسا حکیم نہیں دیکھا۔

اے اللہ میں جب اس لباس موسوم روحانی دکھاوے میں عالم دین تھا جبکہ جہل مرکب از دین تھا۔جیسے عزاداری مبدعات ضد دین مقابلِ اسلام تھی اس میں اصلاح چاہتا تھا جب کہ اس کی اصل بنیاد اور موسس معزالدولہ آل بویہ نے رکھی تھی،کتاب آمریت کے خلاف آئمہ کی جدوجہد،کتاب آداب منبر مولف مدعی تحریف قرآن عظیم دشمن اسلام قرآن و محمد حتیٰ خوداللہ سبحانہ کی شان میں جسارت کرنے والے کی کتاب کواعلی وارفع

سمجھ کر نہیں چھاپا بلکہ پاکستان میں غرور علمی دکھانے والے فقیہ باطنیہ معاصر فقیہ غلات کی تعریف میں چھاپی، اسی طرح مرتضی مطہری نے بھی اس کی تعریف کی تھی۔ جبکہ کتاب المومن، کتاب اصول عزاداری، مثالی عزاداری اور مذھب اہلبیت وغیرہ غلط کتب نشر کی تھیں۔ چونکہ عزاداری ۳۵۲ھ میں آل بویہ نے شروع کی تھی یہ مراسم مردود قرآن شعر پر قائم اور غلط اکاذیب پر قائم اور بے بنیاد تھیں۔ اے اللہ تو عالم سر وخفایا ہے یہ جو مال میرے نام ہے یہ میری چچا زاد بہن کی طرف سے عطیہ تھا اسکے علاوہ کچھ حصہ مخلص دوست نے کراچی سے بلا کر دیا تھا، اس کے علاوہ میرے پاکستان بھر میں محترم ادراہ دار الثقافۃ الاسلامیہ کی آمدن سے تھا۔ لیکن یہ سب میں نے اپنے اور اولادوں کی باعزت زندگی کی خاطر جمع نہیں کیا بلکہ مقصد ترویج دین تھی، میرا کل مایملک اپنے دین کی خاطر تھا۔

میرے دو اکاؤنٹ ہیں ایک کراچی رضویہ میں اور دوسرا سکردو حبیب بینک میں ہے جو پانچ چھ لاکھ سے زیادہ نہیں رہا ہے اور یہ کسی غیر مربوط افراد کی طرف سے نہیں تھے اور نہ ان سے کسی غیر مربوط افراد کو خطیر رقم گئی ہو۔ یہ میری زمین سکردو ہوائی اڈے پر واقع سرکاری قبضہ کا معاوضہ تھا۔ میں نے کبھی بھی تعیش کی زندگی نہیں گذاری ہے اگرچہ میں بہت سے مصائب و مشکلات سے دوچار رہا ہوں حتیٰ مجھے عزیز و اقارب مطعون متہم نظروں سے دیکھتے تھے، میں کبھی بھی کشکول لے کر عوام اور گاؤں میں نہیں گیا اور نہ ہی خمس و زکوۃ فطرۃ جمع کیا ہے، میں نے کبھی بھی نام نہاد خمس

کوترویج دین کو کمیشن پر جمع نہیں کیا، کسی کو مراجع کے اجازے کسی کو نہیں دکھائے ،ضد دین اعمال جیسے جعلی مزارات، ٹی وی چینل نہیں بنائے اور نہ ہی خوشنودی باطنیہ کیلئے پرچم سیاہ کا اٹھایا کہ ہم اس کے نیچے قیامت کو محشور ہونگے ،اس ادارے سے کتاب المراجعات کو ڈاکٹر خلیل آقائے محسن حکیم کے پوتے اور آقائے تسخیری سے سوال کر کے چھپوایا جو کہ کتب ضال تھی۔

حوزہ علمیہ نجف تمام عراق میں تمال مجالس امام حسین اشعار مردود از قرآن کریم سے شروع اور انھیں اشعار پر ختم ہوتی ہیں، امام حسین کے نام سے ان کے جد بزرگوار کے لائے گئے دین مبین کا خادم بننے کی خواہش تھی کہ یہ مجالس دینی احکام قرآن سیرت معطر خاتم النبیین کیلئے بہتر آمادہ تر وسیلہ و ذریعہ ہیں لہٰذا تحلیلات قیام مقدس امام حسین پر مشتمل کتب مجلّات کے مضامین جمع کئے تھے۔ جس طرح قتل امام حسین کیلئے لشکر عمر بن سعد مقابل میں چوکنا تھا اسی طرح قتل شخصیت امام حسین قتل شریعت قرآن و محمد کے لئے آج عزادار زانی فاحش بے نماز روزہ خوط حلال و حرام روکنے کیلئے آمادہ و چوکنا ہیں۔ امام حسین سے قائم مجالس میں ذکر دین حشر ونشر تطہیر عزاداری از خرافات پر بھی بندش تھی، سرواران فدایان اسلام کی اہانت و جسارت روکنے والے بھی عمری بکری بناتے تھے، مصائب اسلام مصائب امام حسین کی جگہ خودساختہ مصائب امثال طفلان مسلم، فاطمہ صغراء اور سکینہ بنت حسین جن کی زندان شام میں وفات نہیں ہوئی تھی بلکہ انہوں نے عمر طویل گزاری تھی، حدیث کساء سب ضد قرآن ہیں۔ بلتستان کے افاضل آقائے جعفری صلاح

الدین، علی جوہری، شیخ سلیم قرمطی نے کہا اسے کچھ نہیں آتا اسے یہ سب کچھ کہنے کی اس کو اجازت نہیں ہے۔اس پر آقائی عارفی آغائیسلمان نقوی نے ہمارے برخودار فاضل قم سے کہا ایسا لکھنے کی اجازت نہیں ہے۔ یہاں دینی کاروبار چلانے والوں نے میری فاضل قم اولادوں سے کہا ان سے برأت کا اعلان کریں۔ یہ مسائل پالیسی سازوں اورخاص الخاص کو بتائے جاتے ہیں۔

ایک خبر عجیب وغریب سننے میں آئی ہے کہ شاید عصر معاصر کا عمروبن عاص ہوگا یا دینداری دکھانے والے اخوان الصفاء نے یا کسی نے مذاق کیا ہو گا لیکن مجھے اس تفسیر وتوجیہ سے اتفاق نہیں کیونکہ ایسی بہت سی خبریں سنی ہیں کہ بطور مثال امپراطور عالم اسلام میں ابا بکر قریشی نزاد کو کلمہ ابا کا معنی نہیں آتا تھا، امیر المومنین دوم عمر بن خطاب نے کہا پردہ نشین عورتیں عمر بن خطاب سے زیادہ افقہ ہیں۔غرض کہتے ہیں ایمان بیوم آخرت سوال وحساب سزاو جزاء کو قیامت سے پہلے اسی دنیا میں قبر میں منتقل ہونگے بقول جعفر سبحانی تشیع کنندہ قبرستان سے نکلتے ہی نکرین مردے سے سوال کیلئے آئیں گے، اس کے علاوہ خوشخبری دی گئی کہ نکرین سے بھی ہم جان چھڑائیں گے۔ایمان بہ روز آخرت جعلی خودساختہ اخباروں کے درمیان کھو گیا ہے۔یوم قیامت کی خبریں سنسر ہونے یعنی اس کے تبیین وتوضیح تشہیر کی اجازت نہیں ہے، میری کراچی کی زندگانی کے نگران کنندہ نگہبانان تمام کے تمام اخوان الصفاء کے اراکین مخصوص تھے، مجالس کے خاتمہ کے بعد ایک دوسرے سے کہتے تھے ہم

اپنے بچوں کو یہاں نہیں لا سکتے ہیں ورنہ وہ دنیا سے کٹ جائیں گے، اخوان الصفاء سے مراد یہی دینی اسلامی اخباروں کی نگرانی کرنے والے باریش نمازی تھے جنکی تمام تر ہمدردیاں ترجیحات صلیبان الحادیان سے تھیں۔

۱۔ قیامت میں سوال و جواب میزان گواہان صادقین سزا و جزا قہر و غضب رحمٰن و رحیم سے توجہ ہٹانے کیلئے عقل و آیات محکمات کے خلاف متصادم قرآن عقائد فارمولات جعل کئے گئے ہیں۔ انھوں نے پہلے مرحلے میں وجود قیامت سے توجہ ہٹائی اور پھر اس کی جگہ عقائد تناسخ کو پھیلائے کہ وہ اسی دنیا میں واپس آئینگے جب امام مہدی ظہور کرینگے تو خلائق محض ایمان اور محض کفر والے امام مہدی کے ساتھ برگشت کرکے دنیا میں آئیں گے کیونکہ انھیں اسلام وقرآن سے چڑ ہے اسے لئے کہتے ہیں امام مہدی دین جدیداور کتاب جدید لائیں گے۔

۲۔ سوال و جواب قیامت کی جگہ یہی قبر ہے۔

۳۔ محبت اہلبیت کے ساتھ عصیان نافرمانی نقصان دہ نہیں ہے۔

۴۔ زیارت قبور آئمہ گناہوں کی بخش کا ذریعہ ہے۔

۵۔ علماء فلاسفہ مفسرین ایمان بیوم آخرت کی جگہ کلمہ معاد استعمال کرتے ہیں، محقق دکھانے کیلئے کلمہ جسمانی معاد بھی استعمال کرتے ہیں جبکہ کلمہ معاد قرآن میں صرف سورہ قصص میں آیا ہے جس کا معنی دوبارہ وہیں واپس آئیگا۔ جو اللہ نے نبی کریم کو ہجرت از مکہ تا مدینہ کے موقع پر خبر دی ہے

۶۔ عذاب قیامت جہنم سے چھٹکارا دینے کیلئے سابق امام جمعہ شیراز

دستغیب کی کتابیں انقلاب اسلامی کے آغاز میں کثیر تعداد میں نشر کی گئی تھیں
۔

۷۔ ذکر قیامت حساب وسوال میزان اعمال جھنم جنت کا نام روکنے کیلئے قرآن کریم کومثل بہرہ قرآن کا با معنی ترجمہ پڑھنے سے روکا جاتا ہے۔

۸۔ حضرت محمد کی جگہ حضرت علی کونفس رسول کہہ کر نام حضرت رسول اللہ لینے سے گریز کرتے ہیں۔ حضرت علی کونفس رسول کہنے کی وجہ آیت مباہلہ نہیں ہے کھلا جھوٹ ہے کیونکہ اھل نجران اپنے اہلبیت ساتھ نہیں لائے تھے، اس آیت کی تفسیر میں از خود اضافہ کیا گیا ہے بلکہ یہ ایک فرقہ بنام علبائیہ کا عقیدہ تھا جنکا کہنا ہے علی اور محمد مثل دوکوے ہیں اللہ نے وحی حضرت علی کیلئے بھیجی تھی لیکن جبرئیل کواشتباہ ہوا اور وہ پہچان نہیں سکے اور وحی حضرت محمد پرنازل فرمادی، یہ فرقہ جبرئیل سے بھی عداوت رکھتا ہے۔

۹۔ شفاعت کے بارے میں وارد آیات کریمہ میں کلمات مغلظ مبہم سے بھرے ہیں، کون کس کے کس کے توسط سے شفاعت کرے گا معلوم نہیں ، آئمہ اولیاء کی تعداد کی بھی کوئی کمی نہیں ہے۔

اصول سنت جاریہ مصنفین ومولفین رہی ہے کہ اپنی تالیفات تصنیفات کے ابتدائی صفحات مقدمات ایسے کلمات میں پیش کرتے ہیں جو کتاب میں آنے یا کتاب میں لانے مقصود ہوتے ہیں۔ کتاب کی تصنیف وتالیف کی ضرورت وجوھات پیش کرتے ہیں۔ کتاب کا موضوع دین مبین اسلام عزیز کے آفتاب قرآن کریم کومصدر بنائے بغیر انسان مسلمان نہیں بنتا اور مسلمان

نہیں مرتا ہے جبکہ موضوع ایمان بہ آخرت، سزاء و جزاء کا ذکر نہ کرنا مثل ادیان براہمہ ہے جو کہتے ہیں اس دنیا میں واپس آئیں گے، اس کے لئے خرافات اباطیل قصے کہانیاں چھوڑی گئی ہیں۔ ضد دین ضد حساب و کتاب والے موضوعات جاگزیں کئے ہیں۔ ایمان بیوم آخرت کو کھوکھلا کرنے، خوف قیامت کو اذہان سے مٹانے کیلئے قبرستانوں کو میدان قیامت دیکھاتے ہیں سوال نکرین، شفاعت وشفعاء غیر محدود، پل صراط، حوض کوثر، خودساختہ قبور میں بت پرستی پرچم پرستی سے خوف قیامت سزاء و جزا کو صفحہ دل سے محو کیا ہے، اقطاب باطنیہ نے تمام تر توجہ ضد اسلام ضد مسلمین پر مرکوز کی ہوئی ہے۔

ہر انسان کی دنیا شکم مادر سے غلاظتوں کثافتوں میں نشو ونما پاتی ہے، دنیا میں آمد کے بعد چند سال تک اپنی زندگی ضروریات ماکولات کے حصول سے عاجز وقاصر رہتا ہے اور حد بلوغ پہنچنے پر اللہ سبحانہ تعالیٰ کی طرف سے تکالیف برحق ایجابیات منفیات میں بلا جبر و اکراہ احکام ایجابی کی پاسداری کرنی ہے لیکن عیار عیاش نواش مکار کذاب سالنے آتے ہیں۔ جب سے تعلیم تنصیر وتبشیر اور دین انسانیت والوں نے اشرف المخلوقات کو حیوانات نجاست خوار کی طرف راغب کرنا شروع کیا ہے، انھیں کفالت سے خارج کر کے دوبارہ تیموں جیسے اپنی جمع کردہ دولت میں ممنوع تصرف ہوتے ہیں، حکم یتام ان پر لاگو ہوتا ہے اور ذلیل وخوار ہوتے ہیں۔

وجود دنیا ناقابل تردید ہے تمام حواس سے درک ہوتا ہے، دوسری طرف جدید اختراعات وسائل جمع معلومات میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے، قرآن کریم میں تمام تکالیف اوامر ونواہی تا لمحات خروج روح از جسد انسان تکالیف از خالق معبود برحق لاگو ہیں، آیات کریمہ لا اکراہ فی الدین یا فَمَنْ شاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَ مَنْ شاءَ فَلْيَكْفُر کے برعکس کسی شراب خور نے کہا تھا کہ اللہ نے لا تقربا اصلاۃ کہا ہے جبکہ فقہ واصول کے خدام مستشرقین کہتے ہیں اسلام میں جبر واکراہ نہیں بچے کو پڑھائی کیلئے جبر نہیں، مریض کو دوا پلانے کیلئے مجبور نہیں کر سکتے لیکن اللہ فرمایا پڑھیں نہ پڑھیں لیکن ہماری گرفت سے باہر نہیں جا سکتے ہیں۔ طاغی وباغی ہیں جب نافرمانی کریں گے تو میری حدود بندگی میں نہیں تا قیام قیامت آزاد ہونگے لیکن احکامات باطنیہ علیہ ما علیہ نے ان احکام کو ملغاء غائب کیا ہے۔ انسان پیدائش کے چند دن بعد آنکھ کھولتے ہیں آنکھ بند ہونے تک اس کی دنیا ہے دنیا میں ہر دن لاکھوں پیدا اور لاکھوں زیر زمین لاپتہ ہو جاتے ہیں لیکن انھیں اپنی موت کا ذکر یاد نہیں آتا ہے بعض طفولیت میں بعض جوانی میں بعض بوڑھاپے میں مر جاتے ہیں بعض عیاش مفت خوری کرتے ہیں بعض دینداری اور بعض دین فروش بعض دینی کاروبار کرتے ہیں بعض زحمت ومشقت میں بغیر کسی زحمت میں دنیا کی دولت غیر متوقع بغیر کسی زحمت ومشقت کے سرمایہ دار بنتے ہیں بعض فرعون بعض ہٹلر، ھلاکو، چنگیز خان، لینن مانند بعض زندانوں میں عمر گزار کر آنکھ بند کر لیتے ہیں اور ان کی دنیا ختم ہو جاتی ہے آگے ان کے ساتھ

کیا ہو گا معلوم نہیں اللہ جانتا ہے۔ جوان چہرے والے اچانک لقمہ دھان موت بن جاتے ہیں عزیز والدین زوجہ باوفا اولاد کی آنکھوں کے سامنے روح بدن سے نکل جاتی ہے کوئی انھیں درک نہیں کرسکتا جدید ترین وسائل بھی قاصر ونا کام رہتے ہیں۔ کس دن رخصت ہونا ہے کب ہونا ہے کوئی نہیں جانتا ہے، حب دنیا سے لبریزی کی وجہ سے غفلت غنودگی تمام وجود پر غالب وحاوی رہتی ہے۔ حیوانوں درندوں وحشی چرند سب نے مرنا ہے لیکن انسانوں سے نکلنے والے درندہ دہشت گرد کئی گنا زیادہ خطرناک ہیں عیاش نواش نخرے غرور سے بھرے ہوئے اپنی عیاشی کے لئے دوسروں کو فاقے میں مبتلا کرتے ہیں، دوسروں کو اپنی ظلم بربریت کا نشانہ بناتے ہیں لیکن اس جعلی خود ساختہ مذہب والے مختلف انداز جیسے خمس درآمدات اعمال عبادی نماز روزہ حج متروکہ جسے قضاء کہتے ہیں جو بذات خود کسی آیت میں نہیں آیا ہے کہ قضا کریں فرض کریں اگر کرنی بھی ہے پھر بھی غلط ہے کہ کسی سے پیسہ لے کر قصد قربت نہیں کر سکتے ہیں لوگوں سے قضاء کیلئے خطیر رقم لیتے ہیں اگر قضاء ہے تو اجارہ باطل ہے کیونکہ قصد قربت مستاجر سے ممکن نہیں اگر چہ فرض واجب دیگراں انجام نہیں دے سکتے ہیں کیونکہ قصد تقرب الی اللہ نہیں کر سکتے ہیں غریبوں کے جان و مال مختلف حیلہ و بہانے سے ہڑپ کرتے ہیں، قدیم دور کی بردہ فروشی کرتے ہیں اصلاً انھیں آثار ایمان بآخرت نظر نہیں آتے کہتے ہیں کائنات کا کوئی خالق مالک رازق مدبر حاکم نہیں اور نہ موت کے بعد کوئی حساب سزا و جزاء ہے، ہر مذہب گروہوں میں تقسیم ہوا

ہے ایک گروہ داڑھی صوم وصلاۃ والا دکھاتا ہے بعض علانیہ فسق وفجور بغیر کسی کراہت کے انجام دیتے ہیں۔ بعض کہتے ہیں ایمان بآخرت اغنیاء اقویا طاقتوروں کے غضب سے بچانے کے لئے گھڑا گیا ہے چنانچہ وہ مؤمنین کی جگہ ملحدین کافرین فاسدین کا ساتھ دیتے ہیں، یہ مذہب انہی کے جان و مال مقام ومنزلت کے تحفظ کے خاطر بنایا گیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کے دوسوتین سو سال گزرنے کے بعد یہ ہدایات تعلیمات لکھی گئی ہیں، یہ تمام احادیث پورے مرسلات مرفوعات مقطوعات کے علاوہ منع تدوین رسول اللہ کے بعد حکم سرقت رکھتی ہیں لیکن مسلمانوں کے پاس ایک کتاب قرآن نازل من السماء ہے کلام خالق کائنات، خالق قرآن ہے وہ ابھی تک نص مانزل محفوظ ہے۔ یہود برائے نام کی حد تک ادیان سماوی ہیں وہ ترویج و اشاعت الحاد میں سرتوڑ کوشاں ہیں نصاری بھی جو دین حضرت عیسیٰ پر نازل ہوا تھا اس کو انھوں نے نا قابل تبیین توضیح اقنوم بنایا ہے دین اسلام اگرچہ قرآن کریم جیسی عظیم کتاب حفظ وصیانت حق سبحانہ تعالیٰ از ایادی خیانت کاراں سے مصون ومحفوظ ہے لیکن یہود نصاریٰ مجوس کے مختلق باطنیہ مبدع مذاھب صحابہ واھل بیت نے شاول پولیس کا کردار ادا کیا ہے۔ باطنیہ کی درسگاہوں میں قرآن کریم اور سیرت معطرہ نبی عظیم کو نصاب میں رکھنے تنازعات میں قرآن سے استناد سے شدت سے انکار برتے ہیں بلکہ جہاں کہیں گوشہ کنار میں درس قرآن ہونے کی خبر ملے یا چند صفحہ قرآن کے متعلق لکھنے والے کو مجرم ٹھہراتے ہیں اور فوراً لاٹھی بردار لشکر ضرب قرآنیون کے

لئے پہنچتے ہیں۔اس فکراورسوچ سے روکنے کیلئے مراسم موالید و ماتم خرافات خزعبلات کہانیاں سناتے ہیں۔ہم موضوع بروز جزاء وسزا آخرت کے بارے میں آیات قرآن کریم کی شعاؤں میں ممکنہ حدتک صفحات پیش کریں گے باطنیہ نے ایمان باالله کی جگہ ناسخین شریعت کی الوہیت ربوبیت کا اعلان کر کے خودکواللہ سے آزادکیا ہے لیکن دیگر مسلمانوں کیلئے عمران: ۸۵، غیراسلام اللہ کوکوئی دین قبول نہیں ہے۔

معاندانہ مذاہب بنائے گئے جنکے نکات متحدہ متفقہ الحاد،اللہ سے روگردانی،نورہ کشی تقابل ضددین میں نقیضین ہے۔مذاہب چاہے مذھب اہلبیت ہو یا مذھب اصحاب ہوں دونوں کا مراد ومقصود سابقین اسلام نہیں ہیں،اقنوم امامت ہے یعنی امام ماموین کے درمیان ہوتو امام کہیں گے اگر غائب ہوجائیں تو اللہ ہوگا،فضائل امام کے نام سے الوھیت ربوبیت اللہ سے آزاد ہوئے ہیں۔انھوں نے جزاءوسزاءکوبطورکلی ناپیدکرنے کے لئے یا بے پروائی برتنے کے لئے قیامت کی جگہ بت خانے اورقبرستانوں کے چراغاں اپنے مذموم عزائم کے تکمیل کے لئے ہیں۔تمام ایمانیات جودین کے بارے میں دل میں راسخ کرنے اوراعمال انجام دینے کے لئے جو بطورتفصیل قرآن میں موجود ہیں،اجتہادوفقہ ضداللہ اورضدقرآن ہیں ان کی حجیت کی دلیل حشیش مانندبھی نہیں ہے۔اسی طرح سوال قبرقرآن سے ثابت نہیں کرسکتے لیکن قرآن عظیم کی آیات میں سب سے زیادہ جس پرتاکیدآئی ہے وہ شرک سے بچنے کے بارے میں آئی ہیں جبکہ مسلمانوں نے اللہ کے نفی

کردہ شرک کوکل دین قرار دیا ہے۔ان کا قرآن برائے ہدایت عمل کیلئے نہیں بلکہ صرف مردوں کے ایصال ثواب کیلئے ہے۔اس وقت مسلمان مذاہب میں بٹے ہوئے ہیں ، مذہب اہلبیت واصحاب سے صادر احکام احادیث اصحاب واہلبیت ہیں تابعین تبع تابعین ہیں جوسب قرآن توڑ ہیں۔ کہتے ہیں جوسب کے ساتھ ہوگا وہ ہمارے ساتھ ہوگا کیا سب بھوکے ہونگے تو تم بھی بھوکے ہوگے، سب بیمار ہو جائیں تو تم بھی بیمار ہوگے، یہ عقل ومنطق سے خارج بات ہے۔ ہر ایک انسان کی مدت حیات معلوم نہیں قصیر العمر طویل العمر زندگی، بعض کیلئے عیش ونوش بعض کیلئے فقروفاقہ ہے لیکن موت دونوں کے لئے حتمی ناگزیر ہے۔

اللہ سبحانہ تعالیٰ کے مالک مطلق ہونے کی وجہ سے اس کا وجود کائنات کے ہر ذرہ ذرہ میں، نظم کائنات میں مثل آفتاب نظر آئے گا۔زمین اگر اپنے گرد گردش نہ کرتی تو کیا ہوتا؟ اگر زمین سورج کے گرد گردش نہ کرے تو کیا ہو گا؟ چاند نہ ہوتا تو کیا ہوتا؟ سورج اگر نہ ہوتا تو کیا ہوتا؟ پانی کو بادل کی صورت میں اوپر نہ لے جاتا تو پانی کہاں سے آتا؟ اللہ پانی بادل سے برساتا ہے نہ برسائیں گے تو کیا ہوتا؟ ذرہ سے مجرہ تک ہر شے اللہ کے وجود کی دلیل ہے۔

کتاب معجم الفلسفی ڈاکٹر جمیل صلیبا ج ۲ ص ۴۴۰ لکھتے ہیں الموت عدم الحیاۃ عما من شأنه ان یکون حیا یه حیات اس سے حیات نکل گئی ہے جیسا کہ کشاف اصطلاحات تھانوی میں آیا ہے بعض نے کہا ہے

موت نہایت حیات کو کہتے ہے، حیات جب آخر کو پہنچتی ہے تو موت ہوتی ہے، موت ضد حیات ہے موت وحیات تقابل عدم وملکۃ ہیں۔ کوئی طاقت قدرت موت نہیں دے سکتی نہ روک سکتی ہے، نہ تاخیر کرسکتی ہے نہ آگے کرسکتی ہے ﴿لایَسْتَأْخِرُونَ﴾ نہ پیچھے ٹل سکتا ہے اعراف: ۳۴ کسی بھی انسان کی موت کب آئیگی غیر اللہ کوئی بھی نہیں جانتا حتی خاتم النبیین بھی نہیں جانتے تھے۔ نہایۃ دنیا بدایۃ الآخرہ دنیا کی کوئی چیز نہیں جس سے موت لاحق نہ ہو ﴿کُلُّ نَفْسٍ ذائِقَةُ الْمَوْت﴾ موت کی انواع واقسام ہیں جیسں بچے جوان بوڑھے خودکش، جنگوں میں مرنے والے، قتل حرکت قلب بند ہونے سے، امراض لاعلاج میں مبتلا ہر ایک کی موت کا دن وقت جگہ پہلے سے معین ہے، اس میں کسی قسم کی تقدیم تاخیر ممکن نہیں یہ موت انفرادی ہے۔ موت دنیا میں تمام اجناس انواع جمادات نبات حیوانات پرندگان حشرات کو موت لاحق ہے، موت ان کی زندگی کا خاتمہ ہے ان کا مرنا فنا ہے ان کے لئے حشر و نشر عذاب نامی کوئی چیز نہیں لیکن انسان چاہے انبیاء مرسلین ہوں یا مومنین صالح ہو یا کافر مشرک منافق ہو سب کو موت لاحق ہوگی، موت خاتمہ حیات نہیں۔

موت کے لئے کتاب نزھۃ الاعین ابن جوزی ص ۴۷ سات معنی ذکر کیا ہے:

۱۔ نفس موت

﴿کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ﴾ عمران: ۱۸۵ ﴿إِنَّکَ مَیِّتٌ وَ إِنَّهُمْ

مَيِّتُونَ﴾ زمر:۳۰﴿قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّه مُلاقِيْكُمْ﴾ جمعہ:۸

۲۔النطفہ

﴿وَ كُنْتُمْ أَمْواتاً فَأَحْياكُمْ ثُمَّ يُميتُكُمْ﴾ بقره :۲۸

۳۔ضلال﴿أَ وَ مَنْ كانَ مَيْتاً فَأَحْيَيْناه وَ جَعَلْنا لَهُ نُوراً﴾ انعام :۱۲۲﴿وَ ما أَنْتَ بِهادِی الْعُمْيِ عَنْ ضَلالَتِهِمْ﴾ نمل:۸۰

۴۔جذب ﴿﴾اعراف :۵۷ ،﴿وَ اللَّهُ الَّذی أَرْسَلَ الرِّياحَ فَتُثيرُ سَحاباً فَسُقْناهُ إِلى بَلَدٍ مَيِّتٍ فَأَحْيَيْنا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِها كَذلِكَ النُّشُور﴾ فاطر :۹ زخرف :۱۲

۵۔حرب﴿وَ لَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَلْقَوْهُ فَقَدْ رَأَيْتُمُوهُ وَ أَنْتُمْ تَنْظُرُونَ ﴾عمران:۱۴۳

۶۔جماد ﴿أَمْواتٌ غَيْرُ أَحْياءٍ وَ ما يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُون﴾ نحل: ۲۱

۷.﴿وَ تُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ تُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَیّ﴾ عمران :۲۷

الموت طاعون﴿أَ لَمْ تَرَ إِلَى الَّذينَ خَرَجُوا مِنْ دِيارِهِمْ وَ هُمْ أُلُوفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ فَقالَ لَهُمُ اللَّهُ مُوتُوا ثُمَّ أَحْياهُمْ﴾ بقره :۲۴۳

ذہاب روح﴿ثُمَّ بَعَثْناكُمْ مِنْ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُون﴾ بقره

:۵۶، ﴿کُلُّ نَفسٍ ذائِقَةُ الْمَوْتِ ﴾عمران:۱۸۵

موت:عمران:۱۸۵﴿کُلُّ نَفسٍ ذائِقَةُ الْمَوْتِ﴾

﴿وَ اللَّهُ الَّذی أَرْسَلَ الرِّیاحَ فَتُثیرُ سَحاباً فَسُقْناهُ إِلی بَلَدٍ مَیِّتٍ فَأَحْیَیْنا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِها کَذلِکَ النُّشُور﴾ فاطر: ۹

انسان نطفہ سے، نطفہ غذا سے، انڈہ سے چوزہ حیات مردے سے زندہ، زندہ سے مردے پیدا کرنے والا اللہ ہے۔ کتاب محاضرات ادباء والملوک تالیف راغب اصفہانی ج۴ ص ۱۳۹ کوئی انسان نہیں جانتا اسکی اجل کب آئے گی، کس زمین پر مرے، قیامت میں اس کا حشر کیا ہوگا کہاں مرے گا ہر انسان کے موت کا وقت جگہ معین ہوئی ہے، کوئی انسان نہیں مرتا جب تک اللہ اذن نہ دے دیں عمران:۱۴۵﴿وَ ما کانَ لِنَفْسٍ أَنْ تَمُوتَ إِلاَّ بِإِذْنِ اللَّهِ کِتاباً مُؤَجَّلاً ﴾کوئی بھی نفس پروردگار کے اذن بغیر نہیں مرتا ہے۔ انسان کی موت کی مثال انسان کو آنے والے خواب جیسی ہے برے لوگوں کے لئے سکرات موت آتی ہے کافروں کے لئے ظالمین کے لئے بہت گراں ہے انعام:۹۳﴿إِذِ الظَّالِمُونَ فی غَمَراتِ الْمَوْتِ وَ الْمَلائِکَةُ باسِطُوا أَیْدیهِمْ أَخْرِجُوا أَنْفُسَکُمُ الْیَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذابَ الْهُونِ﴾ ظالم موت کی سختیوں میں ہیں اور ملائکہ اپنے ہاتھ بڑھائے ہوئے آواز دے رہے ہیں کہ اب اپنی جان نکال دو کہ آج تمہارے جھوٹے بیانات اور الزامات کا عذاب دیا جائے گا ان کی روح نکلنے میں بہت شدت آتی ہے، وہ عذاب ناگوار سے دوچار ہوتے ہیں انفال:۵۰

﴿وَ لَوْ تَرى إِذْ يَتَوَفَّى الَّذينَ كَفَرُوا الْمَلائِكَةُ يَضْرِبُونَ وُجُوهَهُمْ وَ أَدْبارَهُمْ وَ ذُوقُوا عَذابَ الْحَريقِ﴾ کاش تم دیکھتے کہ جب فرشتے ان کی جان نکال رہے ہوتے اور ان کے منہ اور پیٹھ پر مارتے جاتے ہیں کہ انسان عاصی گناہ گار کی جب موت آتی ہے تو روح نکلنے کے بعد کہتا ہے مجھے بدن میں واپس کریں شاید میں گزشتہ دور کے چھوڑے عمل صالح انجام دے دوں مؤمنون: ۱۰۰ کافرین کے لئے نزع روح بہت تکلیف دہ ہوتی ہے نحل: ۲۸ ﴿الَّذينَ تَتَوَفَّاهُمُ الْمَلائِكَةُ ظالِمي أَنْفُسِهِمْ فَأَلْقَوُا السَّلَمَ ما كُنَّا نَعْمَلُ مِنْ سُوءٍ﴾ جنہیں ملائکہ اس عالم میں اٹھاتے ہیں کہ وہ اپنے نفس کے ظالم ہوتے ہیں تو اس وقت اطاعت کی پیشکش کرتے ہیں کہ ہم تو کوئی برائی نہیں کرتے تھے

۱۔احوال مؤمنین ﴿الَّذينَ تَتَوَفَّاهُمُ الْمَلائِكَةُ طَيِّبينَ يَقُولُونَ سَلامٌ عَلَيْكُم﴾ نحل: ۳۲ ﴿إِنَّ الَّذينَ قالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلائِكَةُ أَلاَّ تَخافُوا وَ لا تَحْزَنُوا﴾ فصلت: ۳۰ ﴿يا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّة ٠ وَ ادْخُلي جَنَّتي﴾ فجر: ۲۷، ۳۰

۲۔احوال کافرین ﴿وَ لَوْ تَرى إِذِ الظَّالِمُونَ في غَمَراتِ الْمَوْتِ وَ الْمَلائِكَةُ باسِطُوا أَيْديهِمْ أَخْرِجُوا أَنْفُسَكُمُ الْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذابَ الْهُونِ﴾ انعام: ۹۳ ﴿حَتَّى إِذا جاءَتْهُمْ رُسُلُنا يَتَوَفَّوْنَهُمْ قالُوا أَيْنَ ما كُنْتُمْ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ﴾ اعراف: ۳۷ ﴿وَ لَوْ تَرى إِذْ يَتَوَفَّى الَّذينَ كَفَرُوا الْمَلائِكَةُ يَضْرِبُونَ

وُجُوهَهُمْ وَ أَدْبارَهُم﴾ انفال:۵۰ ﴿الَّذينَ تَتَوَفَّاهُمُ الْمَلائِكَةُ ظالِمى أَنفُسِهِم﴾ نحل:۲۸ ﴿يَوْمَ يَرَوْنَ الْمَلائِكَةَ لا بُشْرى يَوْمَئِذٍ لِلْمُجْرِمين﴾ فرقان:۲۲

اجل مقدر محدود ہے

ہر انسان کی موت کی تاریخ معین ہے اس میں تقدیم وتاخیر کی کوئی گنجائش نہیں یہ جو کہتے ہیں طول عمر کیلئے دعا کرو ایسی دعا قبول نہیں ہوتی، اسی طرح جلدی موت آنے کی دعا کرو یہ بھی قبول نہیں ہوتی ایکسیڈنٹ سے موت ہو تو یہی اس کی موت کا دن تھا، جوانی میں مرے بڑھاپے میں مرے بچپنے میں مرے موت کا وقت معین ہے تقدیم وتاخیر نہیں ہے اس سلسلے میں مندرجہ ذیل آیات قرآن ملاحظہ فرمائیں

﴿وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتَابًا مُّؤَجَّلًا﴾ عمران: ۱۵۴ ﴿يَقُولُونَ لَوْ كانَ لَنا مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ ما قُتِلْنا هاهُنا﴾ اعراف: ۳۴ ﴿وَ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَجَلٌ فَإِذا جاءَ أَجَلُهُمْ لا يَسْتَأْخِرُونَ ساعَةً وَ لا يَسْتَقْدِمُون﴾ يونس: ۴۹ ﴿لِكُلِّ أُمَّةٍ أَجَلٌ إِذا جاءَ أَجَلُهُمْ فَلا يَسْتَأْخِرُونَ ساعَةً وَ لا يَسْتَقْدِمُون﴾ حجر: ۵ ﴿ما تَسْبِقُ مِنْ أُمَّةٍ أَجَلَها وَ ما يَسْتَأْخِرُونَ﴾ نحل: ۶۱ ﴿فَإِذا جاءَ أَجَلُهُمْ لا يَسْتَأْخِرُونَ ساعَةً وَ لا يَسْتَقْدِمُون﴾ مومنون:۴۳ ﴿ما تَسْبِقُ مِنْ أُمَّةٍ أَجَلَها وَ ما يَسْتَأْخِرُون﴾ فاطر: ۱۱ ﴿وَ ما يُعَمَّرُ مِنْ مُعَمَّرٍ وَ لا

يُنقَصُ مِنْ عُمُرِهِ إِلَّا فِي كِتابٍ ﴾ منافقون : ١١ ﴿وَ لَنْ يُؤَخِّرَ اللَّهُ نَفساً إِذا جاءَ أَجَلُها ﴾ نوح ۴ ﴿إِنَّ أَجَلَ اللَّهِ إِذا جاءَ لا يُؤَخَّر ﴾ نحل : ٣٢ ﴿ثُمَّ قَضى أَجَلاً وَ أَجَلٌ مُسَمًّى عِندَه﴾ انعام: ٢ ﴿أَجَلٌ مُسَمًّى ثُمَّ إِلَيهِ مَرجِعُكُم﴾انعام: ٦٠، ﴿وَ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَجَلٌ﴾ اعراف: ٣٤ ﴿لِكُلِّ أُمَّةٍ أَجَلٌ إِذا جاءَ أَجَلُهُم فَلا يَستَأخِرُونَ ساعَةً وَ لا يَستَقدِمُونَ﴾ یونس: ۴۹ ﴿إِلى أَجَلٍ مُسَمًّى إِنَّ أَجَلَ اللَّهِ إِذا جاءَ لا يُؤَخَّر﴾ نوح: ۴ ﴿إِلى أَجَلٍ مُسَمًّى﴾ هود: ٣ ﴿إِلى أَجَلٍ مُسَمًّى ﴾١٠۴ ﴿وَ ما نُؤَخِّرُهُ إِلَّا لِأَجَلٍ مَعدُودٍ ﴾

حیات دنیا حیات نوم جیسی ہے غافل از آخرت کی بنسبت جب انسان مرجاتا ہے تو حقائق اس کے لئے کشف ہوتے ہیں چنانچہ قرآن کریم میں موت کو نیند سے تشبیہ دی ہے ﴿وَ هُوَ الَّذي يَتَوَفّاكُم بِاللَّيلِ ﴾انعام :٦٠ زمر:۴۲ ﴿اللَّهُ يَتَوَفَّى الأَنفُسَ حينَ مَوتِها وَ الَّتي لَم تَمُت في مَنامِها فَيُمسِكُ الَّتي قَضى عَلَيهَا المَوتَ ﴾ابراہیم:۱۷ ﴿وَ يَأتيهِ المَوتُ مِن كُلِّ مَكانٍ وَ ما هُوَ بِمَيِّتٍ وَ مِن وَرائِهِ عَذابٌ غَليظٌ ﴾عمران:۱۸۵ ﴿كُلُّ نَفسٍ ذائِقَةُ المَوتِ ﴾انبیاء:۳۵۔انسان متعدد مختلف عادی طبیعی، خودکشی، تصادفی ، انتحاری، فی سبیل اللہ، فی سبیل شیطان ان سب مظاہر موت دوچار ہوتا ہے، حقیقت اور واقعیت میں سب اپنی اجل مقدر سے مرتے ہیں، حیات ختم ہوگی موت آئیگی موت ایک امر

وجودی حقیقی ہے جس طرح حیات ایک امر وجودی ہے سورہ ملک میں آیا ہے ﴿الَّذی خَلَقَ الْمَوْتَ وَ الْحیاۃَ﴾ جس طرح اللہ نے حیات کو خلق کیا ہے موت کو بھی اللہ نے خلق کیا ہے، موت ایک حقیقت واقعی وخارجی ہے۔ حیات یعنی روح انسان کے اندر داخل ہونے سے حیی ہوتا ہے اور جب نکل جانے کو موت کہتے ہیں یعنی جسم بغیر روح ہوتا ہے لہذا موت عدم حیات نہیں ہے جیسا کہ ایمان بآخرت نہ رکھنے والے گمان کرتے ہیں بلکہ موت ایک عمل ایجادی ہے، اس کے ایک حقیقت ناصعہ ساطعہ ہونے کی دلیل یہ ہے خلقتِ موت کو خلقتِ حیات پر مقدم رکھا ہے ہم سمجھتے تھے پہلے حیات خلق ہوئی ہے، پہلے موت خلق ہوتی ہے اور اس کے بعد حیات ہوتی ہے، انسان مرنے کے بعد بھی زندہ ہے مرتا نہیں جیسا کہ مؤمنون: ۱۰۰ میں آیا ہے روح عالم برزخ جاتی ہے۔ موت انتہاء دنیا ابتداء آخرت ہے، قابضین ارواح سرپرست عزرائیل ہیں۔ ﴿تبارَکَ الَّذی بِیَدِهِ الْمُلْک﴾ ملک: ۱.

جسم میں روح داخل ہونے سے انسان اشرف المخلوقات بنتا ہے اور روح نکلنے کے بعد اسکا جسم متعفن ہوتا ہے۔ عزیز ترین شخص باپ بیٹا یا زوجہ کی کوشش ہوتی ہے انھیں جلدی دفنائیں۔ روح حسب قرآن کریم عالم برزخ جاتی ہے، لیکن باطنیہ مردہ جسم سے کہتے ہیں ''اسمع افھم یا فلاں'' جبکہ قرآن نے فرمایا ہے ﴿إِنَّکَ لا تُسْمِعُ الْمَوْتی﴾ نمل: ۸۰ انسانوں سے متعلق علوم وسیع وعریض ارفع وافضل گردانے

جاتے ہیں، ہر دن نئے اکتشافات ہو رہے ہیں بہت سی معلومات حاصل کی گئیں اور اس پر لکھی گئی کتب سے کتاب خانے بھر گئے لیکن روح کو پکڑ کر روک نہیں سکے لیکن حقیقت انسان کے بارے میں تحقیق کرنے والے نے اپنی تحقیقی کتاب کا نام ''انسان ذلک **المجھول** '' رکھا ہے۔ ہر انسان چاہے وہ مادرزاد نابینا بھی ہو اسکی اپنی دنیا ہے وہ آنکھ سے نہ بلکہ حواس سے دیکھتا ہے۔ دنیا وآخرت دونوں مخلوق اللہ ہیں، اللہ سبحانہ کو دونوں کی خلقت میں کوئی فرق نہیں پڑا ہے خلقت محمدؐ اور خلقت کافر میں فرق نہیں پڑا ہے خلقت جہنم اور جنت میں فرق نہیں پڑا ہے۔ ایک نے اللہ کی اطاعت فرمانبرداری کی دوسرے نے نافرمانی بغاوت کی دونوں تکوینی وتسخیری میں برابر ہیں۔ وہ خالق ہے اس نے دنیا کو محدود مدت کیلئے خلق کیا ہے، دوسرے کو غیر محدود دوام وبقاء کیلئے خلق کیا ہے۔ ایک کو دار تکلیف دوسرے کو دار جزاء سزاء کیلئے خلق کیا ہے۔

صاحب مقائیس اللغۃ نے لکھا ہے۔ **میم ،واو ،تاء اصل واحد یدل علی ذھاب القوۃ نامیۃ الموت خلاف الحیات و فی الاصطلاح مفارقۃ الروح البدن** غزالی نے مفارقۃ روح از بدن کا معنی انقطاع تصرف روح از جسد کہا ہے، موت کے علاوہ سام حمام جبس ردی ھلاک شکل وفات ہیں، کتاب موسوعہ عربیہ عالمیہ ج ۲۴ ص ۳۶۸ پر لکھتے ہیں روح بدن سے نکلنے کے بعد حیات برزخ میں منتقل ہوتی ہے، حیات دائمی حیات قیامت ہے، روح بدن سے نکلنے سے حیات آخرت شروع ہوتی

ہے۔مخلوقات میں صرف انسان واحد مخلوق ہے کہ احساس موت کرتا ہے، بعض نے موت کی اقسام بتائی ہیں موت حقیقی طبیعی، موت تصادفی، موت خودکشی، موت قتل، موت طوالت مرض، موت غرق دریا، موت آتش سوزی، موت جنگی لیکن قرآن کریم میں سب کی برگشت ایک بتائی ہے اس کو اجل مسمی کہا ہے﴿وَ هُوَ الَّذی یَتَوَفَّاکُم بِاللَّیلِ ﴾انعام:۶۰ زمر:۴۲ ﴿اللَّهُ یَتَوَفَّی الْأَنفُسَ حینَ مَوْتِها وَ الَّتی لَمْ تَمُتْ فی مَنامِها فَیُمْسِکُ الَّتی قَضی عَلَیْهَا الْمَوْتَ ﴾ابراہیم:۱۷﴿ وَ یَأْتیهِ الْمَوْتُ مِنْ کُلِّ مَکانٍ وَ ما هُوَ بِمَیِّتٍ وَ مِنْ وَرائِهِ عَذابٌ غَلیظٌ ﴾عمران:۱۸۵﴿کُلُّ نَفْسٍ ذائِقَةُ الْمَوْتِ﴾انبیاء:۳۵

دنیا میں کوئی انسان نہیں جس کو موت لاحق نہ ہو جیسا کہ قرآن میں آیا ہے﴿وَ ما جَعَلْنا لِبَشَرٍ مِنْ قَبْلِکَ الْخُلْدَ ﴾انبیاء:۳۴ عیسیٰ، خضر، الیاس نبی، ادریس امام مہدی حیات جیسی سب کہانیاں باطنیہ و بناتہا نے گھڑی ہیں، یہ باطنیہ کی ایمانیات کے خلاف مزاحمت ہے۔عنکبوت:۵۷ ﴿إِنَّکَ مَیِّتٌ وَ إِنَّهُمْ مَیِّتُونَ ﴾زمر:۳۰ موت روح اور جسد دونوں ایک دوسرے سے الگ ہوتے ہیں اور عرصے کے بعد اس کے ذرات بھی منتشر ہوتے ہیں پتہ نہیں چلتا کہاں گئے، اس کے بارے میں علوم مکتشفات محیر العقول والے حیران و سرگرداں ہیں کہ روح کہاں گئی، عاجز و قاصر جاہل ہیں انھیں کسی قسم کے اظہارات اشارات نہیں ملتے لیکن قرآن کریم نازل من رب العالمین مصون از ہر گونہ دست خوردگان سے محفوظ بیان کرتے ہیں

وہ عالم برزخ میں گئے ہیں جیسا کہ مؤمنون: ۱۰۰ ﴿وَ مِنْ وَرائِهِمْ بَرْزَخٌ إِلى يَوْمِ يُبْعَثُون﴾ اعراف: ۲۵ ﴿قالَ فيها تَحْيَوْنَ وَ فيها تَمُوتُونَ وَ مِنْها تُخْرَجُون﴾ فرمایا کہ وہیں جینا ہے اور وہیں مرنا ہے اور پھر اسی زمین سے نکالے جاؤ گے۔

قرآن کریم میں موت ہر ذی نفس کو لاحق و عارض ہونی ہے.

عمران: ۸۵ ﴿کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ﴾ نساء: ۷۸ ﴿أَيْنَما تَكُونُوا يُدْرِكْكُمُ الْمَوْتُ﴾ انبیاء: ۳۵ ﴿کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ﴾ عنکبوت: ۵۷ ﴿کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ﴾ زمر: ۳۰ ﴿اِنَّکَ مَيِّتٌ وَّ اِنَّهُم مَّيِّتُونَ﴾ ق: ۱۹ ﴿وَجَآئَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ﴾ جمعه: ۸ ﴿قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّه مُلاقِيْكُمْ﴾

یہ آیات یعنی موت لاحق ہو کر رہے گی موت سے کوئی بچے گا نہیں۔ حیات دنیا سے موت خود بخود حیات برزخ بنتی ہے، موت جسم سے روح نکلنے سے حیات باقی ہے، دوسری حیات برزخ اپنی جگہ حیات قیامت ہوگی ﴿أَ إِذا ما مِتُّ لَسَوْفَ أُخْرَجُ حَيًّا﴾ جب ہم مریں گے تو جلدی اٹھیں گے مریم: ۶۶۔ تیسرا زوال قوۃ عاقلہ ختم ہونا یعنی جہالت آجائے ﴿أَ وَ مَنْ كانَ مَيْتاً فَأَحْيَيْناهُ﴾ انعام: ۱۲۲ ﴿إِنَّكَ لا تُسْمِعُ الْمَوْتى﴾ مردے کو نہیں سنا سکتے نمل: ۸۵ کلمہ احیاء ﴿﴾ بقرہ: ۱۰۴ ﴿﴾ عمران: ۱۸۵ ﴿وَ كُنْتُمْ أَمْواتاً فَأَحْياكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ ثُمَّ إِلَيْهِ

تُرْجَعُونَ ﴾ بقرہ:۲۸ ﴿وَ هُوَ الَّذِی أَحْیَاکُمْ ثُمَّ یُمِیتُکُمْ ثُمَّ یُحْیِیکُمْ ﴾ حج:۶۶ ﴿قَالُوا رَبَّنَا أَمَتَّنَا اثْنَتَیْنِ وَ أَحْیَیْتَنَا اثْنَتَیْنِ﴾ غافر :۱۱ انسان مرنے کے بعد زندہ ہے اس کی دلیل آیات صریحہ قرآن ہے۔

وقت احتضار

ملائکہ انسانوں کے ساتھ ہوتے ہیں اور جب موت آتی ہے تو اس سے دور ہو جاتے ہیں انعام:۶۱ ﴿وَ یُرْسِلُ عَلَیْکُمْ حَفَظَةً حَتَّى إِذَا جَاءَ أَحَدَکُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَ هُمْ لَا یُفَرِّطُونَ ﴾ اور تم سب پر محافظ فرشتے بھیجتا ہے یہاں تک کہ جب کسی کی موت کا وقت آ جاتا ہے تو ہمارے بھیجے ہوئے نمائندے اسے اُٹھا لیتے ہیں اور کسی طرح کی کوتاہی نہیں کرتے۔ اعراف:۳۴ ﴿ فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ لَا یَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً﴾

کیفیت موتِ کافر

انعام : ۹۳ ﴿وَ لَوْ تَرَى إِذِ الظَّالِمُونَ فِی غَمَرَاتِ الْمَوْتِ﴾ انفال : ۵۰، ۵۱ ﴿وَ لَوْ تَرَى إِذْ یَتَوَفَّى الَّذِینَ کَفَرُوا الْمَلَائِکَةُ یَضْرِبُونَ وُجُوهَهُمْ وَ أَدْبَارَهُمْ وَ ذُوقُوا عَذَابَ الْحَرِیقِ﴾ نحل:۲۸، ۲۹ ﴿الَّذِینَ تَتَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِکَةُ ظَالِمِی أَنْفُسِهِمْ﴾ مومنون : ۹۹، ۱۰۰ ﴿حَتَّى إِذَا جَاءَ أَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُونِ ﴾ محمد : ۲۷ ﴿فَکَیْفَ إِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلَائِکَةُ یَضْرِبُونَ وُجُوهَهُمْ وَ أَدْبَارَهُمْ﴾ واقعه : ۹۲، ۹۳، ۹۴ ﴿وَ أَمَّا إِنْ کَانَ مِنَ الْمُکَذِّبِینَ الضَّالِّی﴾ ﴿نَفَنُزُلٌ مِنْ حَمِیمٍ ﴾

﴿وَ تَصۡلِیَةُ جَحِیمٍ﴾ نازعات : ۱ ﴿وَ النّٰزِعٰتِ غَرۡقًا﴾

دنیامیں موت کا کوئی منکر نہیں کیونکہ خود منکر بھی مرتے ہیں

دنیا میں عام سطحی عقل سے کم انسان حتی طفل ممیز بھی موت کو مانتے ہیں حتیٰ انسان منکر اللہ بھی موت کو مانتے ہیں، موت شیء محسوس مشہود عام وخاص ہے جسے کافر دھرین بھی مانتے ہیں جیسا کہ دھریے کہتے ہیں ﴿إِنۡ هِیَ إِلَّا حَیَاتُنَا الدُّنۡیَا نَمُوتُ﴾ مؤمنون: ۳۷ کہنے والے بھی موت پر یقین رکھتے ہیں مرنا ہے، کافرین ملحدین پریشان ہو جاتے ہیں کہ اس زندگی کی کیا قدر و قیمت ہے؟ یہ زحمتوں سے بنایا ہوا مال و دولت کہاں جائے گا؟ خاص کر جن کا کوئی عزیز نہ ہو یا باغی طاغی شقی قسی بھی مانتے ہیں کیونکہ سب کے سامنے ہے، موت حیات کے وقت کو کوئی نہیں جانتا، بعض شکم مادر سے مردہ نکلتے ہیں بعض زندہ نکل کر جلدی مرتے ہیں بعض طویل ترین زندگی گزارتے ہیں، قرآن میں آیا ہے حضرت نوح نے تقریباً ایک ہزار سال زندگی گزاری ہے ﴿فَلَبِثَ فِیهِمۡ أَلۡفَ سَنَةٍ إِلَّا خَمۡسِینَ عَامًا﴾ عنکبوت: ۱۴۔ حتی طبیب حاذق بھی لمحہ موت جس میں روح بدن سے خارج ہوگی نہیں جانتے، اگر کسی نے علم کو معبود بنانے کیلئے یا اپنی طبی مہارت دکھانے کیلئے کہا تو بعد میں جھوٹ ثابت ہوتا ہے، دیکھتے ہیں کسی کی زندگی طویل ہوتی ہے اور بعض کی قصیر ہوتی ہے اس بارے میں کوئی نہیں جانتا حتی حضرت محمد بھی نہیں جانتے۔ انسان اس دنیا میں اپنی مرضی سے نہیں آیا اور نہ ہی مرضی سے جانا ہے۔ انسان کو اس کے خالق نے اس دنیا میں جینے کے لئے غریزہ دیا ہے جس

طرح دیگر مخلوقات کو دیا ہے لیکن حیوانات غریزے کی مخالفت نہیں کرتے ہیں سب سے زیادہ بے وقوف گدھا بھی دریا میں نہیں کودتا بلکہ اس غریزہ کے حکم پر پورا اترتا ہے اونچے پہاڑوں سے چھلانگ نہیں مارتا۔

یہاں سے جانے یعنی آخرت میں نوع سکونت کیلئے قرآن کریم کی آیات ساطعات کے علاوہ عقل دی گئی ہے لیکن عاقل عقل کی مخالفت میں حیوانات سے گر کر خطرات میں کودتے ہیں۔ انسانوں کیلئے سعادت کی زندگی اتباع عقل میں نہیں جب تک وحی سے ہدایات نہ لیں۔ اکثریت نے غریزہ ہی کو اپنا رہنما بنایا ہے دوبارہ زندہ ہونے اور سزا جزا کے منکر ہیں، دور جاہلیت کے مشرکین کی مانند جہاں اللہ نے ان کی منطق کو قرآن میں بیان فرمایا ہے﴿وَ قَالُوا أَ إِذا ضَلَلْنا فِي الْأَرْضِ أَ إِنَّا لَفِي خَلْقٍ جَدِيدٍ﴾ حم سجدہ: ۱۰ اور یہ کہتے ہیں کہ اگر ہم زمین میں گم ہو گئے تو کیا نئی خلقت میں پھر ظاہر کئے جائیں گے۔ منکرین حیات آخرت والوں کے پاس کوئی دلیل و برھان بر عدم حشر نہیں سوائے منطق وہم وگمان استبعاد تصورات ظنی ہے۔ بعض انسان طفولیت جوانی صحت مندی توانا مندی میں اچانک بغیر کسی مرض کے سے بھی مرتے ہیں جس کو عرف عام میں مرگ مفاجات کہتے ہیں بعض اوقات انتہائی ضعیف وناتوانی میں سالہا سال گزارتے ہیں بعض سالہا سال غنودگی موت وحیات کی کشمکش میں کی زندگی گزارتے ہیں۔ بعض یہاں خانہ بدوش مسافر جیسی زندگی گذارتے ہیں آرزوئیں، مشکلات سے پریشان نہیں ہوتے۔

آخر یعنی دنیا کے بعد والی زندگی ہے آخرت اگرچہ موت کے بعد شروع ہوتی ہے لہٰذا احادیث میں آیا ہے ’من مات فقد قامت قیامته‘ جو مرے گا اس کی آخرت شروع ہوگئی اس کو قیامت صغری کہتے ہیں اور فنا کلی عالم آسمان وزمین ستارے سب تباہ ہونگے، ایمانیات میں ایمان باللہ، اللہ کی الوہیت ربوبیت عبودیت کے بعد ایمان بہ یوم الآخر ہے آسمان میں شگاف آئے گا۔

﴿وَ يَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَاءُ بِالْغَمَامِ﴾ فرقان :۲۵ حاقه :۱۶ ﴿السَّمَاءُ مُنفَطِرٌ بِهِ كَانَ وَعْدُهُ مَفْعُولاً﴾ مزمل :۱۸ ﴿وَ إِذَا السَّمَاءُ فُرِجَتْ﴾ مرسلات : ۹ ﴿وَ فُتِحَتِ السَّمَاءُ فَكَانَتْ أَبْوَاباً﴾ نبأ : ۱۹ ﴿إِذَا السَّمَاءُ انفَطَرَتْ﴾ انفطار : ۱ ﴿إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ﴾ انشقاق : ۱، ﴿وَ أَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَ حُقَّتْ﴾ ۲ ﴿وَ إِذَا السَّمَاءُ كُشِطَتْ﴾ تکویر : ۱۱ ﴿يَوْمَ تَمُورُ السَّمَاءُ مَوْراً﴾ طور: ۹ ﴿يَوْمَ نَطْوِى السَّمَاءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ﴾ انبیاء : ۱۰۴ ﴿يَوْمَ تَكُونُ السَّمَاءُ كَالْمُهْلِ﴾ معارج :۸ ﴿إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ﴾ تکویر: ۱ ﴿وَ خَسَفَ الْقَمَرُ﴾ قیامت :۸ ﴿وَ جُمِعَ الشَّمْسُ وَ الْقَمَرُ﴾ ۹ ﴿فَإِذَا النُّجُومُ طُمِسَتْ﴾ مرسلات :۸ ﴿وَ إِذَا السَّمَاءُ فُرِجَتْ﴾ ۹ ﴿وَ إِذَا النُّجُومُ انكَدَرَتْ﴾ تکویر :۲ ﴿وَ إِذَا الْكَوَاكِبُ انتَثَرَتْ﴾ انفطار :۲ ﴿إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ﴾ حج: ۱ ﴿إِذَا رُجَّتِ الْأَرْضُ

رَجًّا ﴾ واقعه : ۴ ﴿يَوْمَ تَرْجُفُ الْأَرْضُ وَ الْجِبالُ ﴾ مزمل : ۱۴
﴿إِذا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزالَها ﴾ زلزله : ۱ ﴿وَ حُمِلَتِ الْأَرْضُ وَ
الْجِبالُ فَدُكَّتا دَكَّةً واحِدَةً﴾ حاقه : ۱۴ ﴿كَلَّا إِذا دُكَّتِ
الْأَرْضُ دَكًّا دَكًّا ﴾فجر: ۲۱ ﴿يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ﴾
ابراهيم: ۴۸ ﴿وَ أَلْقَتْ ما فيها وَ تَخَلَّتْوَ أَذِنَتْ لِرَبِّها وَ حُقَّتْ ﴾
انشقاق : ۴،۵ ﴿وَ أَخْرَجَتِ الْأَرْضُ أَثْقالَها ﴾ زلزله: ۲ ﴿وَ
تَرَى الْأَرْضَ بارِزَةً﴾ كهف: ۴۷ ﴿فَيَذَرُها قاعاً صَفْصَفاً﴾ طه:
۱۰۶ ﴿وَ إِذَا الْأَرْضُ مُدَّتْ ﴾ انشقاق: ۳ ﴿﴾ كهف :۴۷
﴿وَ تَسيرُ الْجِبالُ سَيْراً ﴾طور: ۱۰ ﴿وَ سُيِّرَتِ الْجِبالُ فَكانَتْ
سَراباً ﴾ نبأ ۳۰ ﴿وَ الْجِبالُ فَدُكَّتا دَكَّةً واحِدَةً ﴾حاقه : ۱۴
﴿وَ يَسْئَلُونَكَ عَنِ الْجِبالِ فَقُلْ يَنْسِفُها رَبِّى نَسْفاً﴾طه:
۱۰۵ ﴿وَ إِذَا الْجِبالُ نُسِفَتْ ﴾ مرسلات : ۱۰ ﴿ وَ كانَتِ
الْجِبالُ كَثيباً مَهيلاً﴾ مزمل: ۱۴ ﴿﴾ معارج ﴿وَ تَكُونُ
الْجِبالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوشِ﴾قارعه: ۵ ﴿وَ بُسَّتِ الْجِبالُ بَسًّا ،
فَكانَتْ هَباءً مُنْبَثًّا﴾ واقعه :۵،۶ ﴿وَ سُيِّرَتِ الْجِبالُ فَكانَتْ
سَراباً﴾ نبا: ۲۰ ﴿وَ إِذَا الْبِحارُ سُجِّرَتْ ﴾ تكوير: ۶ ﴿فَإِذا
بَرِقَ الْبَصَرُ﴾ قيامت :۷ ﴿وَ إِذَا الْعِشارُ عُطِّلَتْ﴾ تكوير : ۴
﴿يَوْمَ يَكُونُ النَّاسُ كَالْفَراشِ الْمَبْثُوثِ ﴾قارعه : ۴ ﴿مَنْ يَقُولُ
آمَنَّا بِاللَّهِ وَ بِالْيَوْمِ الْآخِرِ﴾ ﴿ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ﴾

مَنْ آمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ ﴿إِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ﴾ ﴿وَ لا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ﴾ بقره : ۸ ، ۶۲ ، ۱۲۶ ،۲۲۸، ۲۶۴ ﴿يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ﴾ آلعمران ۱۱۴ ﴿وَ لا يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَ لا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ﴾ ﴿آمَنُوا بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ﴾ ﴿إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ﴾ ﴿وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ﴾ ﴿وَ الْمُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ﴾ نساء ۳۸، ۳۹، ۵۹، ۱۳۶، ۱۶۲ ﴿مَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ﴾ مائده ۶۹ ﴿مَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ﴾ ﴿كَمَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ﴾ ﴿قَاتِلُوا الَّذِينَ لا يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَ لا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ﴾ ﴿يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ﴾ ﴿الَّذِينَ لا يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ﴾ ﴿مَنْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ﴾ توبه۱۸ ، ۱۹ ، ۲۹ ، ۴۴، ۴۵، ۹۹ ﴿إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ﴾ نور ۲ ﴿وَ ارْجُوا الْيَوْمَ الْآخِرَ﴾ عنکبوت ۳۶ ﴿لِمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَ الْيَوْمَ الْآخِرَ﴾ احزاب ۲۱ ﴿يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ﴾ مجادله ۲۲ ﴿لِمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَ الْيَوْمَ الْآخِرَ﴾ ممتحنه ۶ ﴿يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ﴾ طلاق ۲

دنیا کے بارے میں خطبات وکلمات امیر المومنین

خ:۸۲

دنیا کے بارے میں (ما اصف من دار اوّلها عناء) میں اس گھر

کی کیا تعریف کروں ُاو لھـــا عـنـــاء ٗاس کی ابتداء زحمت مشقت ہے ُو آخـرھا فناء ٗانجام اس کا فناء ہے ُفی حلالھا حساب ٗ دنیا کے حلال میں حساب ہے ُو فـی حـرامھا ٗ عقاب دنیا کے حرام میں عقاب ہے ُو من قـعـد عنھا ٗاگرکوئی دنیا سے روگردانی بے توجہ بے رغبت رہے ُو اتتـہ ٗ دنیا اس کی طرف آتی ہے ُو من ابصر بھا ٗاگرکوئی دنیا کوعبرت کا آئینہ سمجھ کر دیکھے تو، اس میں بصیرت آئے گی، اگرکوئی دنیا ہی کونظر میں رکھے تو یہ اسے نابینا کردی گی۔

[خ۲۲۶]

دنیا کی مذمت میں کلمات قصار ۱۳۱

عـظـم الـخالق عندک بغیر المخلوق فی عینک، ک:۱۲۹ ، ک:۱۲۶

ق:۱۰۶ من اصلح سریریته اصلح الله علانیته و من عمل لدینه کـفـاه الـلـه امر دنیاه ،و من احسن فیما بینه و بین الله احسن الله ما بینه و بین الناس

جو اپنی باطن کی اصلاح کرے گا پروردگار اس کے ظاہر کو درست کردیگا اور جو اپنے دین کے لئے عمل کرے گا اللہ اس کی دنیا کے لئے کافی ہو اور جو اپنے اور اللہ کے معاملات کو درست کر لے گا پروردگار اس کے اور دوسرے انسانوں کے معاملات کو بھی ٹھیک کردیگا،

[خ ۹۸]

۵۔الا فاذکرو اھادم اللذات،و منغص الشھوات،وقاطع الامنیات،عند المساورۃ للاعمال القبیحۃ،واستعینو االلہ علی اداء واجب حقہ، *لوگوں کی دنیا* ”لا یترک الناس شیئامن امر دینھم لاستصلاح دنیا ھم اِلّا فتح اللہ علیھم ما ھو أضرّ منہ ، *جب بھی لوگ دنیا سنوارنے کے لئے دین کی بات کونظر انداز کردیتے ہیں تو پروردگار عالم اس سے زیادہ نقصان دہ راستے کھول دیتا ہے۔*

[خ ۲۲۳‘

”دار البلاء محفوضۃ و بالغدر معروفۃ لا تدوم احوالھا ولا یسلم نزالھا احوال مختلفۃ و تارات متصرفۃ العیش فیھا مذموم و الامان منھا معدوم وانما اھلھا فیھا الاعراض مستھدفۃ ترمیھم بسامھا تفنیھم بحمامھا و اعلمو عباد اللہ انکم وما انتم فیہ من ھذاالدنیا علی سبیل من قد مضی قبلکم ممن کان اطول منکم اعمارا و اعمر دیارا و ابعد اثاراصبحت اصواتھم ھامدۃ وریاحھم راکدۃ واجسادھم بالیۃ ودیارھم خالیۃ و اثارھم عافیۃ فاستبدلو ابالقصور المشیدۃ والنمارق الممھدۃ الصخور والاحجار المسندۃ والقبور اللاطنۃ التی قد بنی علی الخراب فناوھا و شید بالتراب بناوھا“

یہ ایک ایسا گھر ہے جو بلاؤں میں گرا ہوا ہے اور اپنی غداری میں مشہور ہے، نہ اس کے حالات کو دوام ہے اور نہ اس میں نازل ہونے والوں کیلئے سلامتی ہے، بندگان خدا یادرکھو اس دنیا میں تم اور جو کچھ تمھارے پاس ہے سب کا وہی راستہ ہے جس پر پہلے والے چل چکے ہیں جن کی عمریں تم سے زیادہ طویل اور جن کے علاقے تم سے زیادہ آباد تھے، ان کے آثار بھی دور دور تک پھیلے ہوئے تھے لیکن اب ان کی آوازیں دب گئی ہیں ان کی ہوائیں اکھڑ گئی ہیں ان کے جسم بوسیدہ ہو گئے ہیں ان کے مکانات خالی ہو گئے ہیں اوران کے آثار مٹ چکے ہیں وہ مستحکم قلعوں اور بچھی ہوئی مسندوں کو پتھروں اور چنی ہوئی سلوں اور زمین کے اندر لحد والی قبروں میں تبدیل ہو چکے ہیں جن کے صحن کی بنیاد تباہی و ویرانی پر قائم ہے اور جن کی عمارت مٹی سے مضبوط کی گئی ہے۔

[ق ۲۶۹]

الناس فی الدنیا عاملان عامل عمل فی الدنیا لدنیان قد شغلته دنیاه عن اخرته یخشیٰو یأمنه علی نفسه فیفنیعُمُرَه فی منفعة غیره : و عامل عمل فی الدنیا لما بعدهافجائه الذی له من الدنیا نغیر عمل فأحرز حظین معاَو ملک الدارین جمیعا فأصبح و جیها عند الله ا یسأل الله حاجة [شیئا]فیمنعه دنیا میں دوطرح کے عمل کرنے والے پائے جاتے ہیں ایک وہ ہے جو دنیا میں دنیا ہی کے لئے کام کرتا ہے اور اسے دنیا نے آخرت سے غافل بنا دیا ہے وہ اپنے

بعد والوں کے فقر سے خوفزدہ رہتے ہیں اوراپنے بارے میں بالکل مطمئن رہتے ہیں نتیجہ یہ ہوتا ہے ساری زندگی دوسروں کے لئے فنا کردیتا ہے اور ایک شخص وہ ہوتا ہے جو دنیا کے بعد کے لئے عمل کرتا ہےاوراسے دنیا بغیر عمل کے مل جاتی ہے وہ دنیا آخرت دونوں کو پالیتا ہےاوردونوں گھروں کو۔

[ق ۴۲۳]

یـا جابر قوام الدين و الدنيا بأربعة عالم مستعمل علمه ، وجـاهـل لا يستـنـكف ان يتـعلم و جواد لا يبخل بمعروفه و فـقيـر لا لايبيـع آخرته بدنياه فاذا ضيّعَ العالم علمه استنكف الـجـاهـل ان يتعلّم واذا بخل الغنىّ بمعروفه باع الفقير آخرته بدنياه ،،

[خ:۳۲]

آ گاہ ہوجاؤ دنیا جارہی ہے اوراس نے اپنی رخصت کا اعلان کردیا ہے وہ تیزی سے منہ پھیررہی ہےاوراپنے ہمسایوں کوموت کے طرف دھکیل رہی ہےاس کی شیرینی تلخ ہوچکی ہےاوراس کی صفائی مکدر ہوچکی ہے اب اس میں صرف اتنا ہی پانی باقی رہ گیا ہے جو تہ میں بچا ہوا ہے اور وہ ایک گھونٹ رہ گیا ہے جسے پیاسا پی بھی لےتواس کی پیاس نہیں بجھ سکتی ہے۔

عبد اللہ سماک ایک عالم دین ایک دن دربار ہارون الرشید پہنچا۔ بادشاہ وسیع وعریض امپراطوراسلامی نے پانی منگوایا گلاس ہاتھ میں پینے سے پہلے عالم دین نے کہا امیر المؤمنین ایک سوال ہے جب ملک میں پانی کی

قلت یانایابی کا سامنا ہوگا اگر امیر المؤمنین کو پیاس لگی ایک گلاس پانی کتنی قیمت میں خریدے گا؟ ہارون نے کہا نصف ملک اور پھر پانی پیشاب بن گیا اگر پیشاب نکلتا نہیں تو پیشاب نکالنے کے لئے کتنے دیں گے؟ کہا نصف ملک کی قیمت میں۔ پوچھا اس دنیا کی قیمت کیا ہوگی گلاس پانی پینے اور نکلنے کے لئے ہوگی۔

دنیا منظور ومشہود معلوم ہے آخرت غیر محسوس غیر مشہود ہے آخرت نا قابل دید ہے دنیا ضد آخرت، آخرت ضد دنیا ہے نا قابل اجتماع ہیں لیکن ہر دن نئے انسان پیدا ہوتے دیکھتے ہیں تھوڑی دیر بعد کوئی انسان یا ساتھ والے انسان مرتا ہے اسے قبرستان چھوڑ کر آتے ہیں لیکن درک نہیں کر سکتے وہ کہاں گیا ہے۔ عجیب وغریب منظر دیکھتے ہیں کبھی دیکھتے ہیں ایک خوشحال اچھے لباس پہنے کو دیکھتے ہیں اور کبھی میلے کچیلے لباس والے کو دیکھتے ہیں، کبھی اپنے پڑوسی کو قتل کرتا ہے اور عدالت کا تقاضا کرتا ہے پکارتا ہے آخرت میں انھیں عدالت ملے گی لیکن آخرت کب ہوگی؟ یہ اللہ ہی جانتا ہے۔

دنیا علی شرف الدین

دنیا قوت لایموت سے زندگی گزارنے والے سے لے کر ملائک املاک بقول باقر الصدر ہماری دنیا مقابلِ دنیا ہارون الرشید جس نے بادل سے خطاب کر کے کہا آپ جہاں بھی برسیں وہاں سے ہمیں خراج آئے گی، شاید فی زمانہ تاجران دین قرآن وسیاست مداراں مراجع عظام حوزہ علماء

نجف وقم کے افاضل کی زندگی پرسکون اطمینان سے چل رہی ہے کوئی پریشانی نہیں۔میں نے پچاس سال سے جوتے نہیں خریدے اس دوران شاید چار یا پانچ جوڑے مشکل سے خریدے ہوں گے ۔میں زندگی کے اس حصہ میں ہوں کہ کسی بھی دن زندگی ختم ہو جائے گی۔

علاقہ شگر کا گاؤں موضع چھور کا اس زبان ایک گالی تھا لیکن میں نے اس کا نام امیر المومنین کے اسم گرامی سے منسوب کر کے علی آباد رکھا تھا۔اس گاؤں میں ایک گھرانہ نام نہاد بے معنی سادات تھا اسی گھرانے میں میرے تایا صاحب دولت جائیداد والے تھے ان کی دو بیٹیاں تھیں انکی اولاد ذکور نہیں تھی،ان میں ایک بیٹی محمد سعید کی ماں ہے نصف جائیداد انہوں نے لی۔جبکہ ہمارے والد مرحوم کی چار اولادیں تھیں ان میں سے دو مفلوج الحال ایک ماں کی تھی،ہم تینوں کی ماں محلّہ سگلدو کے ایک کثیر الجائیداد زمین اشجار ثمر دار اور غیر ثمر دار مدبصر کی تھی۔امام حسین کے نام سے ماتمسراء کشکول بت خانہ چلانے والوں نے میرے نجف قیام کے دوران جب میری والدہ کو فالج ہو گیا تو اپنے گھر لے گئے اور چند دن رکھ کر واپس چھوڑ گئے اور کہا انہوں نے اپنا حق ارث ہمیں ہبہ کیا ہے۔جب میں بلتستان آیا تو یہ خبر سنی لیکن کوئی بات ناراضگی کا مظاہرہ نہیں کیا خاموش رہا۔دو مہینے بعد دوبارہ واپس نجف گیا۔بلتستان کے علماء کی کل شریعت متعہ،جعلی ہبہ لینا اور قضاوت کر کے دولت بنانا ہے ہمیں شک تھا کہ یہ ہبہ جعلی خود ساختہ ہے۔ہم تینوں بھائیوں کو ڈیڑھ کنال زمین ملی۔میری کھڑ پنچوں سے نہیں بنتی تھی ہم مجالس

امام حسین کی اصلاح کے خواہاں تھے، اسکے علاوہ کیمونزم کے خلاف ہونے کے ساتھ سب وشتم خلفاء راشدین کے بھی خلاف تھے۔ نجف میں بارہ چودہ سال میں دروس حوزہ میں ذہین فطین نہ ہونے کے علاوہ ٹی بی کی بیماری اور کمر کا آپریشن درآمد نہ ہونے کی بنیاد پر فقیرانہ زندگی گذاری لیکن مراجع کے گھروں کی زیارت بھی نہیں کرتا تھا۔ علم نحو، علم صرف، فقہ اور اصول فقہ کے علاوہ نجف میں صرف چند نکات ذہن میں راسخ کر کے واپس آیا تھا راسخ کا معنی علم کثیر کہنا غلط فاحش ہے بلکہ رسوخ نہ مٹنے والے نقش کو کہتے ہیں بہرحال چند نکات جو راسخ ہوئے تھے وہ صرف اپنی سعی کوشش تھی جو آتا تھا اسے بولنا سیکھا، دوسرا نکتہ عراق میں بادشاہ کے قتل کے بعد کیمونزم اقتدار پر آئے کفر والحاد کی صدا تھی تو آغا ئیبا قر الصدر کے عراقی عوام سے خطاب سنا کہ یا ابناء ابی بکر وعمر یا ابناء علی حسن وحسین، اُس وقت کے مسلمان حکمران نہ شیعہ ہیں نہ سنی ہیں یہ پانچ ذوات ایک دوسرے کے مدافع محافظ تھے، شہید الصدر نے سوشلزم کیمونزم کے خلاف **فلسفتنا اقتصادنا مدرسۃ الاسلامیۃ** تصنیف کیں تھی لہٰذا میں ان کتابوں کو حوزے والوں سے چھپا کر پڑھتا تھا لہٰذا میرے ذہن میں سوشلزم کیمونزم کے خلاف کرواہٹ تھی چنانچہ سید محسن حکیم کے خاندان گھر والے اس کے خلاف ہونے کی وجہ سے قتل ہوئے تھے۔

کہیں بھی سوائے فاتحہ اموات قرآن خوانی کے قرآن کے حوالے سے کچھ بھی نہیں سنتے تھے۔ اس دوران ایران سے آقائے طباطبائی کا شاگرد

نجف پہنچا تفسیر قرآن شروع کی چنانچہ خوشی کے عالم میں اس درس میں شرکت کی۔ ہمارے استاد کا ایک جملہ مکرر میرے ذہن میں راسخ ہو تھا کہ اصل قرآن ہے اور حدیث یا فتوی جو قرآن کے خلاف ہو اس کو دیوار سے مارو۔ 'کل ما خالف القرآن فاضربه الجدار فهو زحرف 'ہم دروس حوزہ میں ناکامی کے بدلے میں یہ چند نکات ذہن میں راسخ کر کے بلتستان آئے۔ان نکات نے دینی زندگی کی اصلاح کی اور دنیاوی زندگی کو برباد کیا تھا، قرآن کو اصل کہنا یا قرآن سے استناد کرنا اور سب وشتم خلفاء کی ممانعت کرنے کی تبلیغ کرنا شروع کی لیکن بلتستان والے خلفاء راشدین اور ام المومنین کو اپنی اہانت و جسارت کا نشانہ بناتے، بے دین لوگوں کے ساتھ تالیاں بجاتے ۔ بلتستان میں لوگوں نے مجھے سنی بکری عمری ثابت کرنا شروع کیا کہتے آپ کا عقیدہ خراب ہے۔علمائے بلتستان کے درآمدات میں کسی مدرسہ یا خود گدائی کر کے مدرسہ بنانا، کسی مسجد میں امامت کرنا اور اگر علوم حوزہ میں ناکام ہوتے تو نکاح متعہ ہبہ نویسی بر قضاوت کرتے تھے۔جبکہ میں نے جو بولنا سیکھا تھا اس کا کوئی درآمد نہیں تھی دوسرا علماء میری قوت گویائی سے خائف وناراض تھے۔ بھائی سید مہدی نے میری طرف سے درآمدات نہ ہونے کی وجہ سے شراکت کی زندگی سے الگ کیا میرے پاس کوئی تجویز لائحہ عمل نہیں تھا لیکن گاؤں میں ایک مسجد بوسیدہ تھی اس کو بنانے کیلئے تعاون کی درخواست کی۔ مسجد سے لگے چنار کے درخت کاٹنے اور دیگر علاقوں سے سفیدے کم قیمت پر دینے کی حکومت سے درخواست

کی۔لیکن عوام نے تعاون صرف برائے نام تک محدود رکھا۔دوسری طرف مسجد کی لکڑیوں کی چوری اور خیانت سے دلبرداشتہ ہوا۔ایران میں انقلاب اسلامی آیا تھا سمجھا کہ شاید نصاب درس میں اسلام کو شامل کیا ہوگا چنانچہ ایران جانے کا ارادہ کیا لیکن ضمیر نے گھنٹی دی کہ مسجد تو بنادی ہے اس پر میں ایک نوجوان جونویں یا دسویں جماعت میں فیل خاموش طبع دیندار پر نظر پڑی میں اسے اپنے ساتھ ایران لے گیا کہ چند سال پڑھا کے واپس گاؤں بھیجوں تا کہ اس مسجد کے امام جماعت بنیں گے لیکن سب سراب ثابت ہوا۔

مرحوم باقر الصدر نے ضد کیمونزم سوشلزم دو کتابیں 'فلسفتنا ،اقتصادنا' مدرسہ اسلامیہ کے نام لکھیں عراقی عوام سے خطاب یا ابناءابی بکر وعمرابنی، یا ابنا علی اور حضرات حسنین ابا بکر وعمر کی حمایت کی تھی ان سے تعاون کیا تھا اس وقت امت اسلامیہ کو متحد کرنے کی ضرورت ہے اس وقت ہر جگہ اسلام کو اٹھانا ضروری ہے یہ سب میرے ذہن میں نقش ہوگیا تھا چنانچہ بلتستان پہنچے تو کہا کہ آج ۹ ربیع الاول کی عید ہے مجھے پتہ نہیں تھا کہ یہ کس مناسبت سے عید رکھی ہے ماتمسرا ء پہنچے تو ہماری چچازاد بہن کے شوہر مجلس کے صدرنشین تھے بیاضی نکال کر ایک طویل ہجو حضرت عمر بن خطاب کے قتل کی خوشی میں تھا تو میں نے جلسہ برخاست کیا۔نجف میں قیام کے دوران مجالس امام حسین شعر ممنوعِ قرآن سے شروع شعر پر ختم ،ایمان ،اعمال ،نماز ، روزہ ، حج اور زکوۃ کی بات نہیں سنتے تھے مجالس امام حسین خرافات سے بھرے ہوئے تھے

قارئین کرام امیر المومنین حضرات حسنین کی مقام ومنزلت دیکھ کران کا شیدا تھا سنیوں کے دین اسلام میں نماز روزہ کو دیکھ کران کو اسلام سے نزدیک سمجھتا تھا حضرات راشدین سے مثالی سلوک کو دیکھ کران کے خلاف نا زیب نامناسب القاب سے منع کرتا تھا جو شیعوں کے رموزات تھے برداشت نہیں کرتا تھا قارئین کرام کو متوجہ کرتا تھا جو کچھ فضائل امیر المؤمنین اور حسین بن علی کے نام گرامی سے منسوب ہزار کتب ملتی ہیں جنہیں اقطاب باطنیہ متقدمین متاخرین نے تصنیف و تالیف کیا ہے امثال مجلس عبدالحسین شرف الدین ریشہری میلانی عزالدین مغنیہ کاظم زادہ سبحانی نصیرالدین طوسی حلی درباری ھلاکو نے لکھی ہیں وہ بدنیتی پر مبنی تھیں یہ آراء جیف افسانہ الف لیلیٰ اقنوم پیش کیا ہے پروردہ خاتم النبیین شوہر زہراء والد حضرات حسنین ان خرافات آراء جیف گذاف گوئیوں سے دور دراز زمین تا عرش معلیٰ فاصلہ جیسا ہے ان کی بدنیتی کے دلائل اعداد وشمار سے باہر ہیں علی امیر المومنین کو قمیص عثمان فدک زہراء کو نائلہ کو کمان بنا کر الوصیت کو مارا ہے ختم نبوت کو مارا ہے قرآن کو مارا ہے خود ذات علی سے انتقام لیا جس طرح فدائیان اسلام خلفاء راشدین سے انتقام لیا ہے۔ کیا یہی سلوک علی سے بھی رکھتے تھے بتائیں نبی کریم کے بعد مرتدین مترددین کو کس نے کچل دیا اسلام عزیز کے پرچم کو روم و فارس تک کس نے لہرایا فضائل امیر المؤمنین ضرب بقرآن ضرب بمحمد وضرب باسلام۔

اللھم انک تعلم ما فی قلوبنا و ضمائرنا و خطوراتنا و

فیـمـا الـفـت و اصـنـفـت و لا یخفی منک الشئی و انی اقرو اعتـرف بـان مـن بـعـضهـا کـان خـطـا کبیره ضانا بانی اخدم دیـنـک و قد ضیعت من عمر الطویل فی ترویج و الاشاعة فی مـذهـب مـن الـمـذاهـب التـی اسسـت البـاطنیة علی انهدام اساطین دین الاسلام دین القرآن علی ضد دینک و علی ضد کتـابـک الـعظیم القرآن الکریم فانا اضن بانی اخدم الدین و ما کان فی هذه المذاهب من الدین فیه شئی قلیل بل کان ضد الـدیـن وقـد نشـرت کتبـا ضـالا مضلا لعبـادک و کذلک درسـت دروسـا او خـطـابات فی موضوع الامامة التی کانت لانهـدام الـنبوة و کذلک فان المجالس المنسوب بالحسین کـان لانهـدام دین و شریعته و کنت العور فی انی اخدم الدین بـاسـم الـحسیـن لـعـزیـر نبیک و صـفیک و حبیبک و لا ادخـرت مـن هـذه الافـعـال و الاعـمـال من خطام دنیا لا عیش عیشـا مـحتـرمـا فـی اعین العوام الهمجی حمالانا لی و لادی الـمـنحرفین الضالین من الدین القیوم الاسلامی و قد ترحجو حیات علی الاخره. [خ:۵۲]

قرآن میں اثبات مکون کونیات اور اسکی واحدنیت

اللہ باری تعالی کے بارے میں فلاسفہ علم عرفان وکلام قدیم و جدید میں ان تینوں علوم میں تبحر کرنے والوں کے ایمانیات مشکوک نظر آتے ہیں

کیونکہ مبتکرین مذاہب سے تعلق رکھتے تھے، مذاہب منحرف گمراہ ضد اسلام و قرآن و محمد سے عداوت نفرت وحقارت اور ملحدین ومنکرین سے دوستانہ تعلق نظر آتے ہیں۔

۱۔مخلوق خالق مانگتی ہے، کیا تم بغیر خالق خلق ہوئے ہو یا خود کو خلق کیا ہے۔

۲۔اگر رات ختم نہ ہوتی تو صبح کون لائے گا۔

۳۔اگر دن رہے گا تو کون رات لائے گا۔

۴۔دریاں سمندروں میں اپنی منزل کا سمت کہاں سے معلوم کرتے ہیں انعام﴿وَ هُوَ الَّذی جَعَلَ لَكُمُ النُّجُومَ لِتَهْتَدُوا بِها فی ظُلُماتِ الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ قَدْ فَصَّلْنَا الْآياتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُون.۹۷﴾

اگر کشتی غرق ہونے کا اعلان ہو جائے یا امواج کی زد میں آجائے تو کون نجات دے گا۔

وجود باری تعالی کے دلائل و براہین قرآنی

نمل:۶۰ آل‌عمران:۱۸احدید:۲۵

حرث واقعہ:۶۳

زمین اللہ کی، وسیلہ زراعت اللہ کے، بیج اللہ کا، پانی اللہ کا ہے:

[أَمَّنْ جَعَلَ الْأَرْضَ قَراراً وَ جَعَلَ خِلالَها أَنْهاراً وَ جَعَلَ لَها رَواسِيَ وَ جَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حاجِزاً أَ إِلهٌ مَعَ اللَّهِ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لا يَعْلَمُونَ]نمل:۶۱[أَمَّنْ يُجيبُ الْمُضْطَرَّ إِذا دَعاهُ وَ يَكْشِفُ السُّوءَ وَ يَجْعَلُكُمْ خُلَفاءَ الْأَرْضِ أَ إِلهٌ مَعَ اللَّهِ قَليلاً ما

تَذَكَّرُونَ]نمل۶۲ [أَمَّنْ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعيدُهُ وَ مَنْ يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّماءِ وَ الْأَرْضِ أَ إِلٰهٌ مَعَ اللَّهِ قُلْ هاتُوا بُرْهانَكُمْ إِنْ كُنتُمْ صادِقِين]نمل:۶۴[وَ مِنْ آياتِهِ أَنْ خَلَقَكُمْ مِنْ تُرابٍ ثُمَّ إِذا أَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُون]روم:۲۰[وَ مِنْ آياتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْواجاً لِتَسْكُنُوا إِلَيْها وَ جَعَلَ بَيْنَكُمْ مَوَدَّةً وَ رَحْمَةً إِنَّ في ذٰلِكَ لَآياتٍ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ]روم:۲۱[وَ مِنْ آياتِهِ خَلْقُ السَّماواتِ وَ الْأَرْضِ وَ اخْتِلافُ أَلْسِنَتِكُمْ وَ أَلْوانِكُمْ إِنَّ في ذٰلِكَ لَآياتٍ لِلْعالِمينَ]روم:۲۲[وَ مِنْ آياتِهِ مَنامُكُمْ بِاللَّيْلِ وَ النَّهارِ وَ ابْتِغاؤُكُمْ مِنْ فَضْلِهِ إِنَّ في ذٰلِكَ لَآياتٍ لِقَوْمٍ يَسْمَعُونَ]روم:۲۳[وَ مِنْ آياتِهِ يُريكُمُ الْبَرْقَ خَوْفاً وَ طَمَعاً وَ يُنَزِّلُ مِنَ السَّماءِ ماءً فَيُحْيي بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِها إِنَّ في ذٰلِكَ لَآياتٍ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ]روم:۲۴[وَ مِنْ آياتِهِ أَنْ تَقُومَ السَّماءُ وَ الْأَرْضُ بِأَمْرِهِ ثُمَّ إِذا دَعاكُمْ دَعْوَةً مِنَ الْأَرْضِ إِذا أَنْتُمْ تَخْرُجُونَ]روم:۲۵

قرآن کریم میں آیا ہے﴿ أَ فِي اللَّهِ شَكٌّ فاطِرِ السَّماواتِ وَ الْأَرْضِ ﴾ دنیا میں کوئی ایسی ہستی نہیں جس نے مکھی چیونٹی کو خلق کیا ہو یہ غذاء زمین سے کون اگاتے ہیں غرض منکرین خالق متعال کے پاس ذرہ یا حشیش برابر دلیل نہیں سوائے اس کے کہ ہم نے نہیں دیکھا ہے۔ ہم ان سے کہیں گے اگر تم کہتے ہو ہم نے دیکھا ہے تو وہ اللہ نہیں ہوگا خالق آسمان و زمین کے

بارے میں شک کی گنجائش نہیں جس طرح دن دھاڑے روشنی میں شک نہیں ہے، انسانوں کے مرنے کے بعد ایک اور عالم کا ہونا مثل وجود بارتعالیٰ دلائل لا تعد دلا تحصی۔

آخرت اُس لمحات سے شروع ہوتی ہے جب روح جسم سے نکلتی ہے پتہ نہیں چلتا کہاں گئی ہے، وہاں محسوسات ظاہری اور وسائل دوربین خورد بین کی رسائی بھی نہیں وہ غیب مطلق ہے۔اطاعت کرنے والے اور عصیان کرنے والے دونوں کیلئے دنیا مصیبتوں سے بھری ہوئی جگہ ہے۔دنیا معلوم ہے ہر انسان کی دو دنیا ہیں ایک دنیا حاضر ومشہود ہے جہاں وہ ہے اس کے مد بصر اس کی دنیا ہے، دوسری دنیا ان کے مایملک اور اولاد زوجہ ہے فی زمانہ ان کے نظروں میں آتی ہے ان کے ہونے پر یقین کامل اطمینان راسخ رکھتا ہے اس کے قبضے میں کتنی دنیا ہے وہ جانتے ہیں کیونکہ سب کی آنکھوں کے سامنے ہوتے ہیں دنیا بھی اسی طرح کی ہے اس میں اپنے حصے میں کتنا ہے ہر شخص جانتے ہیں کوئی چاہے جاہل واحمق کیوں نہ ہو اس کی ملکیت میں کتنے ہیں۔لیکن ایک دن سب چھوڑ کر قبر میں جانا ہے تمام مایملک کو چھوڑ کر دست خالی کسی کھڈے میں رکھ کر اوپر مٹی ڈالتے ہیں یا آگ میں جلاتے ہیں۔

قیامت وقوع ہونے تک برزخ میں رہیں گے انسان جب پیدا ہوا تو اس سے پہلے ذرات منتشر تھے ذرات سے نباتات بنے نباتات غذا حیوانات بنے بعض حیوانات غذا انسان بنتے ہیں اور انسان بنے، انسان

جب مرتا ہے روح نکلنے کے بعد اپنے پہلے عناصر کی صورت میں منتشر ہوتی ہے کیا یہ تحویلات تغیرات تبدیلات بغیر ارادہ و مشیت و حرکت دہندہ ہوتی ہیں غذاء سے خون اور خون سے نطفہ بنتا ہے صلب مرد سے رحم عورت جاتی ہے اور وہیں نشو و نما ہوتی ہے باہر پھر محدود مقررہ مدت میں ایک اور مخلوق کی شکل میں خوبصورت جسے دنیا اشرف المخلوقات کہتے ہیں وجود میں آتی ہے تم جو منکر حیات مابعد الموت ہیں اپنے مرضی سے آئے تھے اپنی مرضی سے چھٹی لے کے یا بغیر اجازت کے یہاں سے جاتے ہیں آپ جو یہاں ہیں کب سے ہیں؟ کون آپ کو لایا ہے؟ کیا آپ نے خود اپنے آپ کو پیدا کیا ہے؟ یا تخلیق کرنے والے نے خلق کیا ﴿وَ السَّماءِ وَ الطَّارِقِ ﴾ ﴿فَلْيَنظُرِ الْإِنسانُ مِمَّ خُلِقَ ﴾ ﴿خُلِقَ مِنْ ماءٍ دافِقٍ ﴾ پانی آسمان سے زمین میں کس نے برسایا ہے جب کائنات اللہ سبحانہ کی تخلیق ہے اس نے فرمایا ہے قیامت ہوگی ﴿كُلُّ مَنْ عَلَيْها فانٍ ﴾ ﴿وَ يَبْقى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلالِ وَ الْإِكْرامِ ﴾ اس ذوالجلال نے فرمایا ﴿إِنْ كُنتُمْ فى رَيْبٍ مِنَ الْبَعْثِ فَإِنَّا خَلَقْناكُمْ مِنْ تُرابٍ ﴾ آخرت دنیا کے بعد آئے گی اس حوالے سے آخرت مؤخر ہے ان دونوں میں رشتہ کیا ہے آپ کے پاس دونا قابل اجتماع تقابل ہیں ایک جمع اور ایک انخلاء ہے دنیا آخرت یکجا جمع ناممکن ہے لیکن آخرت کی طرف دنیا سے گزرے بغیر نہیں پہنچ سکتے ہیں دنیا مذرعۃ آخرت ہے اس حوالے سے دنیا میں قیام کے دوران آخرت بنانے کا حکم آیا ہے اس کی مثال کچھ اس طرح ہوسکتی ہے کوئی ملک کسی ملک سے

جنگ کر کے اسیر اپنے ملک لاتے ہیں انہیں کسی بڑے دریا کے کنارے پر چھوڑتے ہیں آپ یہاں بیٹھیں ہم آپ کے بارے میں تحقیقات کرتے ہیں امتحان لیں گے پھر دریا کے اس طرف جو شہر ہے عمارات نظر آتی ہیں وہاں منتقل کرتے ہیں تو یہاں پہلے سر چھپانے کی کوئی چھونپڑی بنائیں یہ جو کہتے ہیں کہ گھر ایک دفعہ بنانا ہے غلط ہے۔ اولاد بھی انسان ہے۔ باپ بھی انسان ہے۔ باپ کیوں اولاد کیلئے گھر بنائیں ان کی دنیا بنانے کی ذمہ داری باپ کی نہیں ہے۔ کیونکہ یہاں رہنا نہیں ہے تمام تر کوشش کریں اپنے کردار کو بے داغ بنائیں کیونکہ دنیا ہی میں آخرت کے لئے مقام منزل بنانے ہیں۔

اپنی آخرت عاقبت کے لئے کام کرنے والے حسب تعبیر قرآن کریم ﴿وَ قَلِيلٌ مِنْ عِبادِيَ الشَّكُورُ﴾ ہے۔

عالم خلق وتکوین میں زندگی گزارنے والی مخلوق شاید انسان و جن ہونگے جنوں کی ہمیں اتنی معلومات نہیں ہیں ہماری مسئولیت و ذمہ داری میں شامل بھی نہیں ہے انسانوں کے بارے میں دیکھنا ہوگا اگر حیات دنیا و آخرت دونوں سعادت مند نہیں بنا سکتے تو کم از کم حیات ابدی کو یقینی بنانا چاہیے

بقرہ: ۱۱۰ ﴿وَ أَقِيمُوا الصَّلاةَ وَ آتُوا الزَّكاةَ وَ ما تُقَدِّمُوا لِأَنْفُسِكُمْ مِنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِنْدَ الله﴾ زمر: ۵۳ ﴿قُلْ يا عِبادِيَ الَّذينَ أَسْرَفُوا عَلى أَنْفُسِهِمْ لا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَميعاً إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحيمُ﴾ ﴿يا أَيُّهَا

الَّـذيـنَ آمَـنـوا قُـوا أَنـفُـسَـكُـمْ وَ أَهْـليكُمْ ناراً وَقُودُهَا النَّاسُ وَ الْحِجارَةُ عَلَيْها مَلائِكَةٌ غِلاظٌ شِدادٌ لا يَعْصُونَ اللَّهَ ما أَمَرَهُمْ وَ يَفْعَلُونَ ما يُؤْمَرُونَ﴾ تحریم: ٦

وہاں کذب تہمت تقیہ توریہ دھوکہ دہی چور دروازے نہیں ہونگے۔ خطاب اس طرح ہوگا۔

﴿وَ لَقَدْ جِئْتُمُونا فُرادى كَما خَلَقْناكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَ تَرَكْتُمْ ما خَوَّلْناكُمْ وَراءَ ظُهُورِكُمْ وَ ما نَرى مَعَكُمْ شُفَعاءَكُمُ الَّذينَ زَعَمْتُمْ أَنَّهُمْ فيكُمْ شُرَكاءُ لَقَدْ تَقَطَّعَ بَيْنَكُمْ وَ ضَلَّ عَنْكُمْ ما كُنْتُمْ تَزْعُمُونَ﴾ انعام: ۹۴، ﴿إِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّماواتِ وَ الْأَرْضِ إِلاَّ آتِي الرَّحْمنِ عَبْداً﴾ مریم: ۹۳، ﴿وَ لَمْ أَدْرِ ما حِسابِيَهْ .وَ لا طَعامٌ إِلاَّ مِنْ غِسْلينٍ﴾ حاقه: ۳۶، ۲۶، ﴿هذا يَوْمُ لا يَنْطِقُونَ﴾ مرسلات: ۳۵ ﴿يَوْمَ لا يُغْني عَنْهُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئاً وَ لا هُمْ يُنْصَرُونَ﴾ طور: ۴۶، ﴿يَوْمَ لا يَنْفَعُ مالٌ وَ لا بَنُونَ .إِلاَّ مَنْ أَتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ سَليمٍ﴾ شعراء: ۸۸، ۸۹، ﴿لا يَسْبِقُونَهُ بِالْقَوْلِ وَ هُمْ بِأَمْرِهِ يَعْمَلُونَ﴾ انبياء: ۲۷

اثبات وجود باری تعالیٰ

[أَ فَرَأَيْتُمْ ما تُمْنُونَ] واقعہ: ۵۸ [فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسانُ مِمَّ خُلِقَ] طارق ۵ [أَمْ خُلِقُوا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ أَمْ هُمُ الْخالِقُونَ] طور: ۳۵ [وَ اللَّهُ أَخْرَجَكُمْ مِنْ بُطُونِ أُمَّهاتِكُمْ لا تَعْلَمُونَ شَيْئاً وَ جَعَلَ لَكُمُ

السَّمۡعَ وَ الۡأَبۡصارَ وَ الۡأَفۡئِدَةَ لَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُونَ] نحل:۷۸

نفع وضرر

انعام:۱۷، یونس:۱۰۷،انبیاء:۳۵، فاطر:۲، فتح:۱۱

قرآن کریم میں ایمان بخالق کونیات کے بعد ایمان بآخرت روز جزاء وسزاء پر ایمان اللہ سبحانہ کی توحید خالقیت کے بعد شہادت نبوت و رسالت محمدؐ کا اقرار واعتراف کرنا ہے، دونوں کے بارے میں اللہ نے قرآن کریم میں اپنی الوہیت وربوبیت پر ایمان کے بعد یوم آخرت پر ایمان لانا تشکیک ناپذیر گردانا ہے۔خود اپنی ذات کے بارے میں فرمایا﴿ أَ فِی اللّٰهِ شَكٌّ فاطِرِ السَّماواتِ وَ الۡأَرۡضِ ﴾ ایمان بآخرت کے بارے میں یوم لا ریب فیہ کہا ہے اس میں جائے شک وتر دید نہیں ہے قیام قیامت پر شکوک پھیلانے والوں کے لئے آیات محکمات قاطعات نازل کیں ہیں اسی لئے قرآن میں قیامت سے متعلق کثیر آیات محکمات قارعۃ قاطعہ صارخہ سخت سے سخت تر کلمات آئے ہیں منکرین کیلئے دردناک سزائیں رکھیں ہیں ان تمام دلائل و براہین کے باوجود ایمان بآخرت روکنے کا جرم و جنایت، شفاعت نشان مذاہب علیہ ماعلیہ بلا امتیاز وتفریق ہے۔قرآن کریم میں پہلے ایمان لانا ناگزیر ہے ایمان بغیر عمل صالح مفید نہیں ہے اسی طرح عمل صالح بغیر ایمان کامل مفید نہیں ہے جن چیزوں پر ایمان لانا آیات کثیرہ میں متعدد جگوں میں تکرار سے آیا ہے بقرہ:۱۷۷، ۲۵۶ ۲۸۵ عمران:۱۷۹، ۱۹۳ نساء: ۱۳۶، ۱۵۲، ۱۶۲ توبہ:۱۸، ۱۹ حدید:۷، ۸، ۱۹ مجادلہ:۲۲ صف:۱۱ تغابن:۸

،۱۱جن :۱۳، ایمان بملائکہ بقرہ :۱۷۷،۱۸۵نساء ۱۳۶۱ایمان بیوم آخرت بقرہ:۸،۶۲، ۱۷۷، ۲۲۸،۲۳۲،۲۶۴،عمران:۱۱۴نساء ۳۸،۳۹،۱۵۹ مائدہ: ۶۹ انعام:۹۲توبہ:۱۸،۱۹،۴۴،۹۹نمل:۳لقمان:۴سبأ ۲۱ مجادلہ:۲۲طلاق ۲:

علی امیر المومنین کو اسلام، قرآن اور حضرت محمد کے خلاف مثل قمیص عثمان استعمال کرنے والوں کے چہرے اور منہ سے نکلنے والے کلمات تفاسیر قرآن کے نام منتوجات فراساں کو تقدم بر قرآن دینے والے مشرکین جاہلیت ملحدین عصر معاصر ہمیشہ اسلام قرآن کے خلاف سرگرم ہونا اظہر من الشّمس ہے، دوسری طرف شیعہ سنی دو متضاد، دونوں مبدعات باطنیہ پر عمل پیرا ہیں۔

قارئین کرام سے دست بستہ مخلصانہ مشفقانہ خاضعانہ عرض گذار ہوں مکون کونیات کی طرف سے نازل کردہ ایک جامع و کامل اتم قرآن ہے جسکے ہدایات کے مجموعتین ایمانیات وتشریعیات ہیں لہٰذا اس بات کا خیال یا توجہ رکھیں دین کے مصطلحات قرآن کریم جو اللہ کا نازل کردہ ہے جسکی مصطلحات میں تمام باریکیوں کا خیال رکھا گیا ہے، اس میں کسی تغیر و تبدل کمی پیشی کا تصور اس کی طرف سے مبعوث نبی بھی مجاز نہیں ہیں۔قرآن کریم میں جن حقائق کو تسلیم کرنے اور خود کو اس کے پناہ میں دینے کو ایمان کہتے ہیں، کلمہ ایمان کسی موجود محسوس کے لئے استعمال نہیں ہوتا بلکہ وہ حقائق ماورائے محسوسات کے لئے مخصوص ہیں، وہ حس تجربے میں نہیں آتے ہیں لیکن دلائل

وبراہین کثیرہ قاطعہ سے ثابت ہیں۔ ایمانیات کا آغاز خالق انسان وخالق کونیات کو تسلیم کرنا ہے، انسان وجن یہ دونوں مخلوقات مکلّف من عند اللہ ہونے کی وجہ سے اللہ سبحانہ تعالیٰ نے سلسلہ انبیاء ومرسلین کو مبعوث کیا کہ انسان کو بتائیں کہ تمام جن وانس اس دنیا سے جانے کے بعد ایک اور عالم میں منتقل ہونگے جہاں ان کا حساب لیں گے، آیا دنیا میں کیا عمل کرتے تھے، ہماری ہدایت پر عمل کرتے تھے یا نہیں؟ نہ کرنے والوں کیلئے دار سزاء بنام جھنم جحیم بنائی جہاں انھیں پھینکیں گے۔

انسان کی غرض وغایت خلقت سے متعلق ایک سلسلہ آیات میں فرمایا ہے ہم نے آسمان وزمین کو بے مقصد بچگانہ خلق نہیں کیا ہے ایسا گھر نہیں بنایا جیسے بچے اپنے گھر بنا کر پھر توڑ دیتے ہیں۔ ایک آیت میں فرمایا ہے ہم نے بے مقصد بے ہدف خلق نہیں کیا ہے تو کائنات کے وجود کے علاوہ نظم کائنات بتاتے ہیں خالق کائنات نے کائنات اور انسان کو اعلیٰ وارفع اہداف عالیہ کے لئے خلق کیا وہ ہدف انسان اللہ کے حکم کے مطابق زندگی گزاریں اس کے مخالفین کیلئے آخرت میں دردناک عذاب ہوگا بلکہ انسان مطیع وفرمانبردار تابع داراور سرکش عاصی اس کی الوھیت وربوبیت کو تسلیم کرنے والوں کو ایک اور عالم میں منتقل کریں یہاں جو انسان اپنی تاریخ میں دیگر انسانوں پر مظالم ڈھاتے ہیں ان کی عدالت نہیں ہوئی ہیں اللہ کی الوھیت کو ماننے والوں پر منکرین اللہ نے مظالم کے پہاڑ گرائے ہیں منکرین اللہ کے علاوہ معین الوہی ناسخین شریعت نے بھی ضعیفوں پر ظلم وتعدی تجاوز کیا ہے اوران

کو ابھی تک عدالت نہیں ملی ہے جنا یتکاروں کو سزا نہیں دی کیونکہ یہاں تکلیف ہے عدالت آگے ہوگی کیونکہ زمان ومکان تکلیف عدالت پذیر نہیں عدالت وہاں ہوگی جب تکلیف سے فارغ ہونگے ،جب تک زندہ ہیں اس کے احکامات کو بجالانا ہے اگر کوئی ایسا دن انسان مؤمن کے لئے نہ ہوتو اس خلقت کا صحیح ہدف نہیں ہونگے نعوذ باللہ لھوولعب ہوگا، منکرین اللہ کے علاوہ مدعین اللہ منافقین بن کے اللہ کی الوھیت اور ربوبیت کا منکر بناتے ہیں اور دار آخرت دار جزاء سے روگردانی کرتے ہیں۔قرآن کریم میں انسان ایک اعلی وارفع اھداف کے لئے خلق ہوا ہے، مظلوموں کو عدالت ملے گی اس کے لئے قرآن کریم کی بہت سی آیات آئی ہیں۔

قرآن میں قرآن

﴿شَهرُ رَمضانَ الَّذی أُنزِلَ فیهِ الْقُرآن﴾ بقره :۱۸۵ ﴿أَفَلا یَتَدَبَّرُونَ الْقُرآنَ﴾ نساء: ۸۲ ﴿وَ إِنْ تَسْئَلُوا عَنْها حینَ یُنَزَّلُ الْقُرآنُ تُبْدَ لَکُم﴾ مائده : ۱۰۱ ﴿وَ أُوحِیَ إِلَیَّ هذَا الْقُرآنُ﴾ انعام : ۱۹ ﴿وَ إِذا قُرِءَ الْقُرآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ﴾ اعراف : ۲۰۴ ﴿وَعْداً عَلَیْهِ حَقًّا فِی التَّوْراةِ وَ الْإِنْجیلِ وَ الْقُرآن﴾ توبه : ۱۱۱ ﴿قالَ الَّذینَ لا یَرْجُونَ لِقاءَنَا ائْتِ بِقُرآنٍ غَیْرِ هذا﴾ یونس : ۱۵ ﴿وَ ما کانَ هذَا الْقُرآنُ أَنْ یُفْتَری مِنْ دُونِ اللَّهِ﴾ یونس : ۳۷ ﴿وَ ما تَتْلُوا مِنْهُ مِنْ قُرآنٍ﴾ یونس: ۶۱ ﴿فَإِذا قَرَأْتَ الْقُرآن﴾ نحل : ۹۸

۲۔ الکتاب

﴿ذٰلِکَ الْکِتابُ لا رَیْبَ فیہ﴾بقرہ : ۲ ، ﴿وَ یُعَلِّمُھُمُ الْکِتابَ وَ الْحِکْمَۃَ وَ یُزَکِّیھِمْ﴾ ۱۲۹ ،﴿وَ یُعَلِّمُکُمُ الْکِتابَ وَ الْحِکْمَۃَ﴾ ۱۵۱ ،﴿وَ ما أَنْزَلَ عَلَیْکُمْ مِنَ الْکِتابِ وَ الْحِکْمَۃِ﴾ ۲۳۱ ﴿نَزَّلَ عَلَیْکَ الْکِتابَ بِالْحَقِّ﴾عمران : ۳ ، ﴿ھُوَ الَّذی أَنْزَلَ عَلَیْکَ الْکِتاب﴾ ۷ ﴿إِنَّا أَنْزَلْنا إِلَیْکَ الْکِتابَ بِالْحَق﴾ نساء :۱۰۵ ،﴿وَ أَنْزَلَ اللّٰہُ عَلَیْکَ الْکِتابَ وَ الْحِکْمَۃَ ﴾ ۱۱۳ ،﴿وَ ما یُتْلی عَلَیْکُمْ فِی الْکِتاب﴾ ۱۲۷ ﴿مِمَّا کُنْتُمْ تُخْفُونَ مِنَ الْکِتابِ ﴾ مائدہ:۱۵ ، ﴿وَ أَنْزَلْنا إِلَیْکَ الْکِتابَ بِالْحَق﴾۴۸﴿وَ ھٰذا کِتابٌ أَنْزَلْناہُ مُبارَکٌ﴾انعام:۹۲ ، ﴿ ھُوَ الَّذی أَنْزَلَ إِلَیْکُمُ الْکِتابَ مُفَصَّلاً﴾ ۱۱۴ ،﴿وَ ھٰذا کِتابٌ أَنْزَلْناہُ مُبارَکٌ فَاتَّبِعُوہُ﴾ ۱۵۵ ﴿کِتابٌ أُنْزِلَ إِلَیْکَ﴾اعراف:۲ ، ﴿وَ الَّذینَ یُمَسِّکُونَ بِالْکِتاب﴾ ۱۷۰ ،﴿إِنَّ وَلِیِّیَ اللّٰہُ الَّذی نَزَّلَ الْکِتاب﴾ ۱۹۶ ﴿ بَعْضُھُمْ أَوْلی بِبَعْضٍ فی کِتابِ اللّٰہِ﴾ انفال :۷۵ ﴿اثْنا عَشَرَ شَھْراً فی کِتابِ اللّٰہِ﴾ توبہ :۳۶﴿الر تِلْکَ آیاتُ الْکِتابِ الْحَکیم﴾ یونس: ۱ ﴿الر کِتابٌ أُحْکِمَتْ آیاتُہُ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَدُنْ حَکیمٍ خَبیرٍ﴾ھود: ۱ ﴿الر تِلْکَ آیاتُ الْکِتابِ الْمُبینِ ﴾ یوسف: ۱ ﴿ تِلْکَ آیاتُ الْکِتابِ وَ الَّذی أُنْزِلَ إِلَیْکَ﴾

رعد: ۱ ﴿کِتابٌ أَنزَلناهُ إِلَیکَ﴾ ابراهیم : ۱ ﴿الر تِلکَ
آیاتُ الکِتابِ وَ قُرآنٍ مُبینٍ﴾ حجر : ۱ ﴿وَ ما أَنزَلنا عَلَیکَ
الکِتابَ﴾ نحل : ۶۴ ﴿تَنزیلُ الکِتابِ مِنَ اللّٰهِ العَزیزِ العَلیمِ﴾
غافر : ۲ ﴿الحَمدُ لِلّٰهِ الَّذی أَنزَلَ عَلی عَبدِهِ الکِتابَ ﴾ کهف
: ۱ ، ﴿وَ اتلُ ما أُوحِیَ إِلَیکَ مِن کِتابِ رَبِّکَ﴾ ۲۷ ﴿وَ
اذکُر فِی الکِتابِ مَریَمَ﴾ مریم: ۱۶ ، ﴿وَ اذکُر فِی الکِتابِ
موسی﴾ ۵۱ ﴿تِلکَ آیاتُ الکِتابِ المُبینِ﴾ قصص: ۲ ﴿وَ
کَذلِکَ أَنزَلنا إِلَیکَ الکِتابَ﴾ عنکبوت :۴۷ ،﴿ أَنّا أَنزَلنا
عَلَیکَ الکِتابَ یُتلی عَلَیهِم﴾ ۵۱ ﴿تِلکَ آیاتُ الکِتابِ
الحَکیمِ﴾ لقمان : ۲ ﴿تَنزیلُ الکِتابِ لا رَیبَ فیهِ مِن رَبِّ
العالَمینَ﴾ سجده: ۲ ﴿وَ الَّذی أَوحَینا إِلَیکَ مِنَ الکِتابِ هُوَ
الحَقُّ﴾ فاطر: ۳۱ ﴿کِتابٌ أَنزَلناهُ إِلَیکَ مُبارَکٌ﴾ ص : ۲۹
﴿کِتابٌ فُصِّلَت آیاتُهُ قُرآناً عَرَبِیًّا﴾ فصلت :۳، ﴿وَ إِنَّهُ
لَکِتابٌ عَزیزٌ﴾ ۴۱ ﴿قُل آمَنتُ بِما أَنزَلَ اللّٰهُ مِن
کِتابٍ﴾ شوری :۱۵ ﴿وَ الکِتابِ المُبینِ ﴾ زخرف : ۲ ﴿وَ
الکِتابِ المُبینِ﴾ دخان : ۲ ﴿تَنزیلُ الکِتابِ مِنَ اللّٰهِ العَزیزِ
الحَکیمِ ﴾ جاثیه : ۲ ﴿تَنزیلُ الکِتابِ مِنَ اللّٰهِ العَزیزِ الحَکیمِ﴾
احقاف : ۲ ،﴿ وَ هذا کِتابٌ مُصَدِّقٌ لِساناً عَرَبِیًّا﴾ ۱۲

سب سے زیادہ معروف ومشہور اسماء قرآن وکتاب ہیں

۱۔حافظات قرآن ۲۔تدوین کتابت
دونوں ایک دوسرے سے مربوط جمع کئے ہیں
۲۔احسن الحدیث ﴿اللّٰهُ نَزَّلَ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتابا﴾زمر: ۲۳
۳۔برہان ﴿يا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جاءَكُمْ بُرْهانٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَ أَنْزَلْنا إِلَيْكُمْ نُوراً مُبِينا﴾نساء: ۱۷۴
۴۔بشریٰ ﴿قُلْ مَنْ كانَ عَدُوًّا لِجِبْرِيلَ فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلى قَلْبِكَ بِإِذْنِ اللَّهِ مُصَدِّقاً لِما بَيْنَ يَدَيْهِ وَ هُدىً وَ بُشْرى لِلْمُؤْمِنِينَ﴾ بقرہ: ۹۷، ﴿قُلْ نَزَّلَهُ رُوحُ الْقُدُسِ مِنْ رَبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِينَ آمَنُوا وَ هُدىً وَ بُشْرى لِلْمُسْلِمِينَ﴾ نحل: ۱۰۲
۵۔بصائر ﴿ هذا بَصائِرُ مِنْ رَبِّكُمْ﴾اعراف: ۲۰۳ ﴿هذا بَصائِرُ لِلنَّاسِ﴾ جاثیہ: ۲۰
۶۔البلاغ ﴿هذا بَلاغٌ لِلنَّاس﴾ ابراهيم: ۵۲
۷۔البیان ﴿هذا بَيانٌ لِلنَّاس﴾ آلعمران: ۱۳۸
۸۔تبیان ﴿ وَ نَزَّلْنا عَلَيْكَ الْكِتابَ تِبْياناً﴾ نحل: ۸۹
۹۔تذکر ﴿ ما يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَنْ تَذَكَّرَ ﴾ فاطر: ۳۷
۱۰۔تنزیل ﴿وَ إِنَّهُ لَتَنْزِيلُ رَبِّ الْعالَمِينَ﴾ شعراء: ۱۹۲ ﴿تَنْزِيلَ الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ﴾ يسٰ: ۵
۱۱۔حبل اللہ ﴿وَ اعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ﴾ آلعمران: ۱۰۳
۱۲۔الحدیث ﴿ إِنْ لَمْ يُؤْمِنُوا بِهذَا الْحَدِيثِ﴾ كهف: ٦

١٣۔الذکر﴿ وَ الذِّکْرِ الْحَکِیمِ ﴾آلعمران :٥٨ ﴿وَ قَدْ آتَیْنَاکَ مِنْ لَدُنَّا ذِکْرا﴾ طهٰ : ٩٩

١٤۔الرحمۃ ﴿ فَقَدْ جاءَ کُمْ بَیِّنَةٌ مِنْ رَبِّکُمْ وَ هُدیً وَ رَحْمَة﴾ انعام :١٥٧

١٥۔روح﴿وَ کَذلِکَ أَوْحَیْنا إِلَیْکَ رُوحاً مِنْ أَمْرِنا﴾شوری :٥٢

١٦۔عربی﴿إِنَّا أَنْزَلْناهُ قُرْآناً عَرَبِیًّا ﴾یوسف:٢ ﴿وَ هذا لِسانٌ عَرَبِیٌّ مُبِینٌ﴾ نحل:١٠٣

تعریف قرآن کریم

قرآن کریم کی تعریفات مختلف متعدد زاویات سے کی گئی ہیں:

١۔ پہلے مرحلے میں عوامی تعریف ہے کہ کتاب اللہ کے حکم سے لوح محفوظ سے امین وحی جبرئیل نے چالیس عام الفیل رمضان کے مہینے میں غار حراء میں حضرت محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب پر پہلی بار پہلی پانچ آیات سورہ علق کی نازل ہوئیں پھر بطرزِ تنزیل تھوڑا تھوڑا کر کے ٢٣ سال میں مکمل ہوا۔ ٦١٠ء سے شروع ہو کر ٦٣٢ء تک مکمل ہوا۔ اسکے کل ١١٤ سورے اور ٦٢٣٦ آیات ہیں ٧٧٨٤٥ کلمات اور ٣٢٣٠٧٣ حروف ہیں۔ قرآن کریم کیلئے چندیں اسماء وصفات آئے ہیں مشہور ومعروف ترین اسماء قرآن اور کتاب ہیں جو زیادہ تکرار کے ساتھ آئے ہیں وہ قرآن اور کتاب ہیں، جو ارفع داسمی میں سے ہے نازل من السماء کتب وصحف میں سے جامع و کامل

واضح ومبرہن ومتحدی جن وبشر ہے، یہاں تحدی تنہا سجع لفظی میں نہیں بقول جن کے آنکھوں و دل میں ناگوار دل خراش گزرتا ہے جو کہتے ہیں کہ تحدی قرآن فصاحت وبلاغت میں ہے جبکہ ایسا نہیں بلکہ قرآن کریم تحدیات کثیرہ کا حامل ہے جس میں اخبار غیبی گذشتہ من لدن خلقت آدم وحواء بلکہ اس سے پہلے خلقت کائنات واخبار آئندہ وبعداز انقضاء عالم سقوط کہکشاں وایجاد عالم وسیع وعریض سزا و جزاء کے بارے میں بطور تفصیل آئی ہے خاص کر آئین سعادت ساز دنیا وآخرت بھی تا قیام قیامت ہر زاویے سے متحدی ہے۔ دوسری جہت اعداء عنود وکنود ولدود وجھول عصر نزول قرآن کریم والوں نے کی ہے تعریفات اعداء جھول مجھول وکفور مذموم منفور برائیوں سے بھرے فضائل کرائم سے خالی عاری تعریف اعداء مشرکین کے دلوں کو لاحق انواع بغض وعناد کینہ دوزی حسادت کے الفاظ سے قرآن کریم کی اہانت جسارت کی ہے۔ قرآن کریم نے ان کے کلمات کو کچھ اس طرح بیان کیا ہے:

مشرکین عصر نزول والوں کی تعریف

پرانے دور کے قصہ کہانیاں ہیں۔

۱۔اساطیر﴿ إِنْ هذا إِلَّا أَساطيرُ الْأَوَّلينَ﴾ انعام:۲۵
﴿ مِثْلَ هذا إِنْ هذا إِلَّا أَساطيرُ الْأَوَّلينَ﴾ انفال: ۳۱
﴿وَ إِذا قيلَ لَهُمْ ما ذا أَنْزَلَ رَبُّكُمْ قالُوا أَساطيرُ الْأَوَّلين﴾ نحل : ۲۴﴿وَ قالُوا أَساطيرُ الْأَوَّلينَ اكْتَتَبَها﴾ فرقان : ۵﴿إِذا تُتْلى عَلَيْهِ آياتُنا قالَ أَساطيرُ الْأَوَّلين﴾ سورہ قلم : ۱۵﴿إِذا تُتْلى

عَلَيۡهِ آياتُنا قالَ أَساطيرُ الۡأَوَّلين﴾مطففين : ۱۳
۲۔اضغاث احلام﴿بَلۡ قالُوا أَضۡغاثُ أَحۡلامٍ بَلِ افۡتَراه﴾انبياء:۵
۳۔جھوٹ تہمت افک
﴿وَ قالُوا ما هذا إِلَّا إِفۡكٌ مُفۡتَرى﴾ سباء : ۴۳
﴿ هذا إِفۡكٌ قَديمٌ ﴾ احقاف : ۱۱
۴۔سحر جادو ہے
﴿ أَ فَتَأۡتُونَ السِّحۡرَ وَ أَنۡتُمۡ تُبۡصِرُونَ﴾ ابنياء : ۳
﴿ إِنۡ هذا إِلَّا سِحۡرٌ مُبينٌ﴾ سباء : ۴۳
﴿وَ قالُوا إِنۡ هذا إِلَّا سِحۡرٌ مُبين﴾ صافات :۱۵
﴿وَ لَمَّا جاءَهُمُ الۡحَقُّ قالُوا هذا سِحۡر﴾ زخرف : ۳۰
﴿وَ إِذا تُتۡلى عَلَيۡهِمۡ آياتُنا بَيِّناتٍ قالَ الَّذينَ كَفَرُوا لِلۡحَقِّ لَمَّا جاءَهُمۡ هذا سِحۡرٌ مُبين﴾ احقاف: ۷
﴿وَ يَقُولُوا سِحۡرٌ مُسۡتَمِرٌّ﴾ سوره قمر : ۲
﴿فَقالَ إِنۡ هذا إِلَّا سِحۡرٌ يُؤۡثَرُ﴾ مدثر : ۲۴
﴿ قالُوا هذا سِحۡرٌ مُبينٌ ﴾صف:٦
۵۔شعر

دور جاہلیت کے مشرکین معاندین اسلام وقرآن کے نزدیک صاحبان مقام ومنزلت کیلئے شعر گوئی نامناسب ناروا عمل تھا اسی لئے انہوں نے اللہ رب العزت کے کلام کو شعر بتایا ہے لیکن عصر جاہلیت جدید کے فضلاء اعلیٰ

علماء کے نزدیک بغض دین بغض قرآن خاتم النبیین بعض امیر المومنین کو شاعر بتایا ہے۔انھون نے اپنی تفاسیر اور تالیفات میں علی کو بھی شاعر بتایا ہے جبکہ شعر کے بارے میں آیا ہے:

﴿وَ ما عَلَّمْناهُ الشِّعْرَ وَ ما يَنْبَغِي لَهُ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ وَ قُرْآنٌ مُبِينٌ﴾ یٰس: ۶۹

﴿وَ ما هُوَ بِقَوْلِ شاعِرٍ قَلِيلاً ما تُؤْمِنُونَ﴾ حاقة : ۴۰ ، ۴۱

۶۔قول کاھن

﴿وَ لا بِقَوْلِ كاهِنٍ قَلِيلاً ما تَذَكَّرُونَ﴾ الحاقة : ۴۰ تا ۴۲

مشرکین عصر رسالت جو بعد میں تسلیم رسالت حضرت محمدؐ ہوئے تو نافذ کنندہ احکام قرآن ہوئے۔وہ قرب وجوار میں پائے جانے والے یہودی صلیبیوں مجوسیوں سے مسلسل جنگ اور پرچم اسلام لہراتے رہے۔

لیکن اعدی عدولدود والکنو دضد ادیان سماوی ضد شرف وکرامت انسانیت محلل نکاح محرمات مائیں بہنیں بیٹیاں اور دیگراں میں تمیز ختم کرنے کے داعیان مجوسیان فارس مقیم عراق کوفہ وبصرہ میں ضد اسلام قیام کرنے لگے، بعض نے خود کو امام صادق کے اصحاب گردان کر ضد اسلام روایات جعل کیئں ،انھوں نے تمام ابعاد اسلامی از جہات اربعہ قرآن ومحمد کے قیام کردہ حدود کو مسمار کیا،انھوں نے قرآن ومحمد کو چھوڑ کر اپنے خودساختہ اہل بیت جعل کر کے انھیں قرآن کے اوپر چڑھایا کبھی حضرت علی کے نام سے کبھی زہرا

مرضیہ کے نام سے کبھی حضرات حسنین کے نام سے قرآن و محمد کی اہانت و جسارت کرنے لگے۔ حضرت جعفر صادق جو ہر قسم کے اجتماعی و سیاسی علمی و دینی سرگرمیوں سے دور خانہ نشین رہے انھیں بانی مذہب جعفر صادق گردانئے لگے اور انکا چار ہزار شاگرد چار سو کتابوں کے دعوی کا پتلا جل کر خاکستر ہو گیا۔

شعر گوئی دور جاہلیت میں جہاں اپنی عروج پر پہنچی تھی اس وقت بھی یہ عمل بے فعل اوباش گردانا جاتا تھا لہذا مشرکین نے حضرت محمدؐ کو شاعر کہا جبکہ اللہ نے سورہ یسین: ۶۹ میں مشرکین کے اس قول کو رد کر کے فرمایا قرآن شعر نہیں ہے اور ہمارے نبی کو شعر گوئی زیب نہیں دیتی ہے۔ نبی کریم نے حضرت علی کو شعر گوئی کی اجازت نہیں دی لیکن اس شعر کو علی و زہراء و حسنین کے نام سے مجوس دور آل بویہ کی بدعت چلا رہے ہیں۔

بطولات المعاصر باطنیہ

اعدی عدو عنود و کنود و غشوم قرآن عظیم محزب احزاب ضد ادیان ضد فضائل و شرافت سعادت و کرامت ناسخ شریعت غراء قرآن ابطال قرآن ابطال نبوت و رسالت اہانت و جسارت کرنے والوں نے کثیر مضحکہ وافسانہ سازی کے ذریعے چند احکام قرآنیہ بیان کیے گئے ہیں یہاں ان سطورات میں چند نمونہ پیش کریں گے۔

۱۔ آیات کثیرہ میں امنوا باللہ والیوم الاخر امنو بما انزل الیک و ما انزل من قبلک امنوا بالملائکہ سے عدول کر کے کلمۂ اعتقاد سامنے لائے تا کہ تمام

قسم کی بت پرستی جاہلیت اولی کوعقائد میں گنایا جائے چنانچہ ایمان بیوم ایمان بیوم سزاء وجزاء کی جگہ خود ساختہ سزاء وجزاء کارخانہ بنایا۔

۲۔قرآن کریم میں انبیاء کی نشانی کوآیات بتایا ہےلیکن انھوں نے ان کی نبوت کومتزلزل کرنے کیلئے سبحانی مغنیہ مجلسی کاظم زادہ اورر ےشہری نے معجزات غیر محدود لا تعدد ولا تحصی بتائے ہیں،خوارق العادت کے کارخانے بنائے ہیں اورلوگوں کو ہدایت راہ مستقیم سے منحرف کیا ہے

۳۔قرآن میں انبیاء کیلئے اصطفی اجتبی آیا ہے کہیں بھی کلمہ عصمت نہیں آیا ہے،عصمت از خطاء نسیان خلاف خلقت انسان ہے انسان مادہ نسیان سے بنا ہےانسان کا بہت چیزوں میں نسیان ہونا اللہ کی نعمت ہے لیکن انھوں نے امت میں فتنہ فساد جنجال جاری رکھنے کیلئے یہ کلمۃ استعمال کیا۔

۴۔ختم نبوت پرآیات کثیرہ آئی ہیں دین اسلام دین آخری قرآن کتاب آخری نبوت آخری نبوت خاتمیت ہے لیکن عمائدین گذشتہ وحاضر باطنیہ نے امامت کوتداوم نبوت بتایا ہے۔

۵۔قرآن واسلام حضرت محمد کے یاران وشیدایان شاغفین و عاشقین کے دل کلیجہ کباب کرنے والے مذاہب کے سرپرست باطنیہ ہیں۔ قرآن اورحضرت محمد کے مدفون کردہ افتخار عشائر وقبائل کودوبارہ زندہ کرکے اہل بیت وضع کئے اور ہرایک حلیہ دار بنی ہاشم کواٹھایا۔امثال منذر بن جارود ،جابر بن جعفی مغیرہ عجلی ابی الخطاب اسدی میمون دیصانی اوراس کے فرزند عبداللہ دیصانی نے کلی طور پر دین کوتہہ وبالا یمین وشمال ہوامیں اڑانے کا

عزم وارادہ رکھنے والے ہیں۔

ہم جب یہاں ملک کے اندر قائم درسگاہوں اور مراکز علمیہ حوزات علمیہ کے اساتید بزرگ کے شان شایان القابات کے ساتھ نام نہیں لیتے کیونکہ میں علمِ علماء کی فضیلت کا قائل نہیں ہوں جن علوم کو انھوں نے پڑھا وہ علوم عربیہ، صرف ونحو، منطق، فقہ و اصول فقہ موضوعات دینی کے نام سے شعوبین فارس فلسفہ ان کے مبدعین سب ضد اسلام تھے۔ نیز اب علماء کے اہداف علوم ریاضت اللہ، خوف قیامت نظروں میں نہیں رہے بلکہ تمام علماء بغیر استثناء کی رضایت وخوشنودی عوام الناس کی پسند اور ناپسند رہتی ہے، اسی کو مصطلح قرآن میں شرک اور مصطلح جدید میں سیاست کہتے ہیں نیز علم بھی کمائی تعیش زندگی کے وسائل سے لبریز ہے لہٰذا جس کے پاس جو علم ہے اسی تناسب سے مصروف اور حق زحمت حاصل کر رہے ہیں علم زیادہ ارزش نہیں رکھتے ہیں فضیلت علم کے بارے میں وارد روایات کو تخریج موضوعات مدخولات کو خارج کیا ہے چونکہ علم کے دو مصداق چل رہے ہیں علوم دنیوی جیسے ڈاکٹر مھندس وکیل سیاستدان اساتید درسگاہیں اپنے حق زحمت سے زیادہ کماتے ہیں دوسرا بدشکل بدصورت سیاہ لڑکے کو یوسف کہنے جیسا ہے۔ علم دین جس کے دو ہی مصدر ہیں اصل واقعی غلاظتوں سے پاک قرآن کریم ہے جس طرح معتوب ملازم کو کان پکڑ کر باہر نکالتے ہوئے قرآنی دفعات کو نازیب کر کے درسگاہوں سے بدر کیا ہے۔ انھوں نے اپنی مبدعات کو شامل کرنے کیلئے تفاسیر لکھیں جو سراسر قرآن سے متصادم ہیں۔ رسول اللہ جب

مدینہ میں تشریف فرما ہوئے آپ کیلئے تکیہ عمامہ نہیں ہوتے تھے باہر سے آنے والے پوچھتے تھے آپ میں سے کون حضرت محمدؐ ہیں لیکن انکے نام کے ساتھ حجت اللہ کہتے ہیں۔ جبکہ نساء ۱۶۵ میں حجت، اللہ اور حضرت محمد پر ختم ہے۔

ہمارے انگشت نما علماء عمائد مسائل شریعت میں مجرمین سے استناد کرتے ہیں۔ مرتضی مطہری نے انقلاب مہدی میں لکھا ہے اقوام وملل دنیا ہمیشہ ایک مہدی کے منتظر تھے جبکہ مغیرہ عجلی نفس زکیہ کی مہدویت کے قائل، ابی الخطاب اسدی ابو اسماعیل امام جعفر صادق کے منتظر اور محمد نصیر نمیری امام حسن کے فرزند کے منتظر تھے۔ اسی طرح انھوں نے اپنی کتاب حقوق المراۃ میں جواز متعہ کیلئے فتویٰ برٹرینڈ رسل ملحد سے دیا۔ آغائے شیخ محمد حسین نے اصل واصول شیعہ میں متعہ کو اصول شیعہ گردانا ہے جبکہ یہ اصول زواج سے خارج ہے اور زناء ہے، اس کے بارے میں فتاوی ملحدین سے استناد کیا ہے نکاح متعہ یا نکاح موقت کا معنی زنا ہی ہے محدث نوری کی کتاب رب الارباب قرآن کریم کی تحریف پر لکھی لیکن انھیں بڑی تجلیل دی گئی ہے۔ انکے نزدیک بے اسناد حکم جاری کرنا اجتہاد ہے۔

آغائے محمد حسین کاشف الغطاء اور محمد باقر الصدر سے امام مہدی منتظر کے بارے میں پوچھا گیا تو دونوں نے جواب دیا اگر اللہ زندہ رکھنا چاہے تو رکھ سکتا ہے لیکن سوال ہوگا کہ بارہ سو سال غائب رکھنے کی کوئی منطق نہیں بنتی ہے، حجت غائب ہونے سے حجت نہیں بنتی نیز قرآن میں آیا ہے حضرت محمد

کے بعد کوئی حجت نہیں ہے۔ دوسرا آپکو کیسے پتہ چلا کہ اللہ نے یہ چاہا ہے؟ یہاں انکا جواب علمی نہیں بلکہ ٹرکھانے کیلئے جواب دیا جاتا ہے۔ آغائے باقر الصدر نے لکھا ہے پیغمبر کے زمانے میں بعض تابع نص تھے لیکن ان کے مقابل بعض تابع اجتہاد تھے ہمارے مذہب میں اجتہاد نہیں ہے لیکن آخر میں وسیع اجتہادی اختیارات کے قائل ہیں۔

آغائے خوئی نے البیان میں آیات منسوخہ کی نفی کی ہے لیکن متعہ کو صحیح مسلم کی احادیث سے جائز قرار دیا ہے جو کہ تیسری صدی میں جمع کی گئی، جبکہ حدیث سے کوئی حکم شرعی ثابت نہیں ہوتا ہے کیونکہ حکم اللہ کا ہے اور نبی از خود حکم صادر کرنے کا حق نہیں رکھتے جیسے آیات يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ، اس کے علاوہ آپ کے فتاویٰ واضح میں امامت کو تداوم نبوت لکھا ہے جو ختم نبوت سے متصادم ہے۔ آغائیصدر نے فتاویٰ واضحہ میں بہت سی نمازیں واجب نفلیات بیان کیں ہیں جن کی اسناد قرآن و نبی کریم سے نہیں پیش کر سکتے۔

احادیث میں شامل احادیث موضوعۃ نکالنے والوں امثال ابن جوزی وغیرہ نے فضیلت علم و علماء کو احادیث موضوعہ گردانا ہے۔ حوزہ علمیہ کے افاضل نے ہمارے حوالے سے درست تشخیص دی کہ آپ دروس حوزہ میں فیل ہیں، انھیں حق و باطل بیان کرنے، خیر و شر، حلال وحرام بتانے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ انکی یہ بات سو فیصد درست ہے کیونکہ میں بھی دین پڑھنے گیا تھا نہ کہ اصول فلسفہ کلام پڑھنے گیا تھا، میں نے امتیازات علماء بھی

حاصل نہیں کیئے اسی لئے نفرت وکراہت کی وجہ سے آخر میں اس لباس سے کو اتار پھینکا تھا کیونکہ خرافات ضد اسلام کو عین دین قرار دینا برداشت سے باہر ہو گیا تھا۔

عزاداری امام حسین کے قواعد و اصول تحت اجازت نہیں دی جاتی لیکن اس پر اور متعہ پر اجر وثواب ملے گا لیکن کون دیگا؟ آغا جواد مغنیہ جعفر سبحانی رے شہری کاظم زادہ سید جعفر عاملی لبنانی نے اساسیات باطنیہ کے استحکام کی خاطر اساس قرآن ومحمد کو جہاں موقع محل ملا مشکوک مخدوش کرنے کی بھرپور کوشش کی ہے۔ آغائے عارف حسینی نے کہا عورت سربراہ بن سکتی ہے۔ آغائے ساجد نے کہا داڑھی والوں کو حکومت بنانے نہیں دینی چاہیے۔ بلتستان کے مقدس نما علماء و آغائے شیخ محمد غروی کے نزدیک کیمونسٹوں کی رکنیت میں شامل ہونا واجب ہے۔ علامہ مودودی نے ضیاء الحق کی اسلامی حکومت کے مقابل میں بین الاقوامی خواتین کی نمائندہ فاطمۃ جناح عورت کی حمایت کے علاوہ الحادیوں صلبیوں سے اتحاد یکجہتی کی حمایت کی تھی۔ ابوالحسن ندوی عالمی شہرت رکھنے والے نے شام میں منعقدہ کانفرنس میں کہا تھا میں پاکستان بننے کے خلاف ہوں، علماء دیوبند کی نمائندگی کرنے کے ساتھ ہندوستان کی نمائندگی کرتا ہوں۔ علمائے نجف و ایران نے مسلمانوں کی حمایت کی بجائے الحادیوں کا ساتھ دینے کا کہا۔ مولانا فضل الرحمٰن کی جماعت عمر بھر الحادیوں سے اتحاد میں کرتی آرہی ہے۔ علماء بلتستان ہمیشہ الحادیوں کے اتحادی رہنے کے علاوہ ان کی کامیابی کیلئے دعا

گوں رہے۔ مولانا قاضی حسین جماعت اسلامی کے سربراہ ہمیشہ جلسوں میں الحادیوں کے ساتھ ہوتے تھے۔

[لا تَجِدُ قَوْماً يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ يُوادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَ رَسُولَهُ وَ لَوْ كَانُوا آباءَهُمْ أَوْ أَبْناءَهُمْ أَوْ إِخْوانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ أُولئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمانَ وَ أَيَّدَهُمْ بِرُوحٍ مِنْهُ وَ يُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهارُ خالِدِينَ فِيها رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوا عَنْهُ أُولئِكَ حِزْبُ اللَّهِ أَلا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ] مجادلہ:۲۲

محمد فی القرآن الکریم

بزعم مذاہب وابستہ باطنیہ غاشیہ وغاستم ومستشرقین حاسدین قرآن و محمدؐ وکاتمین حقائق ساطعہ وقاطعہ قرآن ومحمد سے حسد سے لبریز مستشرقین رابطہ نسبی بین قرآن ومحمدؐ باطنیہ ومستشرقین عاجز وقاصر وذیل خوار ہے۔ نام محمدؐ پورے خطہ ارضی میں ہر لحظہ بلند ہونے کی وجہ سے کناقس باطنیہ کو چھپنے کی جگہ نہیں مل رہی ہے۔ دنیا میں ہر دو چیزوں میں ایک دوسرے سے رشتہ واضح ہونا ضروری ہے ورنہ حکم لقیطم لگے گا چنانچہ مدعین امامت والوں کا کیا حشر ہوا ہے؟ اثبات امامت کیلئے کثیر آیات قرآنیہ ڈالنے کے باوجود وہ نہ ابتداء امامت نہ انتہاء امام ثابت کر سکے، ان کے سلسلہ ناسخین شریعت دروزیہ فاطمین مصر اسماعیلیہ وقلعہ الموت وفرانس سے ثابت ہو گیا ہے اما نسب محمدؐ قرآن عظیم سے کس نوع کا ہے؟ اسی قرآن کریم میں تکرار سے واضح آیا ہے

محمد العمران ۱۴۲، احزاب ۴۰، فتح ۲۹، محمد ۲ واحمد صف ۶۔ اما القاب محمد، نبی اللہ یا ایھا المزمل، احزاب یا ایھا الرسول مائدہ ۶۸، کے القاب دیگران کیلئے ممدوح و مذموم دونوں ہوتے ہیں لیکن نام محمدؐ تاریخ بشریت ممتاز پسندیدہ نام ہے۔ اما القاب یا ایھا النبی یا ایھا الرسول عطائے ربانی ہیں، اس کے علاوہ قرآن کریم میں چار سورے مخصوص محمدؐ ہے، سورۃ الضحیٰ جو ابتداء بعثت میں نازل ہوئی اس محتویات کتنی محکم ہے۔ سورۃ الم نشرح۔ سورۃ النصر۔ سورۃ الکوثر آیات آپ سے مخصوص ''**انا و ارسلنا رحمۃ للعالمین**''۔ ''**ما کان محمد ابا احد من رجالکم**''۔ خاتم النبیین، اما آپ کی شاہد، آیت صف ۴۱ گواہ مرنے والے گواہ نہیں وہ ہمیشہ مادام الدنیا زندہ و تابندہ رہے گا۔ حجر ۹، کتاب محمدؐ کتاب دائم دین محمدؐ دین دائم۔

قرآن اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم

قرآن اور محمدؐ ایک دوسرے کے ساتھ لازم و ملزوم ہیں ایک دوسرے کے بغیر ادھورے اور نا تمام ہیں۔ قرآن کریم کے اتنی عظمت بزرگی جزابیت فصاحت و بلاغت طرابت ساعت میں اپنے عوج بلندی پر فائز ہے لیکن دنیا کی کسی بھی علمی شخصیت اجتماعی سیاسی شخصیت فلسفی ادبی شخصیت کی ہمت و جرأت نہیں ہوئی کہ یہ کتاب میری ہے میں نے لکھی ہے، کتاب عظیم ہو بے نظیر ہو کامل واتم ہو جاذبیت ہو لیکن کوئی مدعی نہ ہو تو یہ کتاب اعجوبہ بنے گی، کتاب بلا مؤلف بلا مصنف بلا مرتب تحقق پزیر نہیں ہوسکتی ہے۔ محمد مصطفیٰ کو بھی جرأت نہیں ہوئی کہ یہ کتاب میں نے لکھی لیکن محمد مصطفیٰ نے کہا یہ کتاب

میں نے لائی ہے، مجھے اللہ نے دی ہے مجھے جبرئیل امین نے دی ہے۔لہٰذا قرآن بغیر محمد کتاب ادھوری ہوتی ہے۔محمد جنھوں نے سرزمین مکہ میں اپنے چچا کے پاس یتیم وعیالت پرورش پانے والے تھے اور ہر قسم کے علم وھنر سے عاری تھے لیکن دعویٰ کیا مجھے اللہ نے منتخب کیا ہے، میں اللہ کی طرف سے نبی ہوں۔لیکن اس کا کیا ثبوت ہے؟ فرمایا میرے اوپر اللہ کی کتاب نازل ہوئی ہے چنانچہ رعد کی آخری آیت میں آیا ہے﴿وَ يَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَسْتَ مُرْسَلاً ﴾ کافرمنکرین کہیں گے آپ نبی نہیں ہیں آپ رسول نہیں ہیں آپ کی یہ دلیل کس منطق کس گواہ کے تحت کس ثبوت کے تحت تھی۔ اسکا جواب محمد نے نہیں دیا بلکہ جواب صاحب کتاب نے دیا، صاحب کتاب اللہ ہے چنانچہ اللہ نے فرمایا ان سے کہو ﴿قُلْ كَفَى بِاللَّهِ شَهِيداً بَيْنِي وَ بَيْنَكُمْ ﴾ میری اپنی کوئی حیثیت نہیں میں نے نبوت کی دعوی از خود نہیں کی ہے میرے نبی ہونے کی دلیل اللہ سبحانہ ہے﴿قُلْ كَفَى بِاللَّهِ شَهِيداً ﴾ اللہ سے کوئی نہیں پوچھ سکتا کہ محمد نبی ہیں یا نہیں۔لوگ کیسے جانیں تو خود آیت میں فرمایا﴿وَ مَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتابِ ﴾ جس کسی کے پاس اس کتاب کی ذرہ بھر شناخت ہوشناس ہوگا وہ جان لے گا یہ کتاب کتاب بشر نہیں ہے، بشر کی ساخت نہیں ہے، یہ کتاب رب عظیم ہے۔کتاب کا عظیم ہونا ثابت ہے تو یہ کتاب محمد کی نبوت کی دلیل ہے لہٰذا قرآن محمد کی نبوت کی دلیل ہے محمد قرآن لانے والے ہیں، دوسری آیات میں اللہ نے فرمایا اگر یہ اللہ کی طرف سے نازل ہونے کے بارے میں شکوک وشبہات رکھتے ہیں تو

تم بھی ایک سورہ اس کتاب جیسی لاو۔ مشرکین عصر رسالت نے قرآن پر افتراء باندھا کہ یہ سحر و جادو ہے، کہانت ہے اس طرح کی تہمتوں کی ایک فہرست محمدؐ پر بھی باندھی گئیں۔ اللہ سبحانہ نے محمدؐ کی نبوت سے انکار کرنے کو اللہ سے جنگ کرنے کا مترادف ہے ﴿إِنَّما جَزاءُ الَّذينَ يُحارِبُونَ اللَّهَ وَ رَسُولَهُ وَ يَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَساداً أَنْ يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْديهِمْ وَ أَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلافٍ أَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْأَرْضِ ذلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيا وَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذابٌ عَظيمٌ﴾ مائدہ:۳۳ ﴿وَ الَّذينَ اتَّخَذُوا مَسْجِداً ضِراراً وَ كُفْراً وَ تَفْريقاً بَيْنَ الْمُؤْمِنينَ وَ إِرْصاداً لِمَنْ حارَبَ اللَّهَ وَ رَسُولَهُ مِنْ قَبْلُ وَ لَيَحْلِفُنَّ إِنْ أَرَدْنا إِلاَّ الْحُسْنى‏ وَ اللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّهُمْ لَكاذِبُونَ﴾ توبہ :۱۰۷ پیغمبر سے مخالفت پر اتری ہے منازاعت پر اتری ہے نساء:۱۵۰ ﴿إِنَّ الَّذينَ يَكْفُرُونَ بِاللَّهِ وَ رُسُلِهِ وَ يُريدُونَ أَنْ يُفَرِّقُوا بَيْنَ اللَّهِ وَ رُسُلِهِ وَ يَقُولُونَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَ نَكْفُرُ بِبَعْضٍ وَ يُريدُونَ أَنْ يَتَّخِذُوا بَيْنَ ذلِكَ سَبيلاً﴾ انفال:۱۳ ﴿ذلِكَ بِأَنَّهُمْ شَاقُّوا اللَّهَ وَ رَسُولَهُ وَ مَنْ يُشاقِقِ اللَّهَ وَ رَسُولَهُ فَإِنَّ اللَّهَ شَديدُ الْعِقابِ﴾ توبہ:۸۱ ﴿فَرِحَ الْمُخَلَّفُونَ بِمَقْعَدِهِمْ خِلافَ رَسُولِ اللَّهِ وَ كَرِهُوا أَنْ يُجاهِدُوا بِأَمْوالِهِمْ وَ أَنْفُسِهِمْ في‏ سَبيلِ اللَّهِ وَ قالُوا لا تَنْفِرُوا فِي الْحَرِّ قُلْ نارُ جَهَنَّمَ أَشَدُّ حَرًّا﴾ نور:۶۳ ﴿لا تَجْعَلُوا دُعاءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضاً قَدْ يَعْلَمُ اللَّهُ الَّذينَ

يَتَسَلَّلُونَ مِنْكُمْ لِواذاً فَلْيَحْذَرِ الَّذينَ يُخالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصيبَهُمْ عَذابٌ أَليمٌ ﴾محمد:۳۲﴿إِنَّ الَّذينَ كَفَرُوا وَ صَدُّوا عَنْ سَبيلِ اللَّهِ وَ شَاقُّوا الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ ما تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدى لَنْ يَضُرُّوا اللَّهَ شَيْئاً وَ سَيُحْبِطُ أَعْمالَهُمْ ﴾حشر:۲﴿هُوَ الَّذي أَخْرَجَ الَّذينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتابِ مِنْ دِيارِهِمْ لِأَوَّلِ الْحَشْرِ ما ظَنَنْتُمْ أَنْ يَخْرُجُوا وَ ظَنُّوا أَنَّهُمْ مانِعَتُهُمْ حُصُونُهُمْ مِنَ اللَّهِ فَأَتاهُمُ اللَّهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوا وَ قَذَفَ في قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ يُخْرِبُونَ بُيُوتَهُمْ بِأَيْديهِمْ وَ أَيْدِي الْمُؤْمِنينَ ﴾﴿أَمْ يَقُولُونَ افْتَراهُ قُلْ إِنِ افْتَرَيْتُهُ فَلا تَمْلِكُونَ لي مِنَ اللَّهِ شَيْئاً هُوَ أَعْلَمُ بِما تُفيضُونَ فيهِ كَفى بِهِ شَهيداً بَيْني وَ بَيْنَكُمْ ﴾احقاف:۸
﴿أَمْ يَقُولُونَ تَقَوَّلَهُ بَلْ لا يُؤْمِنُونَ ﴾طور:۳۳

کہتے ہیں کسی بشر سے سیکھا ہے

﴿يَقُولُونَ إِنَّما يُعَلِّمُهُ بَشَرٌ لِسانُ الَّذي يُلْحِدُونَ إِلَيْهِ أَعْجَمِيٌّ وَ هذا لِسانٌ عَرَبِيٌّ مُبينٌ ﴾نحل:۱۰۳﴿ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَ قالُوا مُعَلَّمٌ مَجْنُونٌ ﴾دخان:۱۴﴿وَ أُمْلي لَهُمْ إِنَّ كَيْدي مَتينٌ ﴾ اعراف: ۱۸۳﴿وَ قالُوا يا أَيُّهَا الَّذي نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ إِنَّكَ لَمَجْنُونٌ ﴾حجر:۶﴿أَفْتَرى عَلَى اللَّهِ كَذِباً أَمْ بِهِ جِنَّةٌ بَلِ الَّذينَ لا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ فِي الْعَذابِ وَ الضَّلالِ الْبَعيدِ ﴾سبأ:۸،﴿۳۶﴿وَ يَقُولُونَ أَإِنَّا لَتارِكُوا آلِهَتِنا لِشاعِرٍ

مَـجُنُونٍ ﴾صافات:۳۶﴿ثُـمَّ تَـوَلَّـوُا عَـنُـهُ وَ قَـالُوا مُعَلَّمٌ مَجُنُونٌ ﴾دخان:۱۴﴿يَوُمَ هُمُ عَلَى النَّارِ يُفُتَنُون﴾ذاریات:۱۳

جن نے مس کیا ہے

﴿أَ وَ لَـمُ يَتَـفَـكَّـرُوا مـا بِصاحِبِهِمُ مِنُ جِنَّةٍ إِنُ هُوَ إِلَّا نَذِيرٌ مُبِينٌ ﴾اعراف:۱۸۴﴿وَ قـالُـوا يـا أَيُّهَـا الَّـذى نُـزِّلَ عَلَيُهِ الذِّكُرُ إِنَّكَ لَمَجُنُونٌ﴾حجر:۶﴿أَمُ يَقُولُونَ بِهِ جِنَّةٌ بَلُ جاءَهُمُ بِالُحَق﴾ مؤمنون:۷۰﴿أَفُتَرى عَـلَـى الـلَّـهِ كَذِباً أَمُ بِهِ جِنَّةٌ ﴾سبأ:۸﴿ ثُمَّ تَتَفَكَّرُوا ما بِصاحِبِكُمُ مِنُ جِنَّةٍ إِنُ هُوَ إِلَّا نَذِيرٌ لَكُمُ ﴾۴۶﴿ثُمَّ تَـوَلَّـوُا عَـنُـهُ وَ قـالُوا مُعَلَّمٌ مَجُنُونٌ﴾ دخان:۱۴﴿ وَ يَقُولُونَ إِنَّهُ لَمَجُنُونٌ ﴾قلم:۵۱﴿وَ ما صاحِبُكُمُ بِمَجُنُونٍ﴾۲۲

ساحر ہے

﴿ لَيَـقُـولَـنَّ الَّـذيـنَ كَـفَـرُوا إِنُ هـذا إِلَّا سِـحُرٌ مُبِيـنٌ ﴾ھود:۷﴿وَ قـالَ الُكافِرُونَ هذا ساحِرٌ كَذَّابٌ ﴾ص:۴﴿ قالُوا ساحِرٌ أَوُ مَجُنُونٌ ﴾ذاریات:۵۲﴿بَـلُ قـالُوا أَضُغاثُ أَحُلامٍ بَلِ افُتَـراهُ بَلُ هُوَ شاعِرٌ ﴾انبیاء:۵﴿وَ يَـقُـولُـونَ أَ إِنَّا لَتارِكُوا آلِهَتِنا لِشـاعِرٍ مَجُنُونٍ ﴾صافات:۳۶﴿وَ مـا هُـوَ بِقَوُلِ شاعِرٍ قَلِيلاً ما تُـؤُمِنُونَ﴾حاقہ:۴۱﴿ هـذا سـاحِرٌ كَذَّابٌ ﴾ص:۴﴿﴾قمر:۳۵﴿أَ فَسِـحُرٌ هذا أَمُ أَنُتُمُ لا تُبُصِرُونَ ﴾طور:۱۵﴿ إِذُ يَـقُولُ الظَّالِمُونَ إِنُ تَتَّبِعُونَ إِلَّا رَجُلاً مَسُحُوراً ﴾اسراء:۴۷﴿وَ قالَ الظَّالِمُونَ إِنُ

تَتَّبِعُونَ إِلَّا رَجُلاً مَسْحُوراً ﴾فرقان:۸

آپ کے نبی ہونے کا ثبوت اللہ ہمیں بتائیں اللہ کو لائیں

اسراء:۵۳یا۵۲﴿وَ إِذا لَمْ تَأْتِهِمْ بِآيَةٍ قالُوا لَوْ لا اجْتَبَيْتَها قُلْ إِنَّما أَتَّبِعُ ما يُوحى إِلَيَّ مِنْ رَبِّي هذا بَصائِرُ مِنْ رَبِّكُمْ وَ هُدىً وَ رَحْمَةٌ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴾اعراف:۲۰۳

اللہ سے نشانی لائیں

یونس:۳۰﴿﴾رعد:۳۷﴿وَ لَوْ أَنَّا أَهْلَكْناهُمْ بِعَذابٍ مِنْ قَبْلِهِ لَقالُوا رَبَّنا لَوْ لا أَرْسَلْتَ إِلَيْنا رَسُولاً فَنَتَّبِعَ آياتِكَ مِنْ قَبْلِ أَنْ نَذِلَّ وَ نَخْزى ﴾طٰہٰ:۱۳۴﴿بَلْ قالُوا أَضْغاثُ أَحْلامٍ بَلِ افْتَراهُ بَلْ هُوَ شاعِرٌ فَلْيَأْتِنا بِآيَةٍ كَما أُرْسِلَ الْأَوَّلُونَ ﴾انبیاء:۵﴿قالَ أَ رَأَيْتَكَ هذَا الَّذي كَرَّمْتَ عَلَيَّ لَئِنْ أَخَّرْتَنِ إِلى يَوْمِ الْقِيامَةِ لَأَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهُ إِلَّا قَليلا ﴾اسراء:۶۲،﴿أَوْ تُسْقِطَ السَّماءَ كَما زَعَمْتَ عَلَيْنا كِسَفاً أَوْ تَأْتِيَ بِاللَّهِ وَ الْمَلائِكَةِ قَبيلاً ﴾۹۲﴿يَسْئَلُكَ أَهْلُ الْكِتابِ أَنْ تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ كِتاباً مِنَ السَّماءِ فَقَدْ سَأَلُوا مُوسى أَكْبَرَ مِنْ ذلِكَ فَقالُوا أَرِنَا اللَّهَ جَهْرَةً فَأَخَذَتْهُمُ الصَّاعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ ثُمَّ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِ ما جاءَتْهُمُ الْبَيِّناتُ فَعَفَوْنا عَنْ ذلِكَ وَ آتَيْنا مُوسى سُلْطاناً مُبيناً ﴾نساء:۱۵۳﴿أَنْ يَقُولُوا لَوْ لا أُنْزِلَ عَلَيْهِ كَنْزٌ أَوْ جاءَ مَعَهُ مَلَكٌ إِنَّما أَنْتَ نَذيرٌ ﴾ھود:۱۲﴿أَوْ يُلْقى إِلَيْهِ كَنْزٌ أَوْ تَكُونُ لَهُ جَنَّةٌ

يَأْكُلُ مِنْهَا ﴾فرقان:۸

آپ کے پاس کنز ذخیرہ مال ہونا چاہیئے

﴿أَنْ يَقُولُوا لَوْ لا أُنْزِلَ عَلَيْهِ كَنْزٌ ﴾هود:۱۲﴿أَوْ يُلْقَى إِلَيْهِ
كَنْزٌ ﴾فرقان:۸

یا ملک آنا چاہیئے

﴿أَوْ جَاءَ مَعَهُ مَلَكٌ ﴾نساء﴿وَ قَالُوا لَوْ لا أُنْزِلَ عَلَيْهِ
مَلَكٌ وَ لَوْ أَنْزَلْنَا مَلَكاً لَقُضِيَ الْأَمْرُ ثُمَّ لا يُنْظَرُونَ ﴾انعام
:۸﴿أَوْ جَاءَ مَعَهُ مَلَكٌ ﴾هود:۱۲﴿لَوْ مَا تَأْتِينَا بِالْمَلائِكَةِ ﴾حجر:
۷﴿أَوْ تَأْتِيَ بِاللَّهِ وَ الْمَلائِكَةِ قَبِيلاً ﴾اسراء:۹۲﴿ لَوْ لا أُنْزِلَ إِلَيْهِ
مَلَكٌ فَيَكُونَ مَعَهُ نَذِيراً ﴾فرقان:۷﴿ أَوْ تَأْتِيَ بِاللَّهِ وَ الْمَلائِكَةِ
قَبِيلاً ﴾سراء:۹۲﴿وَ قَالُوا لَنْ نُؤْمِنَ لَكَ حَتَّى تَفْجُرَ لَنَا مِنَ
الْأَرْضِ يَنْبُوعاً ﴾،۹۰﴿أَوْ تَكُونَ لَكَ جَنَّةٌ مِنْ نَخِيلٍ وَ عِنَبٍ
فَتُفَجِّرَ الْأَنْهَارَ خِلالَهَا تَفْجِيرا ﴾۹۱﴿أَوْ تُسْقِطَ السَّمَاءَ كَمَا
زَعَمْتَ عَلَيْنَا كِسَفاً﴾۹۲

آپ کے لئے نخلستان کا ایک باغ بنائیں

﴿أَوْ تَكُونَ لَكَ جَنَّةٌ مِنْ نَخِيلٍ وَ عِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْأَنْهَارَ
خِلالَهَا تَفْجِيرا ﴾اسراء:۹۱﴿ أَوْ تَكُونُ لَهُ جَنَّةٌ يَأْكُلُ مِنْهَا ﴾
فرقان:۸

آپ آسمان کی طرف پرواز کر کے دکھائیں۔

﴿أَوْ تَرْقَى فِي السَّمَاءِ وَ لَنْ نُؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ حَتَّى تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتَاباً نَقْرَؤُهُ﴾ اسراء:۹۳

پیغمبر سے مکر و فریب کرنے والے

﴿وَ إِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِيُثْبِتُوكَ أَوْ يَقْتُلُوكَ أَوْ يُخْرِجُوكَ وَ يَمْكُرُونَ وَ يَمْكُرُ اللَّهُ﴾ انفال:۳۰ ﴿رَبِّ إِنَّهُنَّ أَضْلَلْنَ كَثِيراً مِنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي وَ مَنْ عَصَانِي فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾ ابراہیم:۳۶، ﴿رَبَّنَا إِنِّي أَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِي بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلاةَ فَاجْعَلْ أَفْئِدَةً مِنَ النَّاسِ تَهْوِي إِلَيْهِمْ وَ ارْزُقْهُمْ مِنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُونَ﴾ ۳۷ ﴿أَ فَأَمِنَ الَّذِينَ مَكَرُوا السَّيِّئَاتِ أَنْ يَخْسِفَ اللَّهُ بِهِمُ الْأَرْضَ أَوْ يَأْتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لا يَشْعُرُونَ﴾ نحل:۴۵، ﴿وَ اصْبِرْ وَ ما صَبْرُكَ إِلاَّ بِاللَّهِ وَ لا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَ لا تَكُ فِي ضَيْقٍ مِمَّا يَمْكُرُونَ﴾ ۱۲۷ ﴿إِنَّما يَسْتَجِيبُ الَّذِينَ يَسْمَعُونَ وَ الْمَوْتَى يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ ثُمَّ إِلَيْهِ يُرْجَعُونَ﴾ انعام:۳۶

پیغمبر پر افتراء تہمتیں

﴿أَمْ يَقُولُونَ افْتَراهُ قُلْ فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِثْلِهِ وَ ادْعُوا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ صادِقِينَ﴾ یونس:۳۸ ﴿أَمْ يَقُولُونَ افْتَراهُ قُلْ فَأْتُوا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِثْلِهِ مُفْتَرَياتٍ وَ ادْعُوا مَنِ

اسْتَطَعْتُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ صادِقِين ﴾ھود:۱۳﴿أَمْ يَقُولُونَ افْتَراهُ قُلْ إِنِ افْتَرَيْتُهُ فَعَلَيَّ إِجْرامي وَ أَنَا بَرِيءٌ مِمَّا تُجْرِمُونَ ﴾ ۳۵﴿وَ إِذا بَدَّلْنا آيَةً مَكانَ آيَةٍ وَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِما يُنَزِّلُ قالُوا إِنَّما أَنْتَ مُفْتَرٍ ﴾نحل:۱۰۱﴿بَلْ قالُوا أَضْغاثُ أَحْلامٍ بَلِ افْتَراهُ بَلْ هُوَ شاعِرٌ فَلْيَأْتِنا بِآيَةٍ كَما أُرْسِلَ الْأَوَّلُونَ ﴾انبیاء:۵﴿إِنْ هُوَ إِلاَّ رَجُلٌ افْتَرى عَلَى اللَّهِ كَذِباً وَ ما نَحْنُ لَهُ بِمُؤْمِنِينَ ﴾مومنون :۳۸﴿إِنْ هُوَ إِلاَّ رَجُلٌ افْتَرى عَلَى اللَّهِ كَذِباً وَ ما نَحْنُ لَهُ بِمُؤْمِنِينَ ﴾سجدہ:۳﴿أَفْتَرى عَلَى اللَّهِ كَذِباً أَمْ بِهِ جِنَّةٌ بَلِ الَّذِينَ لا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ فِي الْعَذابِ وَ الضَّلالِ الْبَعِيدِ ﴾سبأ:۸﴿وَ قالَ الَّذِينَ ۷۷اسْتُضْعِفُوا لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا بَلْ مَكْرُ اللَّيْلِ وَ النَّهارِ إِذْ تَأْمُرُونَنا أَنْ نَكْفُرَ بِاللَّهِ وَ نَجْعَلَ لَهُ أَنْداداً وَ أَسَرُّوا النَّدامَةَ لَمَّا رَأَوُا الْعَذابَ وَ جَعَلْنَا الْأَغْلالَ في أَعْناقِ الَّذِينَ كَفَرُوا هَلْ يُجْزَوْنَ إِلاَّ ما كانُوا يَعْمَلُون ﴾۳۳﴿أَوْ يُوبِقْهُنَّ بِما كَسَبُوا وَ يَعْفُ عَنْ كَثِير ﴾شوری۷۷:۳۴

نبوت محمد دین محمد کتاب محمد قرآن کریم سب سے آخری کتاب ہے لا نبی بعدی ﴿ما كانَ مُحَمَّدٌ أَبا أَحَدٍ مِنْ رِجالِكُمْ وَ لكِنْ رَسُولَ اللَّهِ وَ خاتَمَ النَّبِيِّينَ ﴾محمد کے بعد اور کوئی نبی نہیں ہوگا حجت آپ پر ختم ہے نسا:۶۵ قرآن کے بعد کتاب دین اسلام کے بعد کوئی دین نہیں لیکن بعض کہتے ہیں امامت تداوم نبوت ہے۔ تاریخ انبیاء میں نہیں دیکھا کہ ایک دن

ابلاغ من اللہ ہواور نبی کریم مصلحت زمان کے تحت کچھ ایسی ہدایت چھوڑیں جنھیں امامت انجام دے گی۔

بعض کہتے ہیں نبی کریم امی نہیں تھے بلکہ آپ تاجر تھے لیکن یہاں آپ پہلے ان کی تجارت ثابت کریں بالفرض اگر تجارت کرتے تھے تو یہ کروڑوں لاکھوں کی تجارت نہیں تھی بلکہ ہزاروں کے حساب سے ہوگی۔اسی طرح کہتے ہیں اسلام تلوار سے نہیں پھیلا تو بدر احد خیبر احزاب شام تبوک کی فتح کیلئے پٹاخے لے گئے تھے۔

آل عمران ۹۸، یونس ۴۷، ۴۱،﴿وَ إِنْ كَذَّبُوكَ فَقُلْ لِي عَمَلِي وَ لَكُمْ عَمَلُكُمْ أَنْتُمْ بَرِيئُونَ مِمَّا أَعْمَلُ وَ أَنَا بَرِيءٌ مِمَّا تَعْمَلُونَ .وَ لِكُلِّ أُمَّةٍ رَسُولٌ فَإِذا جاءَ رَسُولُهُمْ قُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَ هُمْ لا يُظْلَمُونَ﴾ حج ۱۷، ﴿إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَ الَّذِينَ هادُوا وَ الصَّابِئِينَ وَ النَّصارى وَ الْمَجُوسَ وَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا إِنَّ اللَّهَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيامَةِ إِنَّ اللَّهَ عَلى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ﴾

مخالفین کی تمام تر کاوشیں رہی ہے کہ یہ کتاب نازل میں السماء نہیں ہے، مستشرقین نے کہا قرآن خلاف قواعد نحو ہے جبکہ نحویین عربی الاصل نہیں تھے یہ لوگ پناہندہ گان روم وفارس کے منافقین،کوفہ بصرہ نشین میں شعوبین مخالفین اسلام تھے۔ بصرہ کوفہ میں اشعار ملحدین سے استناد کرتے تھے انکا خلاف قرآن ہونا اظہر من الشمس ہے کیونکہ شعوبین سے تعلق رکھنے

والے سب اہل فارس تھے، ان کے مصادر عربی عراقی تھے جبکہ قرآن کی عربی حجازی تھی اور اشرف ترین عربی ہے لہذا یہاں اصول وقواعد عربی صحت وسقم کا فیصلہ قرآن کرے گا کیونکہ سب قرآن کی افصحیت واہلیت کے سامنے تسلیم ہوئے تھے۔قرآن کی فصاحت وبلاغت سے مقابلہ کے لئے اشعار جاہلیت لینا صادق کی صداقت کو کاذب کرنے کے مترادف ہے،قرآن نے فصحا کو تنہا شکست نہیں دی بلکہ انھیں شرمندگی سے اپنے منہ چھپانے کی جگہ نہیں مل رہی تھی۔

۲۔مستشرقین کی قرآن کے خلاف اور تعریف میں کتب مستشرقین میں آئی ہیں وہاں رجوع کریں۔

۳۔ جب ہم قرآن میں موجود قصص کو توراۃ وانجیل میں موجود قصص سے مقابلہ موازنہ کرتے ہیں تو دونوں میں اختلاف کثیر نظر آتے ہیں لہذا قرآن مصدر وحی ہونے پر شکوک وشبہات عارض ہوتے ہیں اختلاف یقین توراۃ انجیل کتاب محرف ہے۔موسی بکارتی نے لکھا ہے توراۃ انجیل انبیاء دنیا سے گزرنے کے بعد اس کے چند نسخے ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔

۳۔قرآن کریم جن موضوعات کو پیش کرتے وقت خلط کرتے ہیں، باطنیہ نے اپنے عزائم بد نکالنے کے لئے ترتیب قرآن کو سرکاری کہا ہے۔

قرآن کریم کے معارضین کو مقابلہ بمثل تحدی کیا ہے اگر انس وجن جمع ہوجائیں تو اس جیسی کتاب نہیں لاسکیں گے۔

اسراء :۸۸ ﴿قُلْ لَئِنِ اجْتَمَعَتِ الْإِنسُ وَ الْجِنُّ عَلى أَنْ يَأْتُوا

بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْآنِ لَا يَأْتُونَ بِمِثْلِهِ وَ لَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيراً ﴾

آپ کہہ دیجئے کہ اگر انسان اور جنات سب اس بات پر متفق ہو جائیں کہ اس قرآن کا مثل لے آئیں تو نہیں لاسکیں گے چاہے سب ایک دوسرے کے مددگار اور پشت پناہ ہی کیوں نہ ہو جائیں۔ طور: ۳۴ ﴿فَلْيَأْتُوا بِحَدِيثٍ مِثْلِهِ﴾ اگر یہ اپنی بات میں سچے ہیں تو یہ بھی ایسا ہی کوئی کلام لے آئیں

۳۔ دس سورے لائیں۔

ھود ۱۳ ﴿فَأْتُوا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِثْلِهِ مُفْتَرَيَاتٍ﴾ اس جیسے دس سورے لے آؤ قرآن کی ایک سورہ لائیں بقرہ: ۲۳ ﴿فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِنْ مِثْلِهِ وَ ادْعُوا شُهَدَاءَكُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ﴾ اس جیسا ایک سورہ لے آؤ اور اللہ کے علاوہ جتنے تمہارے مددگار ہیں سب کو بلا لو۔ تو قرآن کی آیات نا قابل معارضہ بمثل ہے لہذا قرآن میں جو احکام آئے ہیں یا اخبار آئے ہیں وہ صادق ومصدق ہے جب آیات قرآن کے لفظ معارضہ بمثل ناممکن ثابت ہونے کے بعد تسلیم کرنا پڑیگا۔

ہم اس کتاب میں ان آیات کو پیش کریں گے نیز مرنے کے بعد منکرین یوم سزا جزاء والوں کا کیا حشر ہوگا دنیا میں ایمان بآخرت کے بارے میں کتنے اصناف گروہ پائے جاتے ہیں

اعراف: ۱۷ ﴿ثُمَّ لَآتِيَنَّهُمْ مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ وَ مِنْ خَلْفِهِمْ وَ عَنْ

أَيْـمانِهِـمْ وَ عَنْ شَمائِلِهِ ا تَجِدُ أَكْثَرَهُمْ شاكِرِين﴾ سورہ حج آيـت: ۵۶ ﴿الْـمُـلْكُ يَوْمَئِذٍ لِلَّهِ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فَالَّذِينَ آمَنُوا وَ عَمِلُوا الصَّالِحاتِ فى جَنَّاتِ النَّعِيمِ ﴾

غش وتدلیس

﴿بِـالْبَيِّـناتِ وَ الزُّبُرِ وَ أَنْزَلْنا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ ما نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ. نحل. ۴۴ ﴾قرآن اکثر وبیشتر بذات خودحسب تعبیر قرآن آیت محکمات ہے یعنی احتمال دوم ناپید مفقود ہے۔لیکن شریعت حدیثی والوں نے مغالطہ در مغالطہ مصادر بر مصادر تدلیس تلبیس تسخیر تفشی تفشی چلایا ہے۔سنت کا معنی قول فعل تقریر غش و دلیس ہے،سنت طور طریقہ مسلسل بار بار تکرار عادت ہے،تیسرا سنت کا معنی حدیث اثر سے کیا ہے۔

ایمان بیوم الآخرت قرآن کریم میں ایمان بعد از ایمان بالوھیت مرحلہ دوم میں رکھا ہے ایمان بالوھیت و ربوبیت و ایمان بآخرت کے بعد نوبت ایمان بنبوت آتی ہے کیونکہ ایمان بآخرت پر روز سزا و جزا سزا بلا حجت بالغہ امکان پزیر نہیں ہمارے نبی پر ایمان لاؤ اگر تمھیں ان کی نبوت پر شک ہو تو اس جیسی کتاب لاؤ لیکن یقین کریں تم نہیں لاسکو گے چاہے جن و بشر تمھاری مدد کیوں نہ کریں،اگر اس جیسی کتاب نہیں لائیں گے اور نہیں لاسکو گے تو تم ایک عذاب کیلئے آمادہ ہو جاؤ، جہاں تمھیں جلانے کیلئے آگ روشن کریں گے جس کا ایندھن انسان اور اس کے معبودات مبدعات ہوں

گے۔اگر کسی ملک کو کسی نے مخبری کی فلاں تاریخ کو آپ کے ملک پر حملہ ہونے والا ہے لیکن ظاہری حالات کوئی کہیں سے نظر نہیں آتے لیکن ایک شخص نے خبر دی۔اگر اس پر توجہ نہیں دی اور حملہ ہو گیا تو انھیں ملامت وپشیمانی لاحق ہر گی،ایسے ہی ایک خبر حضرت محمدؐ اپنی دعوت کی ابتدائی خطاب میں فرمایا تھا جو کہ ابوقبیس پر کیا تھا''میں تمہیں ایک خوفناک خبر دے رہا ہوں'' اس دن کے لیے زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے کیونکہ اس دن کے بعد دوسرے مرحلہ زندگی میں داخل ہو گا اس پر زیادہ توجہ دیں کبھی کلمۃ آخرت سے دعوت ایمان بنبوت دی ہے۔ایک دن موت آئے گی جس طرح قیامت کب ہوگی پتہ نہیں اسی طرح موت کب آئے گی پتہ نہیں عنکبوت :۴،کبھی کلمہ دار کو حذف کر کے صرف آخرت کو لایا جاتا ہے، ہود:۱۶﴿ لَيۡسَ لَهُمۡ فِى الۡاٰخِرَةِ﴾'' ﴿ وَ لَلدَّارُ الۡاٰخِرَةُ خَيۡرٌ ﴾ انعام۳۲۔

اللہ سبحانہ قیامت کے دن انسانوں کے اعترافات کو قرآن میں لایا ہے. ﴿قالُوا رَبَّنا أَمَتَّنَا اثۡنَتَيۡنِ وَ أَحۡيَيۡتَنَا اثۡنَتَيۡنِ ﴾

اے اللہ تو نے ہمیں دو دفع اماتہ کیا دو دفعہ احیاء کیا

﴿فَاعۡتَرَفۡنا بِذُنُوبِنا فَهَلۡ إِلى خُرُوجٍ مِنۡ سَبيل﴾ غافر:۱۱

ایک امات ہے دنیا میں آپ کو جب موت آتا ہے تو روح جسم سے نکلتا ہے تو یہ موت از دنیا ہے لیکن احیاء برزخ ہے برزخ میں رہتا ہے برزخ سے موت احیاء قیامت ہے قیامت کے لئے احیاء ہوتا ہے برزخ کے لئے موت ہوتا ہے دو اماتہ دو احیاء ہے

﴿فَوَقَاهُ اللّٰهُ سَيِّئَاتِ مَا مَكَرُوا وَ حَاقَ بِآلِ فِرْعَوْنَ سُوءُ الْعَذَابِ ﴾ ۴۵، ﴿النَّارُ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَ عَشِيًّا وَ يَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ أَدْخِلُوا آلَ فِرْعَوْنَ أَشَدَّ الْعَذَابِ ﴾ عالم برزخ میں فرعون کوعذاب دیتا ہے صبح وشام، لیکن قیامت کے دن بدترین عذاب دیتا ہے غافر: ۴۵، ۴٦

ایمانیات میں پہلا ایمان باللہ ہے اللہ پر ایمان لاؤ اللہ نے خلق کیا ہے جیسا کہ اس آیت میں آیا ہے بقرۃ: ۲۹ ﴿هُوَ الَّذِى خَلَقَ لَكُمْ مَا فِى الْأَرْضِ جَمِيعاً ثُمَّ اسْتَوى إِلَى السَّمَاءِ فَسَوَّاهُنَّ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ وَ هُوَ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيمٌ ﴾ وہ خداوہ ہے جس نے زمین کے تمام ذخیروں کوتم ہی لوگوں کے لئے پیدا کیا ہے .اس کے بعد اس نے آسمان کا رخ کیا تو سات مستحکم آسمان بنادیئے اور وہ ہر شے کا جاننے والا ہے۔کسی موجود محسوس مملوس نہیں ہے جسم وجسمانیات سے پاک ہے نقص و عیب سے پاک ہے کمی بیشی اس میں نہیں ہے کمال مطلق ہے اس کے لئے سورہ توحید آئی ہے شوری: ۱۱ ﴿ليس كمثله شیء ﴾ اس کا جیسا کوئی نہیں ہے۔آئی ہے

وہ ذات قدرت لامحدود رکھتا ہے ہر چیز پر قادر مطلق ہوتا ہے۔

اللہ سے کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں ہے مفسرین تینوں میدانوں میں کودے رہے ایک نے کہا کہ اللہ کی صفات عین ذات نہیں ہے اس کا معنی یہ ہے کہ اللہ ایک زمانے میں نہ علم رکھتے تھے نہ حیات نہ قدرت یعنی اللہ ہی

نہیں بنے تصور اللہ کو ختم کیا دوسرے گروہ نے کہا اللہ کیلئے ہر وہ چیز ثابت کی ہے جو ایک انسان کیلئے ضروری ہے آنکھ ناک کان پاؤں سر نفسیات عوارض بیماری سب اللہ کے لئے ثابت کیا ہے کیونکہ قرآن میں آیا ہے بصر، بصیر اور وجہ آیا لہٰذا ہم انکار نہیں کر سکتے آیات متشابھات سے آیات محکمات کو ٹھکرایا ہے یہاں تک اللہ بندہ بن سکتا ہے، مذھب حلولی یا مذھب اتحادی ان کی ایجاد کردہ ہے۔

برزخ

قبر اور برزخ دو الگ جگہ ہیں مترادف نہیں۔ برزخ دو چیزوں کے درمیان حائل کو کہتے ہیں جیسے نمکین دریا اور میٹھا دریا دونوں ساتھ چلتے ہیں ایک دوسرے میں تعدی تجاوز نہیں کرتے جیسا کہ الرحمٰن کی آیت میں آیا ہے ﴿مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ﴾ ۱۹ ﴿بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَا يَبْغِيَانِ﴾ ۲۰، دو دریا مختلف ایک دوسرے سے ملتے ہیں لیکن ایک دوسرے میں تجاوز نہیں کرتے ہیں، قرآنی مصطلح میں عالم برزخ دنیا وآخرت کے درمیان جگہ کو کہتے ہیں، انسان سے روح نکلنے کے بعد روح برزخ میں جاتی ہے جہاں قیامت تک توقف کریں گے، اس جگہ کو برزخ اس لئے کہا ہے دنیا وآخرت کے درمیان واقع ہے آپس میں ایک دوسرے میں تعدی ممکن نہیں برزخ کے درمیان فاصلہ عرض نہیں ہے۔قرآن کریم میں مرنے والوں کی روح اس جسد سے نکلنے کے بعد عالم برزخ میں جاتے ہیں، روح جس کسی کا بھی ہو چاہے مومن صالح ہو، انبیاء یا کافر وملحد ہو جیسا کہ سورہ مومنون: ۱۰۰ میں آیا

ہے۔﴿حَتّٰی إِذا جاءَ أَحَدَهُمُ الْمَوْتُ﴾ جب قابض ارواح روح جسم سے نکالتے ہیں تو کہتے ہیں ﴿قالَ رَبِّ ارْجِعُونِ﴾ اللہ مجھے واپس بدن میں کردے مومنون: ۹۹،﴿لَعَلّي أَعْمَلُ صالِحاً فيما تَرَكْتُ﴾ جو عمل میں نے چھوڑا ہے میں اس کو بجالاؤں ملائکہ قابض اروح کہتے ہیں ﴿کلا﴾ نہیں ہوگا یہ کہنے کی بات ہے ﴿إِنَّها كَلِمَةٌ هُوَ قائِلُها وَ مِنْ وَرائِهِمْ بَرْزَخٌ إِلى يَوْمِ يُبْعَثُونَ﴾ مومنون: ۱۰۰ منافقین قاعدین جنگ با مشرکین کافرین میں مرنے والوں کے بارے میں کہتے تھے کہ اگر یہ لوگ ہماری بات مانتے تو مرتے نہیں جبکہ اللہ نے ان کے رد میں فرمایا یہ مت کہو جو میدان جنگ میں اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے مرتے ہیں وہ مردہ ہے ﴿بَلْ أَحْياء﴾ وہ زندہ ہیں لیکن لوگ شعور نہیں کرتے احساس نہیں کرتے۔ تنہا جنگ میں مرنے والے زندہ نہیں بلکہ تمام مرنے والے زندہ ہیں موتِ طبیعی والے بھی زندہ ہوتے ہیں۔

۲۔﴿وَ لا تَحْسَبَنَّ الَّذينَ قُتِلُوا في سَبيلِ اللَّهِ أَمْواتا﴾ مت کہو وہ مردہ ہیں ﴿بَلْ أَحْياءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ﴾ زندہ ہیں مرزوق ہیں اللہ کا رزق کھاتے ہیں عمران: ۱۶۹

۳۔﴿فَرِحينَ بِما آتاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَ يَسْتَبْشِرُونَ بِالَّذينَ لَمْ يَلْحَقُوا بِهِمْ مِنْ خَلْفِهِمْ أَلاَّ خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لا هُمْ يَحْزَنُونَ﴾

مرنے والے دنیا میں زندہ والوں سے کہتے ہیں وہ خوش ہے اللہ کی نعمتوں

سے فضل وکرم سے اللہ مؤمنین کے عمل کو ضائع نہیں کرتے عمران: ۱۷۱
بقرہ: ۱۵۴ میں آیا ہے ﴿وَ لا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ بَلْ أَحْيَاءٌ وَ لَكِنْ لا تَشْعُرُونَ﴾ جو مؤمنین فی سبیل اللہ جنگ کرتے ہوئے مرجائے اس کو مردہ مت کہو بلکہ وہ زندہ ہے۔ مومنون: ۱۰۰

روح برزخ میں جاتی ہے جسد خا کی کچھ مدت گذرنے کے بعد بوسیدہ ہوجاتے ہیں یہاں ایک خبر وحی خالص نا قابل شک وتر دید میں آئی ہے روح بدن سے نکلنے کے بعد عالم برزخ میں لے جاتے ہیں موت روح کا کوئی ذکر کہیں نہیں آیا ہے لیکن مذاہب مسلمین والوں کا کہنا ہے روح دوبارہ واپس قبر میں آ کر مردے کے جسم میں داخل کرتے ہیں۔ کتاب محاضرات فی اللہیات استاد جعفر سبحانی ص ۶۲۲ از اعتقاد شیخ صدوق 'اعتقادنا فی المسائله فی القبر'

دیار شام کے ایک مشہور ومعروف اپنے دور کے عالم دین علی طنطاوی تھے جو اخبار و جرائد ریڈیو ٹی وی پر دروس سوالات دینی اعتقادات سیاسیات ثقافات کا جواب دیتے تھے، اپنی کتاب فتاوٰی علی طنطاوی جلد دوم صفحہ ۲۵ پر آیا ہے:

''هل يحيى ا لميت فى قبره قبل يوم القيمة''۔ منطقی جواب دینے سے عاجز قاصر یا خائف ہونے کی وجہ سے توریہ کر کے سائل کو مزید الجھن شکوک پریشانی میں چھوڑا، آپ نے مسئلہ کا واضح جواب دینے کی بجائے مزید ابہام میں ڈالا ہے آپ نے فرمایا ہے۔

۱۔انسان عاقل اس کوتسلیم کرتے ہیں جسم کے حواس نے درک کیا ہو۔ قبر میں سوال نکرین کیلئے نکرین کا آنا کسی کے حواس میں نہیں آتا ہے۔

۲۔امور غیبیہ جو حس و تجربہ میں نہیں آتے ہیں اس کی تصدیق ہونے کے بعد ہم سمجھتے ہیں اس میں حیات ہے

۳۔حیات کا جو مفہوم اللہ کے نزدیک ہے جسے ہم نہیں سمجھ سکتے ہیں۔

حیات جو اللہ کے نزدیک ہے وہ ہم نہیں سمجھ سکتے ہیں اس کا کیا مطلب ہے کیا جسم کے اجزاء عناصر منتشر و پراگندہ ہونے کے بعد اس میں روح نہیں ہے اللہ سبحانہ کو یہ بتانے میں کیا مشکل پیش آئے گی کافر نہیں سمجھتے ہیں۔یہاں برقت سائل کو جواب دینے والے کہتے ہیں ہم نہیں سمجھتے ہیں، یہ نہ سمجھنا اسلام کے حسد میں مذہب کی ترویج مذہب والوں کے نمک خوار ہونے کی وجہ سے بینائی ظاہری و باطنی دونوں کی وجہ سے ہے، جبکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں تکرار سے کیوں فرمایا افلا تعقلون۔یہ حیات ہم نہیں سمجھتے جبکہ اللہ بار بار حیات وموت کا تذکرہ کیا ہے یہاں اصل دعویٰ کو بغیر دلیل سمجھانا کہاں سے سمجھ میں آتا ہے۔چنانچہ عالم اسلام کے متجر عالم دین مسائل کو لٹکا کے گزر گئے۔کیا قیامت کے دن بھی ایسا کرسکیں گے۔عالم دین، دین اسلام چھوڑ کر مذہب ابلیسی کا طوق گردن میں لٹکانے کے بعد دوسروں کو تو چھوڑیں خود جھنم جائیں گے۔تمام علماء مذاہب شیعہ وسنی کھلے عمداً ضد قرآن کریم فتاویٰ دیتے ہیں۔قبر میں احیاء سوال نکرین کھلا افک تکذیب کرتے ہیں۔اگر اللہ تم سے کہیں کہ قصاص میں حیات ہے کیا آپ

کہیں قصاص میں حیات کو ہم نہیں سمجھتے ہیں کیا عالم برزخ میں حیات نہیں سمجھتے ہیں حیات یعنی متحرک صاحب حرکت چنانچہ آپ نے اللہ کی راہ میں قتل ہونے والوں کی حیات کی مثال دی ہے۔ آقائی طنطاوی کا وحی کی تفسیر میں واردروایات حیرت آور ہیں اس بارے میں وارد روایات کو وحی میں شامل کرنا بلا جواز بلا دلیل ہے۔ کتاب اللہ رب العزت قرآن کریم پر حاشیہ لگانے کے برابر ہے۔

علامہ مغنیہ نے کتاب مبدو المعادص ۱۵۱ پر لکھتے ہیں

عود الروح الی الجسدفی القبر عن غیب القیامة و احوالها لا یعرف الا من الوحی والاخبار الهی و قد جائت الاحادیث عن النبی و اهل البیت فی سوال ا لمیت فی القبروا من بها العلماء حتی جری الایمان فی السؤال فی القبر محری ضرورة من الدیں و اصبح عقیده من عقائد المسلمین

طنطاوی، جواد مغنیہ، جعفر سبحانی، جعفر عاملی، صاحب المیز ان و الفرقان والوں کو جلدی سمجھ میں نہیں آئے گا بلکہ انھیں قیامت کے دن سمجھ آئے گا۔ یہ بات مراجع نائب امام معدوم الوجود والوں کی بھی سمجھ میں نہیں آئے گی علماء فریقین علی فرقہ مراجع کبیر اجماع سب دھوکہ فریب غش تدلیس ہے۔

قرآن کریم میں ایمان بیوم الآخرة سے متعلق کثیر آیات آئی ہیں لیکن

ان میں کہیں بھی سوال قبر کا ذکر نہیں آیا ہے، ایمانیات عملیات سب کا ایک ہی مصدر ہے وہ قرآن کریم ہے، دین اسلام کے دونوں شعبے ایمانات عملیات سب کا مدرک قرآن ہے، روایات چاہے متواتر ھی کیوں نہ ہو مجموعی طور پر تمام مرفوعات مرسلات مصنوعات اور دیار منافقین کی جمع کردہ ہیں جنکی کی حیثیت حشیش برابر نہیں ہوگی۔

تفسیر قرآن میں صاحب فرقان نے برزخ کے بارے میں نورالثقلین ج۳ ص۵۵۳ سے تفسیر علی ابن ابراھیم قمی سے نقل کیا یہ دنیا وآخرت کے درمیان میں واقع ہے، حدیث میں امام صادق سے نقل ہے برزخ قبر ہے یہ دنیا وآخرت کے درمیان میں نہیں ہے بلکہ دنیا میں ہی ہے یہی قول امام کاظم ہے کہ تمہارے بارے میں خوف صرف برزخ کے بارے میں ہے، کتاب خصال میں ظہری سے نقل کیا ہے علی ابن حسین نے علی ابن ابی طالب سے نقل کیا ہے بنی آدم کے لیے خطرناک اوقات تین ہیں ایک وہ وقت ہے جو اللہ کے حضور میں کھڑے ہونگے، عالم برزخ میں حیات دنیا نہیں نہ حیات آخری ہوگی، حیات دنیا کے خاتمہ کے بعد خروج روح از جسد کے بعد روح جہاں بعثت کے انتظار میں رہتی ہے کہ قیامت کب برپا ہوگی چنانچہ یہاں بحث ہے کہ آیا یہاں کی زندگی جسکا دنیا سے رابطہ منقطع ہوگیا اسکا تعلق بدن ختم ہوگیا اور آخرت جو جزا وسزا اعمال کا دن ہے ابھی متحقق نہیں ہوا تو اس مدت میں یہاں حالت انتظار میں رہنے والوں کے ساتھ کیا ہوگا۔ اس حوالے سے احادیث بہت غیر معقول قصہ کہانیوں سے پر ہیں انہی قصہ

کہانیوں میں سے قبرستان کو رونق ملی ہے، مجتہدین علماء دین تاجران سب کا مشغلہ قبر فروشی ہے۔ جبکہ آیات محکمات میں آیا ہے روح عالم برزخ میں جاتی ہے لیکن برزخ سے مراد اسی قبر کو لینا تحریف قرآن ہوگی۔ ان آیات سے استدلال کیا ہے کہ انسان مرنے کے بعد روح زندہ رہتی ہے اس کیلئے ان آیات سے استدلال کیا ﴿وَ لا تَحْسَبَنَّ الَّذينَ قُتِلُوا في سَبيلِ اللَّهِ أَمْواتاً بَلْ أَحْياءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ﴾ راہ اللہ میں قتل ہونے والوں کو مردہ مت کہو وہ زندہ ہیں اور اپنے پروردگار کے ہاں رزق پا رہے ہیں العمران: ۱۶۹ بعض نے قبر میں احیاء کو ان آیات سے رد کیا ہے۔ ﴿قالُوا رَبَّنا أَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَ أَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ فَاعْتَرَفْنا بِذُنُوبِنا فَهَلْ إِلى خُرُوجٍ مِنْ سَبيلٍ﴾ وہ لوگ کہیں گے پروردگار تو نے ہمیں دو مرتبہ موت دی اور دو مرتبہ زندگی عطا کی تو اب ہم نے اپنے گناہوں کا اقرار اعتراف کرلیا ہے۔

غافر: ۱۱ ﴿كَيْفَ تَكْفُرُونَ بِاللَّهِ وَ كُنْتُمْ أَمْواتاً فَأَحْياكُمْ ثُمَّ يُميتُكُمْ ثُمَّ يُحْييكُمْ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ﴾

بقرہ ۱۵۴ عمران ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱ غافر: ۱۱، ۴۵، ۴۶

بعض انسان قیام قیامت تک حالت نیند میں رہتے ہیں۔ یس: ۵۲، فرعون اور اس کے جنود کو صبح شام عذاب کے شعلے لگائے جائینگے۔ مومن: ۴۶ ﴿إِلى فِرْعَوْنَ وَ مَلائِهِ فَاسْتَكْبَرُوا وَ كانُوا قَوْماً عالينَ﴾ ج ۳ ص ۲۵۵

یکے از نشانہای شوم دخت ثالوث یہود و نصاریٰ مجوس باطنیہ و بناتہا ایمان بیوم قیامت سزا و جزا پر حکایات واھیہ گذافیہ ہے قرآن کریم منطق منکرین روز بعثت چند آیات ذکر فرمایا ہے یونس: ۴۸ھود: ۷رعد: ۵نحل: ۳۸ ،اسراء: ۹۸ انبیاء: ۳۸ مؤمنون: ۸۱، ۸۳نحل: ۶۷، ۶۸ سجدہ: ۱۰ اسبأ: ۳، ۷ ،۲۹ صافات: ۱۵، ۱۷فصلت: ۵۰ دخان: ۳۴ جاثیہ: ۳۲ق: ۱، ۳ واقعہ: ۴۶ ،۴۸ تغابن: ۷نازعات: ۱۰، ۲

جواب اللہ بقرہ :۲۸ ،۱۶۴ یونس: ۵۳ نحل: ۶۵ اسراء: ۵۰ ،۵۱ حج :۵، ۶ مؤمنون: ۱۲، ۱۴

﴿إِنْ هِيَ إِلَّا حَياتُنَا الدُّنْيا نَمُوتُ وَ نَحْيا وَ ما نَحْنُ بِمَبْعُوثِينَ ﴾ مؤمنون :۳۷ فطرت انسان اور شعور اس کو رد کرتے ہیں تصور عدم بعثت قیامت کو مکرنا فعل عابث و لاعب اکل وشرب نوم خلق کیا مؤمنون: ۳۳ یسین :۷۸ ،۷۹ ص :۱۶۰ ،۱۶۱ اعراف: ۲۹ انبیاء: ۱۰۴ ق: ۵ یٰسین: ۸۱ غافر: ۵۷ روم: ۱۹ یٰسین: ۸۰ روم: ۱۹انعام: ۶۰ بقرہ: ۲۷، ۳۷، ۲۵۹، ۲۶۰ ذاریات: ۱۰، ۱۴انعام: ۳۰ ،۳۱ رعد: ۵ نحل: ۳۸ ،۴۰ اسراء: ۴۹ ،۵۲ تاریخ بشریت میں مدعی کے اثبات کے لئے پیش کرنے والے دلائل میں قاطع صارم دلیل آیات قرآن کریم جیسی کوئی دلیل نہیں ملے گی کیونکہ اس میں جن وبشر کو تحدی کرنے کے بعد اس جیسا کلام لائیں پھر فرمایا نہیں لاسکیں گے۔

دنیا میں ہر ایک انسان مرتا ہے لیکن سب کی ایک ہی موت یعنی کل من فی الارض روئے زمین پر بسنے والے فنا ہونگے ﴿اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ﴾ قمر: ۱

جب قیامت ہوگی تو اس کے ساتھ آسمان سمٹ جائے گا ﴿یَوْمَ تَأْتِی السَّماءُ بِدُخانٍ مُبِینٍ﴾ دخان: ۱۰ آسمان بدل ہو جائے گا ﴿یَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَیْرَ الْأَرْضِ وَ السَّماواتُ﴾ ابراھیم: ۴۸
کتاب فتاوی علی طنطاوی ج۲ص۲۳

اصول تسلیم ورد کے تحت کوئی یہ دعوٰی نہیں کر سکتا کہ میں نے خود قبر میں دوبارہ روح جسم میں داخل ہو کر زندہ ہونے اور نکیر ومنکر کو جواب دیتے دیکھا ہے۔ یا ایک آدمی زندہ ہو کر دوبارہ دنیا میں آیا تھا یہ سب کہانیاں ہیں اور کوئی ان کہانیوں پر ایمان نہیں لا سکتا۔

ہم جیسے کم علم کم عقل کم فہم کا سوال ہے مدارک مصادر و ماخذ ایمانیات و تشریعات کیا ہیں۔ اہل سنت والجماعت کہتے ہیں یا شیعہ یا رافضی کہتے ہیں سننے میں آتا ہے۔ سابق زمانے میں کہتے تھے ایمانیات میں تقلید نہیں چلتی ہے بطور عمومی کبھی کسی مسئلہ اعتقاد میں اہلسنت درست وصحیح گردانتے تھے کبھی شیعوں کو صحیح گردانتے تھے، جبکہ فرقہ اسماعیلی کو مذہبی ماضی قدیم گذشتہ سمجھتے تھے لیکن گذشتہ زمان ایام مصائب انزولی خانہ نشین کے بعد معلوم ہوا اہلسنت والجماعت یا شیعہ برائے نام ہیں جبکہ گردش دینے والے باطنیہ ملحدہ ہے جس نے پورے عالم اسلام کا امپراطور بغیر کسی حدود وقیود کیفما نار مبسوط الیہ و منع بلا رقتت و عتید رکھا ہے، اﷲ سبحانہ کو معاشرے بدر کرنے والے باطنیہ ملحدہ تھے۔ اب مسلمانوں کے پاس عقائد اصول دین فروع دین نامی چیز نہیں ہے۔

قبر میں سوال ہوگا

قارئین کرام علماء قریب الاتفاق نے اپنی تصانیف میں لکھا ہے جونہی جنازہ کے شرکاء قبرستان سے نکلتے ہیں تو دو ملائکہ بنام منکر ونکیر قبر میں آتے ہیں اور میت کو اٹھا کر اس سے سوالات کرتے ہیں۔ بعض متقدمین علماء کی کتب سے نقل کیا ہے اور بعض نے اس بارے میں وارد روایات کو پیش کرنے پر اکتفا کیا ہے۔ یہاں چند قسم کے مغالطے تدلیس پائے جاتے ہیں، دین کی دونوں شق ایمانیات اور احکامات اجماع علماء سے ثابت نہیں ہو تے جن علماء کا ذکر کیا ہے اور جن کا ذکر نہیں کیا دونوں ایک جیسے ہیں علماء متقدمین متاخرین تبحر فقہ ہوں یا اصول یا حدیث کسی کا بھی قول حجت نہیں ہے چہ جائیکہ یہ تمام علماء مذاہب فاسدہ پر تھے سب درباری حکومت آل بویہ علبائیہ کمالیہ سے وابستہ تھے لہذا دین علماء کے اقوال سے ثابت نہیں ہوتا ہے۔

دین نازل من اللہ ہے محمد حامل رسالت ہیں لہذا دین حکم رسول سے اس وقت تک ثابت نہیں ہوتا جب تک اس کا استناد وحی سے نہ کریں چنانچہ توبہ: ۳۰ اور ۳۱ کی آیات میں یہودیوں کو اپنے علماء کے اقوال افعال کو بغیر دلیل قبول کرنے کی مذمت میں فرمایا ہے:

﴿وَ قالَتِ الْيَهُودُ عُزَيْرٌ ابْنُ اللَّهِ وَ قالَتِ النَّصارى الْمَسيحُ ابْنُ اللَّهِ ذلِكَ قَوْلُهُمْ بِأَفْواهِهِمْ يُضاهِؤُنَ قَوْلَ الَّذينَ كَفَرُوا مِنْ

قَبلُ قاتَلَهُمُ اللّٰهُ أَنَّى يُؤفَكُونَ﴾ ﴿اتَّخَذُوا أَحبارَهُم وَ رُهبانَهُم أَربـاباً مِنْ دُونِ اللّٰهِ وَ الْمَسيحَ ابنَ مَريَمَ وَ ما أُمِرُوا إِلَّا لِيَعبُدُوا إِلهاً واحِداً لا إِلـهَ إِلَّا هُوَ سُبحانَهُ عَمَّا يُشرِكُونَ ﴾ نساء : ۱۶۵ ﴿رُسُلاً مُبَشِّرِينَ وَ مُنذِرِينَ لِئَلَّا يَكُونَ لِلنّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌ بَعدَ الرُّسُلِ﴾

اللہ کی حجت حضرت محمدؐ پر ختم ہے۔ کیونکہ ایمان ماورائے محسوسات کا حکم سوائے اللہ کسی کے پاس نہیں ہے۔ قرآن مجید میں قبر کے بارے میں جہاں جہاں ذکر آیا ہے اہانت آمیز انداز میں آیا ہے:

عبس: ۲۱ ﴿ثُمَّ أَماتَهُ فَأَقبَرَهُ﴾ التکاثر : ۲ ﴿حَتَّى زُرتُمُ الْمَقابِرَ﴾ عادیات : ۹ ﴿أَ فَلا يَعلَمُ إِذا بُعثِرَ ما فِي الْقُبُورِ﴾ فاطر : ۲۲ ﴿وَ ما يَستَوِي الْأَحياءُ وَ لَا الْأَمواتُ إِنَّ اللّٰهَ يُسمِعُ مَن يَشاءُ وَ ما أَنتَ بِمُسمِعٍ مَن فِي الْقُبُورِ﴾

اسی طرح کلمہ مرقد آیا ہے ﴿قالُوا يا وَيلَنا مَن بَعَثَنا مِن مَرقَدِنا یٰس :۵۲﴾ یہاں قیامت کے دن خواب گاہ سے اٹھانے کا ذکر کیا ہے۔ قبر کا مترادف جدث ہے ان دونوں لفظ میں فرق پا جاتا ہے ۔ القبر مفردات راغب میں آیا ہے :القبر مقر الميت و مصدر قبرته جعلته فى القبر و اقبرته جعلت له مكانا يقبر فيه. قرآن کی ان آیات میں ہے۔

﴿يَومَ يَخرُجُونَ مِنَ الْأَجداث معارج : ۴۳﴾ ﴿ وَ نُفِخَ

فِی الصُّورِ فَإِذا هُمْ مِنَ الْأَجْداثِ یٰس : ۵۱﴾
جب قیامت برپا ہوگی تو دوبارہ روح جسد میں داخل ہوکر اٹھے گی۔

بقرہ آیت:۲۸ ﴿وَ كُنْتُمْ أَمْواتاً فَأَحْياكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ﴾ تم پہلے مردہ تھے بے حیات تھے ہم نے حیات دی پھر تم کو مروائیں گے پھر ہم تم کو زندہ کریں گے غافر:۱۱ ﴿قالُوا رَبَّنا أَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَ أَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ﴾ وہ لوگ کہیں گے پروردگار تو نے ہمیں دو مرتبہ موت دی اور دو مرتبہ زندگی عطا کی۔

انسان مرنے کے بعد ایک نئی حیات میں نقل ہوتا ہے اسے حیات برزخی کہتے ہیں بلکہ اس بارے میں بیان ہوا ہے:

﴿قالُوا رَبَّنا أَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَ أَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ فَاعْتَرَفْنا بِذُنُوبِنا فَهَلْ إِلى خُرُوجٍ مِنْ سَبِيلٍ﴾ غافر:۱۱ ﴿فَوَقاهُ اللَّهُ سَيِّئاتِ ما مَكَرُوا وَ حاقَ بِآلِ فِرْعَوْنَ سُوءُ الْعَذابِ﴾ ۴۵، ﴿النَّارُ يُعْرَضُونَ عَلَيْها غُدُوًّا وَ عَشِيًّا وَ يَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ أَدْخِلُوا آلَ فِرْعَوْنَ أَشَدَّ الْعَذابِ﴾ ۴۶

استبعاد بعث

انسان کے مرنے کے بعد اس کے جسد خاکی رکھنے والی جگہ کو قبر کہتے ہیں، یوم آخرت کا آغاز خروج روح از جسد سے شروع ہوتا ہے۔ منکرین بعث مُردوں کو دوبارہ زندہ کرنا بعید از قیاس کہتے ہیں۔

یٰس:۷۸ ﴿قالَ مَنْ يُحْيِ الْعِظامَ وَ هِيَ رَمِيمٌ﴾ اسراء :

۴۹ ﴿وَ قالُوا أَ إِذا کُنّا عِظاماً وَ رُفاتاً أَ إِنّا لَمَبْعُوثُون خَلْقاً
جَدیداً﴾،۹۸ ﴿ وَ قالُوا أَ إِذا کُنّا عِظاماً وَ رُفاتاً أَ إِنّا لَمَبْعُوثُونَ
خَلْقاً جَدیداً ﴾ مؤمنون : ۱۴ ﴿ ثُمَّ أَنْشَأْناهُ خَلْقاً آخَرَ ﴾
،۳۵ ﴿أَ یَعِدُکُمْ أَنَّکُمْ إِذا مِتُّمْ وَ کُنْتُمْ تُراباً وَ عِظاماً أَنَّکُمْ
مُخْرَجُونَ ﴾ ،۳۳ ﴿ الَّذینَ کَفَرُوا وَ کَذَّبُوا بِلِقاءِ الْآخِرَةِ ﴾
صافات : ۱۶ ﴿أَ إِذا مِتْنا وَ کُنّا تُراباً وَ عِظاماً أَ إِنّا لَمَبْعُوثُونَ ﴾
۵۳ ﴿أَ إِذا مِتْنا وَ کُنّا تُراباً وَ عِظاماً أَ إِنّا لَمَدینُونَ ﴾ واقعه :
۴۷ ﴿وَ کانُوا یَقُولُونَ أَ إِذا مِتْنا وَ کُنّا تُراباً وَ عِظاماً أَ إِنّا
لَمَبْعُوثُونَ﴾ قیامت : ۳ ﴿أَ یَحْسَبُ الْإِنْسانُ أَلَّنْ نَجْمَعَ
عِظامَه﴾

انسان جاہل و عالم دو گروہوں میں منقسم ہوتا ہے چنانچہ قرآن کریم میں آیا ہے [هَلْ یَسْتَوِی الَّذینَ یَعْلَمُونَ وَ الَّذینَ لا یَعْلَمُونَ] جاہل اپنی جہالت کا اعتراف کرتے ہیں اور عناد لجاجت نہیں کرتے ہیں لیکن عالم اگر وظیفہ علمی کی جگہ مفادات کو کسوٹی بنائیں تو ان سے منوانا مشکل دشوار ہوتا ہے جیسے صلیبیوں یہودیوں کے علماء فلاسفہ حقائق درخشندہ کو بھی رد کرتے ہیں۔جدلی من مانی استکباری عنادی جنونی منطق ہے جو دنیا بھر کے لئے قابل قبول ہو کا بھی انکار کرتے ہیں۔

ا۔وہ دلائل جو عقلاء عالم کے نزدیک معروف مستند ہیں جنکا انکار جمع ضدین جمع نقیضین پر مبنی ہوتا ہے

۲۔ تجرباتی اصول کے تحت اعادہ معدوم محال ہو
۳۔ یا جس کا قول حرف آخر ہو ان تینوں میں کونسی دلیل ہے کہ قیامت نہیں ہوگی انھوں نے جو دلائل بتائے ہیں وہ استبعادی ہیں استبعادی سے حشیش ثابت نہیں ہوگی۔

یونس: ۴۸ ﴿وَ يَقُولُونَ مَتى هذَا الْوَعْدُ إِنْ كُنْتُمْ صادِقِين﴾ هود: ۷ ﴿وَ لَئِنْ قُلْتَ إِنَّكُمْ مَبْعُوثُونَ مِنْ بَعْدِ الْمَوْتِ لَيَقُولَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ هذا إِلَّا سِحْرٌ مُبِينٌ﴾ رعد: ۵ ﴿وَ إِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ أَ إِذا كُنَّا تُراباً أَ إِنَّا لَفِی خَلْقٍ جَدِيدٍ أُولئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ﴾ نحل: ۳۸ ﴿وَ أَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمانِهِمْ لا يَبْعَثُ اللَّهُ مَنْ يَمُوتُ بَلى وَعْداً عَلَيْهِ حَقًّا وَ لكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لا يَعْلَمُونَ﴾ اسراء: ۴۹ ﴿وَ قالُوا أَ إِذا كُنَّا عِظاماً وَ رُفاتاً أَ إِنَّا لَمَبْعُوثُونَ خَلْقاً جَدِيداً﴾ اسراء: ۹۸ ﴿ذلِكَ جَزاؤُهُمْ بِأَنَّهُمْ كَفَرُوا بِآياتِنا وَ قالُوا أَ إِذا كُنَّا عِظاماً وَ رُفاتاً أَ إِنَّا لَمَبْعُوثُونَ خَلْقاً جَدِيدا﴾ مريم: ۶۶ ﴿وَ يَقُولُ الْإِنْسانُ أَ إِذا ما مِتُّ لَسَوْفَ أُخْرَجُ حَيًّا﴾ انبياء: ۳۸ ﴿وَ يَقُولُونَ مَتى هذَا الْوَعْدُ إِنْ كُنْتُمْ صادِقِين﴾ نمل: ۶۸ ﴿لَقَدْ وُعِدْنا هذا نَحْنُ وَ آباؤُنا مِنْ قَبْلُ إِنْ هذا إِلَّا أَساطِيرُ الْأَوَّلِين﴾ سجده: ۱۰ ﴿وَ قالُوا أَ إِذا ضَلَلْنا فِی الْأَرْضِ أَ إِنَّا لَفِی خَلْقٍ جَدِيدٍ بَلْ هُمْ بِلِقاءِ رَبِّهِمْ كافِرُونَ﴾ سبا: ۳ ﴿وَ قالَ الَّذِينَ

كَفَرُوا لا تَأْتِينَا السَّاعَةُ قُلْ بَلى وَ رَبِّى لَتَأْتِيَنَّكُمْ عالِمِ الْغَيْب﴾
سبا :۷ ﴿وَ قالَ الَّذينَ كَفَرُوا هَلْ نَدُلُّكُمْ عَلى رَجُلٍ يُنَبِّئُكُمْ إِذا
مُزِّقْتُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ إِنَّكُمْ لَفى خَلْقٍ جَديد﴾سبا: ۲۹ ﴿وَ يَقُولُونَ
مَتى هذَا الْوَعْدُ إِنْ كُنْتُمْ صادِقِينَ﴾يٰس: ۴۸ ﴿قالَ مَنْ يُحْيِ
الْعِظامَ وَ هِىَ رَميمٌ ﴾صافات: ۱۵ تا ۱۷ ﴿أَ إِذا مِتْنا وَ كُنَّا تُراباً
وَ عِظاماً أَ إِنَّا لَمَبْعُوثُونَ﴾ فصلت : ۵۰ ﴿لَيَقُولَنَّ هذا لى وَ ما
أَظُنُّ السَّاعَةَ قائِمَةً﴾ دخان : ۳۵ ﴿إِنْ هِىَ إِلاَّ مَوْتَتُنَا الْأُولى وَ
ما نَحْنُ بِمُنْشَرينَ﴾جاثيه : ۲۵ ﴿قالُوا ائْتُوا بِآبائِنا إِنْ كُنْتُمْ
صادِقينَ﴾جاثيه : ۳۲ ﴿قُلْتُمْ ما نَدْرى مَا السَّاعَةُ إِنْ نَظُنُّ إِلاَّ
ظَنًّا وَ ما نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنين﴾ق: ۳ ﴿أَ إِذا مِتْنا وَ كُنَّا تُراباً ذلِكَ
رَجْعٌ بَعيد﴾واقعه:۴۷،۴۸ ﴿وَ كانُوا يَقُولُونَ أَ إِذا مِتْنا وَ كُنَّا
تُراباً وَ عِظاماً أَ إِنَّا لَمَبْعُوثُونَ﴾ تغابن:۷ ﴿زَعَمَ الَّذينَ كَفَرُوا أَنْ
لَنْ يُبْعَثُوا قُلْ بَلى وَ رَبِّى لَتُبْعَثُن﴾ نازعات: ۱۰ تا ۱۲ ﴿يَقُولُونَ
أَ إِنَّا لَمَرْدُودُونَ فِى الْحافِرَةِ ﴾ ﴿ أَ إِذا كُنَّا عِظاماً نَخِرَةً﴾

گروہان منکرین بعث

چندین گروہ بنتے ہیں، پہلا گروہ وہ ہے جو اللہ کو ہی نہیں مانتے ﴿إِنْ هِىَ إِلاَّ حَياتُنَا الدُّنْيا ﴾ زندگی تو صرف دنیا ہے مؤمنون:۳۷ ۲۔ دوسرا گروہ وجود اللہ کو مانتے ہیں جیسے مشرکین کہتے ہیں لیکن مرنے کے بعد دوبارہ احیاء کو نہیں مانتے ہیں جیسا کہ قرآن میں آیا ہے﴿وَ لَئِنْ سَأَلْتَهُمْ

مَنْ خَلَقَ السَّماواتِ وَ الْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ ﴾ان سے پوچھیں آسمان وزمین کو کس نے خلق کیا تو وہ کہیں گے اللہ نے کیا ہے۔ یہ گروہ مشرکین ہے مشرکین کے دو گروہ ہیں ایک مشرک ھندو چینی دوسرا عصر رسالت کے مشرکین ہیں جو نبی کریم کے سامنے تسلیم ہوئے تھے۔ براہمہ اور باطنیہ دونوں تناسخ کے قائل ہیں، دین اسلام کو دین مسیحی کے سانچے میں ڈالنے والے باطنیہ ہیں۔ بعض مال و دولت کے نشے میں عذاب کو رسومات عامی سے ٹالتے رہے بعض شفاعت فواتح خیرات سے ٹالتے ہیں۔

منکرین بعث کو جواب

انکار احیاء بعد از موت یا قیامت کے از موجبات کفر استحقاق عذاب جھنم وجحیم ہے بعض دیگر نے کہا ھڈیاں بوسیدہ ہو کر مٹی بن کر منتشر ہوتی ہیں اللہ سبحانہ فرماتا ہے خلق آسمان وزمین خلق انسان احیاء سے بڑا ہے اللہ سبحانہ نے انہیں مروایا تھا دوبارہ زندہ کرے گا۔

بقره: ۲۴۳ ﴿أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذينَ خَرَجُوا مِنْ دِيارِهِمْ وَ هُمْ أُلُوفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ فَقالَ لَهُمُ اللَّهُ مُوتُوا ثُمَّ أَحْياهُمْ ﴾

بقره: ۲۵۹ ﴿قالَ أَنَّى يُحْيي هذِهِ اللَّهُ بَعْدَ مَوْتِها﴾ انعام: ۲۹ ﴿وَ قالُوا إِنْ هِيَ إِلاَّ حَياتُنَا الدُّنْيا وَ ما نَحْنُ بِمَبْعُوثينَ ﴾ ۳۱ ﴿قَدْ خَسِرَ الَّذينَ كَذَّبُوا بِلِقاءِ اللَّهِ حَتَّى إِذا جاءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قالُوا يا حَسْرَتَنا عَلى ما فَرَّطْنا فيها وَ هُمْ يَحْمِلُونَ أَوْزارَهُمْ عَلى ظُهُورِهِمْ أَلا ساءَ ما يَزِرُونَ ﴾

بنی اسرائیل کے ایک شخص نے اپنے چچا سے ارث لینے کے لئے اس کو قتل کر کے کسی اور کے گھر میں پھینکا اللہ نے اس کو زندہ کیا اور کہا مجھے فلاں نے قتل کیا ہے، قرآن کریم میں چندیں آیات میں اللہ سبحانہ نے جن کو مروایا تھا ان کو اسی دنیا میں زندہ کیا ہے

۱۔ بنی اسرائیل اللہ کی دعوت پر کوہ طور پر گیا انھوں نے حضرت موسی سے کہا ہم آپ پر ایمان نہیں لائینگے جب تک ہم اللہ کو کھلم کھلا نہ دیکھ لیں

بقرہ : ۵۵، ۵۶ ﴿وَ إِذْ قُلْتُمْ يا مُوسى لَنْ نُؤْمِنَ لَكَ حَتَّى نَرَى اللَّهَ جَهْرَةً فَأَخَذَتْكُمُ الصَّاعِقَةُ وَ أَنْتُمْ تَنْظُرُون﴾ ﴿ثُمَّ بَعَثْناكُمْ مِنْ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ﴾

ہمیں اللہ دکھائیں اللہ نے ان پر صاعقہ نازل کیا سب مر گئے موسی نے اللہ سے التجا کہ اے اللہ ان کے گناہ کے جرم میں مجھے سزا نہ دے بنی اسرائیل مجھے نہیں چھوڑیں گے اللہ نے ان کو دوبارہ زندہ کیا

۲۔ کسی نبی نے ایک علاقے میں سب کو مردہ پایا تعجب میں کہا اے اللہ ان سب کو کیسے زندہ کریں گے کہا ان مُردوں کو کیسے زندہ کرے گا

بقرہ ﴿أَوْ كَالَّذِي مَرَّ عَلى قَرْيَةٍ وَ هِيَ خاوِيَةٌ عَلى عُرُوشِها قالَ أَنَّى يُحْيِي هذِهِ اللَّهُ بَعْدَ مَوْتِها فَأَماتَهُ اللَّهُ مِائَةَ عامٍ ثُمَّ بَعَثَهُ﴾ ۲۵۹

۳ جب ابراہیم خلیل نے کہا مُردوں کو کیسے زندہ کرتا ہے جواب میں کہا

بقرہ : ۲۶۰ ﴿وَ إِذْ قالَ إِبْراهِيمُ رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتى

قَالَ أَوَ لَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلى وَ لكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قَلْبِى قَالَ فَخُذْ أَرْبَعَةً مِنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ إِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلى كُلِّ جَبَلٍ مِنْهُنَّ جُزْءاً ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَأْتِينَكَ سَعْياً﴾

احیاءموت کے قصے تمام انبیاء نے دیئے تھے

۱. اعراف : ۲۹ ﴿كَما بَدَأَكُمْ تَعُودُونَ﴾

۲. يٰسين: ۸۱ ﴿بِقَادِرٍ عَلى أَنْ يَخْلُقَ مِثْلَهُمْ بَلى وَ هُوَ الْخَلاَّقُ الْعَلِيمِ﴾

۳. روم : ۱۹ ﴿يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ يُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَ يُحْيِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِها وَ كَذلِكَ تُخْرَجُونَ﴾

۴. بقره : ۷۳﴿فَقُلْنا اضْرِبُوهُ بِبَعْضِها كَذلِكَ يُحْيِ اللَّهُ الْمَوْتى وَ يُرِيكُمْ آياتِهِ﴾

۵۔بقرہ:۷۲،۷۳

۶۔قصہ موات قریۃ مع النبی

﴿قَالَ أَنَّى يُحْيِي هذِهِ اللَّهُ بَعْدَ مَوْتِها فَأَماتَهُ اللَّهُ مِائَةَ عامٍ ثُمَّ بَعَثَهُ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ قَالَ لَبِثْتُ يَوْماً أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ قَالَ بَلْ لَبِثْتَ مِائَةَ عامٍ﴾ بقره ۲۵۹

۷۔قصہ طورابراہیم

۸۔ذاریات:۱۰ ۔۱۴

۹. ﴿وَ قَالُوا إِنْ هِيَ إِلاَّ حَياتُنَا الدُّنْيا وَ ما نَحْنُ بِمَبْعُوثِينَ

﴿ انعام ۲۹ . ۳۱

۱۰۔انعام۳۰

۱۱۔نحل۳۸۔۴۰

﴿وَ أَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمانِهِمْ لا يَبْعَثُ اللَّهُ مَنْ يَمُوتُ بَلى وَعْداً عَلَيْهِ حَقًّا وَ لكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لا يَعْلَمُون﴾

۱۲۔ اسراء۴۹۔۵۱

﴿وَ قالُوا أَ إِذا كُنَّا عِظاماً وَ رُفاتاً أَ إِنَّا لَمَبْعُوثُونَ خَلْقاً جديداً ٠٠أَوْ خَلْقاً مِمَّا يَكْبُرُ فى صُدُورِكُمْ فَسَيَقُولُونَ مَنْ يُعيدُنا قُلِ الَّذى فَطَرَكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ فَسَيُنْغِضُونَ إِلَيْكَ رُؤُسَهُمْ وَ يَقُولُونَ مَتى هُوَ قُلْ عَسى أَنْ يَكُونَ قَريباً ﴾

موت وحیات کے بارے میں قرآن کریم میں پانچ مصادیق آئے ہیں

۱۔دنیا سے جانے کی تاریخ کونسی ہے اور کتنے دن کے بعد ہوگی، اس بارے میں توقیت دقیق ممکن نہیں اور اسے جاننے کا فائدہ بھی نہیں بلکہ پریشانی کا سبب ہے۔جیسے اگر کسی کو سزائے موت سنادی گئی ہو اور موت جتنا قریب ہوتی جائے گئی تو اس انسان کے حوصلے گرتے جائیں گے۔اس بارے میں کہا گیا ہے ہمیشہ ہر وقت آمادہ وتیار رہیں جب آئے گی تو اچانک آئے گی۔

انسان جسد و روح سے مرکب ہے،موت کے بعداسکے اعزاء اقربا

اپنے ہاتھوں پر اٹھا کر مٹی میں دفنا دیتے ہیں، روح جسم سے نکلتے ہی اسکی تمام حرکات وسکنات رک جاتی ہے، سب جانتے ہیں روح بدن سے نکل گئی ہے۔ مومنون: ۱۰۰ میں آیا ہے قابض ارواح سے کہتے ہیں مجھے واپس بدن میں ڈالیں جواب دیتا ہے کلا ایسا نہیں ہوگا ﴿وَ مِنۡ وَرَائِهِمۡ بَرۡزَخٌ إِلٰى يَوۡمِ يُبۡعَثُونَ ﴾ روح عالم برزخ میں جاتی ہے اور قیامت تک رہے گئی۔ یہاں خبر دھندہ خالق انسان ہے جس نے اسے خلق کیا ہے اس نے یقین دہانی کروائی ہے، اللہ سبحانہ تعالیٰ قرآن کریم میں اسے اسکے بہت سے مناظر دکھاتا ہے لہٰذا موت فوت نہیں بلکہ حیات دائمی باقی رہنے کا نام ہے، موت بقائے روح کا نام ہے یعنی روح مرتی نہیں ہے۔

عبدالرزاق نوفل نے اپنی کتاب اعجاز عددی میں لکھا ہے کلمہ موت اور اس کے مشتقات قرآن کریم میں ۱۴۵ بار تکرار ہوا ہے اسی طرح کلمہ حیات اور اس کے مشتقات ۱۴۵ بار تکرار ہوئے ہیں موت عدم روح نہیں بلکہ روح نے اپنا لباس بدن کو اتارا ہے یعنی لباس دنیا کو اتار کر لباس برزخی پہنا ہے جیسا کہ سورہ ملک میں آیا ہے ﴿الَّذِي خَلَقَ الۡمَوۡتَ وَ الۡحَيَاةَ ﴾ جس نے موت وحیات کو خلق کیا ہے انسان کی روح کو کوئی نہیں مار سکتا ہے نہ کسی کو موت دے سکتا ہے بلکہ وہ انسانی ڈھانچہ کو مارتے ہیں ظرف ٹوٹنے کے بعد مظروف باقی نہیں رہتا بدن کو مارنے کے بعد روح خود بخود نکلتی ہے اسے قتل کہتے ہیں جو اجل محدود سے مرا ہے۔ موت دنیا کی انتہاء آخرت کی ابتداء فناء مقدر مختوم دنیا ہے، یہ لحظہ سوچنے غور وفکر تفکر تدبر طلب ہے ہر انسان کے

مرنے کی تاریخ لمحات مقدر ومختوم ہے اس کو نہ آگے لا سکتے ہیں نہ تأخیر کر سکتے چاہے کوئی درندہ چرندہ چیریں، گر جائیں، غرق ہو جائے اپنی اجل سے مرتے ہیں کلمہ موت تقریبا ۳۵ بار تکرار ہوا ہے۔

عمران: ۱۸۵ ﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ﴾ نساء: ۷۸ ﴿اَيْنَمَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ﴾ انبياء: ۳۵ ﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ﴾ عنكبوت: ۵۷ ﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ﴾ زمر: ۳۰ ﴿اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّ اِنَّهُم مَّيِّتُونَ﴾ ﴿و جَآئَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ﴾ جمعه: ۸ ﴿قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِىْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّه مُلاَقِيْكُمْ﴾ یہ آیات یعنی موت لاحق ہو کر رہے گی موت سے کوئی بچے گا نہیں۔

﴿كَيْفَ تَكْفُرُونَ بِاللَّهِ وَ كُنتُمْ أَمْواتاً فَأَحْياكُمْ ثُمَّ يُميتُكُمْ ثُمَّ يُحْييكُمْ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ﴾ بقرة: ۲۸

﴿تُولِجُ اللَّيْلَ فِى النَّهارِ وَ تُولِجُ النَّهارَ فِى اللَّيْلِ وَ تُخْرِجُ الْحَىَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ تُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَى﴾ عمران: ۲۷ ﴿وَ هُوَ الَّذى أَحْياكُمْ ثُمَّ يُميتُكُمْ ثُمَّ يُحْييكُمْ إِنَّ الْإِنْسانَ لَكَفُور﴾ حج: ٦٦ ﴿قالُوا رَبَّنا أَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَ أَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْن﴾ غافر: ۱۱ ﴿قُلِ اللَّهُ يُحْييكُمْ ثُمَّ يُميتُكُمْ ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ إِلى يَوْمِ الْقِيامَة﴾ جاثيه: ٢٦

اجداث

انسان مثل جراد ٹڈی قبروں سے نکلیں گے ﴿فَتَوَلَّ عَنْهُمْ يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ إِلَى شَيْءٍ نُكُرٍ﴾ لہٰذا آپ ان سے منہ پھیرلیں جس دن ایک بلانے والا اسرافیل انہیں ایک ناپسندہ امر کی طرف بلائے گا

﴿فَتَوَلَّ عَنْهُمْ يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ إِلَى شَيْءٍ نُكُرٍ﴾ قمر: ٦

کلمہ جدث یٰس: ۵۱ میں آیا ہے ﴿وَ نُفِخَ فِي الصُّورِ فَإِذَا هُمْ مِنَ الْأَجْدَاثِ إِلَى رَبِّهِمْ يَنْسِلُونَ﴾ اور پھر جب صور پھونکا جائے گا تو سب کے سب اپنی قبروں سے نکل کر اپنے پروردگار کی طرف چل کھڑے ہوں گے لیکن علماء لغت نے جدث اور قبر میں فرق بتایا ہے، جدث قیامت کے دن انسان جہاں سے اٹھے گا کی جگہ ہے۔

قیام قیامت سزا و جزا شروع ہونگے لیکن یہاں دلائل تجرباتی شواہد عینی نہیں چلیں گے کیونکہ ماوراء محسوسات مشاہدات وقائع ہے یہاں دلائل عقلی نہیں چلیں گے کیونکہ دلائل عقلی کے مصادر اولی علوم بدیہاتی ہوتے ہیں دلائل تجربی سے مستند ہوتے ہیں۔ یہاں دلائل وحی خالص سالم از کمی وزیادتی ہر قسم کے غش و دلس سے مصون ہیں، یہاں منکرین کے قائم کردہ دلائل کا دندان شکن جواب موجود ہے۔

﴿أَنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾ بقرہ: ۱۰۶ ﴿إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾ ۱۰۹ ﴿أَنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾ ۲۵۹، ﴿وَ اللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾ ۲۸۴ ﴿إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾ عمران: ۱۶۵ ﴿وَ اللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

﴿۱۸۹﴾ ﴿وَ اللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ﴾مائدہ :۱۷ ﴿وَ اللّٰهُ
عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ﴾ ۱۹ ، ﴿وَ اللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ
قَدِیْرٌ﴾ ۴۰ ﴿وَ هُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ﴾ ۱۲۰ ﴿فَهُوَ عَلٰی
كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ﴾انعام: ۱۷ ﴿وَ اللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ
قَدِیْرٌ﴾انفال: ۴۱ ﴿وَ اللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ﴾توبه: ۳۹
﴿وَ هُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ﴾هود: ۴ ﴿إِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ قَدِیْرٌ﴾
نحل: ۷۰ ﴿إِنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ﴾۷۷ ﴿وَ أَنَّهُ عَلٰی
كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ﴾حج : ۶ ، ﴿وَ إِنَّ اللّٰهَ عَلٰی نَصْرِهِمْ لَقَدِیْرٌ﴾
۳۹ ﴿إِنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ﴾نور: ۴۵ ﴿إِنَّ اللّٰهَ عَلٰی
كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ﴾ عنکبوت: ۲۰ ﴿وَ هُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ
﴾روم : ۵۰ ﴿إِنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ﴾فاطر: ۱ ﴿إِنَّهُ عَلٰی
كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ﴾ فصلت : ۳۹ ﴿وَ هُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ﴾
شوریٰ: ۹ ﴿إِنَّهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ﴾ احقاف: ۳۲ ﴿وَ هُوَ
عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ﴾ حدید: ۲ ﴿وَ اللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ
﴾ حشر: ۶ ﴿وَ هُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ﴾ تغابن : ۱ ﴿أَنَّ اللّٰهَ
عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ﴾طلاق: ۱۲ ﴿إِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ
قَدِیْرٌ﴾تحریم :۸ ﴿وَ هُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ﴾ملک: ۱
ان آیات میں آیا ہے اللہ علیم و حکیم ھے ﴿إِنَّكَ أَنْتَ الْعَلِیْمُ
الْحَكِیْمُ﴾بقره : ۳۲ ، ﴿إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ﴾۱۲۷ ،

﴿ وَ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمِ﴾ ۱۳۷ ﴿ إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴾
عمران: ۳۵ ﴿ ﴾مائده : ۳۶ ﴿وَ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴾ انعام
:۱۳ ﴿ وَ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴾ ۱۱۵ ﴿ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ
الْعَلِيمُ﴾انفال: ۶۱ ﴿ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴾یونس: ۶۵ ﴿إِنَّهُ هُوَ
السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴾یوسف :۳۴ ﴿ إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ﴾۸۳
،﴿ إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ﴾ ۱۰۰ ﴿إِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْخَلَّاقُ
الْعَلِيمُ ﴾ حجر: ۸۶ ﴿إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمِ﴾شعراء : ۲۲۰

حیات جاوید ودائم کیلئے قرآن کریم میں اسماء کثیر آئے ہیں اور ہر اسم اپنی جگہ قیامت کے دن پیش آمد کے بارے میں تفصیل سے بیان ہوا ہے۔

صفت ملائکہ حالت ملائکہ

[خطبہ۹۱]

ثُمَّ خَلَقَ سُبْحَانَهُ لِإِسْكَانِ سَمٰوٰتِهِ، وَ عِمَارَةِ الصَّفِيحِ الْأَعْلٰى مِنْ مَّلَكُوتِهِ، خَلْقًا بَدِيعًا مِّنْ مَّلٰئِكَتِهِ، وَ مَلَا بِهِمْ فُرُوجَ فِجَاجِهَا، وَ حَشَا بِهِمْ فُتُوقَ اَجْوَائِهَا، وَ بَيْنَ فَجَوَاتِ تِلْكَ الْفُرُوجِ زَجَلُ الْمُسَبِّحِينَ مِنْهُمْ فِي حَظَائِرِ الْقُدُسِ، وَ سُتُرَاتِ الْحُجُبِ، وَ سُرَادِقَاتِ الْمَجْدِ، وَ وَرَآءَ ذٰلِكَ الرَّجِيجِ الَّذِي تَسْتَكُّ مِنْهُ الْاَسْمَاعُ سُبُحَاتُ نُورٍ تَرْدَعُ الْاَبْصَارَ عَنْ بُلُوغِهَا، فَتَقِفُ خَاسِئَةً عَلٰى حُدُودِهَا.

آسمان وزمین کی انتظامی راستوں کو گوشہ گوشہ بھر دیا اور اس کی فضا کی

وسعتوں کا کونا کونا چھلکا دیا اور ان وسیع اطراف کی پہنائیوں میں تسبیح کرنے والے فرشتوں کی آوازیں قدس و پاکیزگی کی چاردیواریوں اور عظمت کے گہرے حجابوں اور بزرگی وجلال کے سراپردوں میں گونجتی ہیں اور اس گونج کے پیچھے جس سے کان بہرے ہوجاتے ہیں تجلیات نور کی اتنی فراوانیاں ہیں کہ جونگاہوں کو اپنے تک پہنچنے سے روک دیتی ہیں۔ چنانچہ وہ ناکام ونامراد ہوکر اپنی جگہ پر ٹھہری رہتی ہیں۔

پھر اللہ سبحانہ نے اپنے آسمانوں میں ٹھہرانے اور اپنی مملکت کے بہت سے امورات چلانے کیلئے عجیب وغریب مخلوق پیدا کی جنھیں ملائکہ کہتے ہیں۔[قرآن کریم معجم مفصل ۶۴۱ پر آیا ہے

۱۔ بعض ملائکہ داخل من الجنت کے خدمت گار ہیں رعد:۲۳۔۲۴، زمر:۲۳۔۱۷، زخرف:۷۷، مائدہ:۸، مدثر:۳۱، علق:۱۷، ۱۸، ملائکہ موکلین جھنم زمر:۱۷، غافر:۴۹، تحریم:۶]

نہج البلاغہ میں ملائکہ کے بارے میں ہے:

اَنُشَاَهُمُ عَلٰى صُوَرٍ مُّخُتَلِفَاتٍ، وَ اَقُدَارٍ مُّتفَاوِتَاتٍ، اُولِىُ اَجُنِحَةٍ تُسَبِّحُ جَلَالَ عِزَّتِهٖ، لَا يَنُتَحِلُوُنَ مَا ظَهَرَ فِى الُخَلُقِ مِنُ صُنُعِهٖ، وَ لَا يَدَّعُوُنَ اَنَّهُمُ يَخُلُقُوُنَ شَيُئًا مَّعَهٗ مِمَّا انُفَرَدَ بِهٖ، بَلُ عِبَادٌ مُّكُرَمُوُنَلَا يَسُبِقُوُنَهٗ بِالُقَوُلِ وَ هُمُ بِاَمُرِهٖ يَعُمَلُوُنَ

اللہ نے ان (فرشتوں) کو جدا جدا صورتوں اور الگ الگ پیمانوں پر پیدا کیا ہے۔ وہ بال وپَر رکھتے ہیں اور اس کے جلال وعزت کی تسبیح کرتے

رہتے ہیں اور مخلوق میں جو اس کی صنعتیں اجاگر ہوئی ہیں انہیں اپنی طرف نسبت نہیں دیتے اور نہ یہ اِدّعا کرتے ہیں کہ وہ کسی ایسی شے کو پیدا کر سکتے ہیں کہ جس کے پیدا کرنے میں وہ منفرد و یکتا ہے، ''بلکہ وہ اس کے معزز بندے ہیں جو کسی بات کے کہنے میں اس سے سبقت نہیں کرتے اور وہ اسی کے کہنے پر چلتے ہیں''۔

جَعَلَهُمْ فِيْمَا هُنَالِكَ اَهْلَ الْاَمَانَةِ عَلٰى وَحْيِهٖ، وَ حَمَّلَهُمْ اِلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَ دَآئِعَ اَمْرِهٖ وَ نَهْيِهٖ، وَ عَصَمَهُمْ مِنْ رَّيْبِ الشُّبُهَاتِ، فَمَا مِنْهُمْ زَآئِغٌ عَنْ سَبِيْلِ مَرْضَاتِهٖ، وَ اَمَدَّهُمْ بِفَوَآئِدِ الْمَعُوْنَةِ، وَ اَشْعَرَ قُلُوْبَهُمْ تَوَاضُعَ اِخْبَاتِ السَّكِيْنَةِ، وَ فَتَحَ لَهُمْ اَبْوَابًا ذُلُلًا اِلٰى تَمَاجِيْدِهٖ، وَ نَصَبَ لَهُمْ مَنَارًا وَّاضِحَةً عَلٰى اَعْلَامِ تَوْحِيْدِهٖ،

اللہ نے انہیں وہاں اپنی وحی کا امانتدار اور اپنے اوامر و نواہی کی ودیعتوں کا حامل بنا کر رسولوں کی طرف بھیجا ہے اور شک و شبہات کے خدشوں سے انہیں محفوظ رکھا ہے۔ تو ان میں سے کوئی بھی اس کی رضا جوئی کی راہ سے کترانے والا نہیں اور اس نے اپنی توفیق و اعانت سے ان کی دستگیری کی اور خضوع و خشوع کی عجز و شکستگی سے ان کے دلوں کو ڈھانپ دیا ہے اور تسبیح و تقدیس کی سہولتوں کے دروازے ان کیلئے کھول دیئے ہیں اور اپنی توحید کے نشانوں پر ان کیلئے روشن مینار نصب کئے ہیں۔

لَمْ تُثْقِلْهُمْ مُوْصِرَاتُ الْاٰثَامِ، وَ لَمْ تَرْتَحِلْهُمْ عُقَبُ اللَّيَالِيْ

وَ الْاَيَّامِ، وَ لَمْ تَرِمِ الشُّكُوْكُ بِنَوَازِعِهَا عَزِيْمَةَ اِيْمَانِهِمْ، وَ لَمْ تَعْتَرِكِ الظُّنُوْنُ عَلٰى مَعَاقِدِ يَقِيْنِهِمْ، وَ لَا قَدَحَتْ قَادِحَةُ الْاِحَنِ فِيْمَا بَيْنَهُمْ، وَ لَا سَلَبَتْهُمُ الْحَيْرَةُ مَا لَاقَ مِنْ مَّعْرِفَتِهٖ بِضَمَآئِرِهِمْ، وَ مَا سَكَنَ مِنْ عَظَمَتِهٖ وَ هَيْبَةِ جَلَالَتِهٖ فِيْ اَثْنَآءِ صُدُوْرِهِمْ، وَ لَمْ تَطْمَعْ فِيْهِمُ الْوَسَاوِسُ فَتَقْتَرِعَ بِرَيْنِهَا عَلٰى فِكْرِهِمْ.

نہ گناہوں کی گرانباریوں نے انہیں دبا رکھا ہے، نہ شب و روز کی گردشوں نے ان پر (سواری کیلئے) پالان ڈالے ہیں اور نہ شکوک وشبہات نے ان کے ایمان کے استحکام پر تیر چلائے ہیں اور نہ ان کے یقین کی پختگیوں پر (اوہام و) ظنون نے دھاوا بولا ہے اور نہ ان کے درمیان کبھی کینہ وحسد کی چنگاریاں بھڑکی ہیں اور نہ حیرانی وسراسیمگی ان کے دلوں میں سرایت کی ہوئی معرفت اور ان کے سینے کی تہوں میں جمی ہوئی عظمت خداوندی و ہیبت جلال الٰہی کو چھین سکی ہے، نہ کبھی وسوسوں نے ان پر دندان آز تیز کیا ہے کہ ان کے فکروں کو زنگ وتکدر سے آلودہ کر دیں۔

مِنْهُمْ مَنْ هُوَ فِيْ خَلْقِ الْغَمَامِ الدُّلَّحِ، وَ فِيْ عِظَمِ الْجِبَالِ الشُّمَّخِ، وَ فِيْ قَتْرَةِ الظَّلَامِ الْاَيْهَمِ، وَ مِنْهُمْ مَنْ قَدْ خَرَقَتْ اَقْدَامُهُمْ تُخُوْمَ الْاَرْضِ السُّفْلٰى، فَهِيَ كَرَايَاتٍ بِيْضٍ قَدْ نَفَذَتْ فِيْ مَخَارِقِ الْهَوَآءِ، وَ تَحْتَهَا رِيْحٌ هَفَّافَةٌ تَحْبِسُهَا عَلٰى حَيْثُ انْتَهَتْ مِنَ الْحُدُوْدِ الْمُتَنَاهِيَةِ.

ان میں کچھ وہ ہیں جو اللہ کے پیدا کردہ بوجھل بادلوں اور اونچے

پہاڑوں کی بلندیوں اور گھٹا ٹوپ اندھیروں کی سیاہیوں کی صورتوں میں ہیں اوران میں کچھ وہ ہیں جن کے قدم تحت الثریٰ کی حدوں کو چیر کر نکل گئے ہیں تو وہ سفید جھنڈوں کے مانند ہیں جو فضا کی وسعت کو چیرتے ہوئے آگے بڑھ گئے ہیں اوران پھریروں کے آخری سرے تک ایک ہلکی ہوا چل رہی ہے جو انہیں روکے ہوئے ہے۔

قَدِ اسْتَفْرَغَتْهُمْ اَشْغَالُ عِبَادَتِهٖ، وَ وَصَلَتْ حَقَآئِقُ الْاِیْمَانِ بَیْنَهُمْ وَ بَیْنَ مَعْرِفَتِهٖ، وَ قَطَعَهُمُ الْاِیْقَانُ بِهٖ اِلَی الْوَلَهِ اِلَیْهِ، وَ لَمْ تُجَاوِزْ رَغَبَاتُهُمْ مَا عِنْدَهٗ اِلٰی مَا عِنْدَ غَیْرِهٖ.

ان فرشتوں کو عبادت کی مشغولیتوں نے ہر چیز سے بے فکر بنا دیا اور ایمان کے ٹھوس عقیدے ان کیلئے اللہ کی معرفت کا وسیلہ بن گئے ہیں اور یقین کامل نے اوروں سے ہٹا کر اسی سے ان کی لو لگا دی ہے۔ اللہ کی طرف کی نعمتوں کے سوا کسی غیر کے عطا و انعام کی انہیں خواہش ہی نہیں ہوتی۔

قَدْ ذَاقُوْا حَلَاوَةَ مَعْرِفَتِهٖ، وَ شَرِبُوْا بِالْكَاْسِ الرَّوِيَّةِ مِنْ مَّحَبَّتِهٖ، وَ تَمَكَّنَتْ مِنْ سُوَيْدَآءِ قُلُوْبِهِمْ وَ شِيْجَةُ خِيْفَتِهٖ، فَحَنَوْا بِطُوْلِ الطَّاعَةِ اعْتِدَالَ ظُهُوْرِهِمْ، وَ لَمْ يُنْفِدْ طُوْلُ الرَّغْبَةِ اِلَيْهِ مَادَّةَ تَضَرُّعِهِمْ، وَ لَا اَطْلَقَ عَنْهُمْ عَظِيْمُ الزُّلْفَةِ رِبَقَ خُشُوْعِهِمْ.

انہوں نے معرفت کے شیریں مزے چکھے ہیں اوراس کی محبت کے سیراب کرنے والے جام سے سرشار ہیں اوران کے دلوں کی تہ میں اس کا خوف جڑ پکڑ چکا ہے، توانہوں نے لمبی چوڑی عبادتوں سے اپنی سیدھی کمریں

ٹیڑھی کر لی ہیں اور ہمہ وقت اسی کی طلب میں لگے رہنے کے باوجود ان کے تضرع و عاجزی کے ذخیرے ختم نہیں ہوتے اور قرب الٰہی کی بلندیوں کے باوجود خوف و خشوع کے پھندے ان (کے گلے) سے نہیں اترتے۔

وَ لَمْ يَتَوَلَّهُمُ الْاِعْجَابُ فَيَسْتَكْثِرُوْا مَا سَلَفَ مِنْهُمْ، وَ لَا تَرَكَتْ لَهُمُ اسْتِكَانَةُ الْاِجْلَالِ نَصِيبًا فِي تَعْظِيمِ حَسَنَاتِهِمْ، وَ لَمْ تَجْرِ الْفَتَرَاتُ فِيهِمْ عَلٰى طُوْلِ دُؤُبِهِمْ، وَ لَمْ تَغِضْ رَغَبَاتُهُمْ فَيُخَالِفُوْا عَنْ رَّجَآءِ رَبِّهِمْ، وَ لَمْ تَجِفَّ لِطُوْلِ الْمُنَاجَاةِ اَسَلَاتُ اَلْسِنَتِهِمْ، وَ لَا مَلَكَتْهُمُ الْاَشْغَالُ فَتَنْقَطِعَ بِهَمْسِ الْجُؤَارِ اِلَيْهِ اَصْوَاتُهُمْ، وَ لَمْ تَخْتَلِفْ فِيْ مَقَاوِمِ الطَّاعَةِ مَنَاكِبُهُمْ، وَ لَمْ يَثْنُوْا اِلٰى رَاحَةِ التَّقْصِيرِ فِيْ اَمْرِهٖ رِقَابَهُمْ، وَ لَا تَعْدُوْ عَلٰى عَزِيمَةِ جِدِّهِمْ بَلَادَةُ الْغَفَلَاتِ، وَ لَا تَنْتَضِلُ فِيْ هِمَمِهِمْ خَدَآئِعُ الشَّهَوَاتِ.

نہ ان میں کبھی خود پسندی پیدا ہوتی ہے کہ وہ اپنے گزشتہ اعمال کو زیادہ خیال کرنے لگیں اور نہ جلال پروردگار کے سامنے ان کے عجز و انکسار نے یہ موقع آنے دیا ہے کہ وہ اپنی نیکیوں کو بڑا سمجھ سکیں۔ ان میں مسلسل تعب اٹھانے کے باوجود بھی سستی نہیں آنے پاتی اور نہ ان کی طلب و رغبت میں کبھی کمی پیدا ہوئی ہے کہ وہ اپنے پالنے والے کے توقعات سے روگرداں ہو جائیں اور نہ مسلسل مناجاتوں سے ان کی زبان کی نوکیں خشک ہوتی ہیں اور نہ کبھی ایسا ہوا ہے کہ وہ دوسرے اشغال کی وجہ سے تضرع و زاری کی آوازوں

کو دھیما کر لیں اور نہ عبادت کی صفوں میں ان کے شانے آگے پیچھے ہو جاتے ہیں اور نہ وہ آرام و راحت کی خاطر اس کے احکام کی تعمیل میں کوتاہی کر کے اپنی گردنوں کو ادھر سے ادھر کرتے ہیں، نہ ان کی کوششوں کے عزم پر غفلت کی نادانیاں حملہ آور ہوتی ہیں، اور نہ ان کی (بلند) ہمتوں میں فریب دینے والے وسوسوں کا گزر ہوتا ہے۔

قَدِ اتَّخَذُوا ذَا الْعَرْشِ ذَخِيرَةً لِّيَوْمِ فَاقَتِهِمْ، وَ يَمَّمُوهُ عِنْدَ انْقِطَاعِ الْخَلْقِ إِلَى الْمَخْلُوقِينَ بِرَغْبَتِهِمْ، لَا يَقْطَعُونَ أَمَدَ غَايَةِ عِبَادَتِهِ، وَ لَا يَرْجِعُ بِهِمُ الِاسْتِهْتَارُ بِلُزُومِ طَاعَتِهِ، إِلَّا إِلَى مَوَادَّ مِنْ قُلُوبِهِمْ غَيْرِ مُنْقَطِعَةٍ مِّنْ رَّجَائِهِ وَ مَخَافَتِهِ، لَمْ تَنْقَطِعْ أَسْبَابُ الشَّفَقَةِ مِنْهُمْ، فَيَنُوا فِي جِدِّهِمْ، وَ لَمْ تَأْسِرْهُمُ الْأَطْمَاعُ فَيُؤْثِرُوا وَشِيكَ السَّعْيِ عَلَى اجْتِهَادِهِمْ .وَ لَمْ يَسْتَعْظِمُوا مَا مَضَى مِنْ أَعْمَالِهِمْ، وَ لَوِ اسْتَعْظَمُوا ذٰلِكَ لَنَسَخَ الرَّجَآءُ مِنْهُمْ شَفَقَاتِ وَجَلِهِمْ، وَ لَمْ يَخْتَلِفُوا فِي رَبِّهِمْ بِاسْتِحْوَاذِ الشَّيْطٰنِ عَلَيْهِمْ، وَ لَمْ يُفَرِّقْهُمْ سُوْءُ التَّقَاطُعِ، وَ لَا تَوَلَّاهُمْ غِلُّ التَّحَاسُدِ، وَ لَا تَشَعَّبَتْهُمْ مَصَارِفُ الرِّيَبِ، وَ لَا اقْتَسَمَتْهُمْ أَخْيَافُ الْهِمَمِ.

انہوں نے احتیاج کے دن کیلئے صاحب عرش کو اپنا ذخیرہ بنا رکھا ہے اور جب دوسرے لوگ مخلوقات کی طرف اپنی خواہشوں کو لے کر بڑھتے ہیں تو یہ بس اسی سے لو لگاتے ہیں۔ وہ اس کی عبادت کی انتہا کو نہیں پہنچ سکتے۔ انہیں عبادت کا والہانہ شوق (کسی اور طرف لے جانے کے بجائے) ان کی

قلبی امید وبیم کے ان ہی سرچشموں کی طرف لے جاتا ہے جن کے سوتے کبھی موقوف نہیں ہوتے۔ خوف کھانے کے وجوہ ختم نہیں ہوئے کہ وہ اپنی کوششوں میں سستی کریں اور نہ دنیا کے طمعوں نے انہیں جکڑ رکھا ہے کہ وہ دنیا کیلئے وقتی کوششوں کو اپنی اس جدوجہد پر ترجیح دیں اور نہ انہوں نے اپنے سابقہ اعمال کو کبھی بڑا سمجھا ہے اور اگر بڑا سمجھتے تو پھر امیدیں خوف خدا کے اندیشوں کو ان (کے صفحہ دل) سے مٹا دیتیں اور نہ شیطان کے ورغلانے سے ان میں باہم اپنے پروردگار کے متعلق کبھی کوئی اختلاف پیدا ہوا اور نہ ایک دوسرے سے کٹنے (اور بگاڑ پیدا کرنے) کی وجہ سے پراگندہ ومتفرق ہوئے اور نہ آپس میں حسد رکھنے کے سبب سے ان کے دلوں میں کینہ وبغض پیدا ہوا اور نہ شک وشبہات میں پڑنے کی وجہ سے تتر بتر ہوئے اور نہ پست ہمتیوں نے ان پر کبھی قبضہ کیا۔

فَهُمْ اُسَرَآءُ اِيْمَانٍ لَّمْ يَفُكَّهُمْ مِنْ رِّبْقَتِهٖ زَيْغٌ وَّ لَا عُدُوْلٌ وَّ لَا وَنًى وَّ لَا فُتُوْرٌ، وَ لَيْسَ فِيْ اَطْبَاقِ السَّمَآءِ مَوْضِعُ اِهَابٍ اِلَّا وَ عَلَيْهِ مَلَكٌ سَاجِدٌ، اَوْ سَاعٍ حَافِدٌ، يَزْدَادُوْنَ عَلٰى طُوْلِ الطَّاعَةِ بِرَبِّهِمْ عِلْمًا، وَ تَزْدَادُ عِزَّةُ رَبِّهِمْ فِيْ قُلُوْبِهِمْ عِظَمًا.

یکے از روئید اتہای قیامت نامہ اعمال ہے

انسان کے حد بلوغ کو پہنچنے اور قلم تکلیف چلنے کے بعد سے خروج روح تک ملائکہ کی نگرانی میں ہوتا ہے، اس کے تمام حرکات سکنات ضبط کئے جاتے ہیں ﴿**اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى وَ نَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَ آثَارَهُمْ**

﴾ بیشک ہم ہی مردوں کو زندہ کرتے ہیں اور ان کے گزشتہ اعمال اور ان کے آثار کو لکھتے جاتے ہیں یسین ۱۲، ﴿إِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيانِ عَنِ الْيَمِينِ وَ عَنِ الشِّمالِ قَعيدٌ. ما يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلاَّ لَدَيْهِ رَقيبٌ عَتيدٌ﴾ جب کہ دو لکھنے والے اس کی حرکتوں کو لکھ لیتے ہیں جو داہنے اور بائیں بیٹھے ہیں وہ کوئی بات منہ سے نہیں نکلتا ہے نگہبان اس کے پاس موجود رہتا ہے ق ۱۷، ۱۸، ﴿ما يَكُونُ مِنْ نَجْوى ثَلاثَةٍ إِلاَّ هُوَ رابِعُهُمْ﴾ کہیں بھی تین آدمیوں کے درمیان راز کی بات نہیں ہوتی ہے مگر یہ کہ وہ ان کا چوتھا ہوتا ہے۔ مجادلہ:۷ ﴿هذا كِتابُنا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ إِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ ما كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ﴾ یہ ہماری کتاب نامۂ اعمال ہے جو حق کے ساتھ بولتی ہے اور ہم اس میں تمہارے اعمال کو برابر لکھوار ہے تھے

جاثیہ:۲۹، ﴿وَ كُلَّ إِنسانٍ أَلْزَمْناهُ طائِرَهُ في عُنُقِهِ وَ نُخْرِجُ لَهُ يَوْمَ الْقِيامَةِ كِتاباً يَلْقاهُ مَنْشُوراً. اقْرَأْ كِتابَكَ كَفى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسيباً﴾ اور ہم نے ہر انسان کے نامہ اعمال کو اس کی گردن میں آویزاں کر دیا ہے اور روز قیامت اسے ایک کھلی ہوئی کتاب کی طرح پیش کر دیں گے کہ اب تم اپنی کتاب خود پڑھ لو آج تمہارے حساب کے لئے یہی کتاب کافی ہے

اسراء ۱۳، ۱۴، ﴿وَ وُضِعَ الْكِتابُ فَتَرَى الْمُجْرِمينَ مُشْفِقينَ مِمَّا فيهِ وَ يَقُولُونَ يا وَيْلَتَنا ما لِهذَا الْكِتابِ لا يُغادِرُ صَغيرَةً وَ لا كَبيرَةً إِلاَّ أَحْصاها وَ وَجَدُوا ما عَمِلُوا حاضِراً وَ لا

يَظْلِمُ رَبُّكَ أَحداً ﴾

اور جب نامۂ اعمال سامنے رکھا جائے گا تو دیکھو گے کہ مجرمین اس کے مندرجات کو دیکھ کر خوفزدہ ہوں گے اور کہیں گے کہ ہائے افسوس اس کتاب نے تو چھوٹا بڑا کچھ نہیں چھوڑا اور سب کو جمع کرلیا ہے، ہر ایک اپنے اعمال کو حاضر پائیں گے کہف ۴۹،

﴿وَ إِذَا الصُّحُفُ نُشِرَت ﴾ اور جب نامہ اعمال منتشر کریں گے تکویر ۱۰، ﴿اصلَوْهَا الْيَوْمَ بما كُنتُمْ تَكْفُرُونَ ﴾ آج اسی میں چلے جاؤ کہ تم ہمیشہ کفر اختیار کرتے تھے یٰسین: ۶۴، ﴿تَنزِيلٌ مِنَ الرَّحْمنِ الرَّحيمِ ﴾ یہ خدائے رحمٰن ورحیم کی تنزیل ہے فصلت :۲۔ان آیات میں پہلے ہی دن سے انسان کو آگاہ مطلع کیا تھا کہ تمہاری ہر چیز کا ریکارڈ ہو رہی ہے۔ ہمارے ہاتھ پاؤں گواہی دیں گے۔

قیامت کے دن اعمال ایک کتاب کی صورت میں باہر آئیں گے۔

﴿اقْرَأْ كِتابَكَ كَفى بِنفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسيباً ﴾ عمران : ۱۸۱ ﴿ لَقَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ الَّذينَ قالُوا إِنَّ اللَّهَ فَقيرٌ وَ نَحْنُ أَغْنِياء سَنَكْتُب ما قالُوا﴾ نساء ۸۱ ﴿وَ يَقُولُونَ طاعَةٌ فَإِذا بَرَزُوا مِنْ عِنْدِكَ بَيَّتَ طائِفَةٌ مِنْهُمْ غَيْرَ الَّذى تَقُولُ وَ اللَّهُ يَكْتُبُ ما يُبَيِّتُونَ ﴾ توبه ۱۲۱ ﴿وَ لا يُنفِقُونَ نَفَقَةً صَغيرَةً وَبيرَةً وَ لا يَقْطَعُونَ وادِياً إِلَّا كُتِبَ لَهُم﴾ یونس ۲۱ ﴿وَ إِذا أَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً مِنْ بَعْدِ ضَرَّاء مَسَّتْهُمْ إِذا لَهُمْ مَكْرٌ فى آياتِنا قُلِ

اللَّهُ أَسْرَعُ مَكْراً إِنَّ رُسُلَنا يَكْتُبُونَ ما تَمْكُرُونَ﴾ اسراء ۱۳ ﴿وَ
كُلَّ إِنسانٍ أَلْزَمْناهُ طائِرَهُ فِی عُنُقِهِ وَ نُخْرِجُ لَهُ يَوْمَ الْقِيامَةِ كِتاباً
يَلْقاهُ مَنْشُوراً ﴾، ۱۴ ﴿اقْرَأْ كِتابَكَ كَفى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ
عَلَيْكَ حَسِيباً ﴾، ۱۷ ﴿يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أُناسٍ بِإِمامِهِمْ فَمَنْ
أُوتِيَ كِتابَهُ بِيَمِينِهِ فَأُولئِكَ يَقْرَؤُنَ كِتابَهُمْ وَ لا يُظْلَمُونَ فَتِيلاً
﴾ کهف آیت: ۴۹ ﴿وَ وُضِعَ الْكِتابُ فَتَرَى الْمُجْرِمِينَ
مُشْفِقِينَ مِمَّا فِيهِ وَ يَقُولُونَ يا وَيْلَتَنا ما لِهذَا الْكِتابِ لا يُغادِرُ
صَغِيرَةً وَ لا كَبِيرَةً إِلَّا أَحْصاها وَ وَجَدُوا ما عَمِلُوا حاضِراً وَ لا
يَظْلِمُ رَبُّكَ أَحَداً ﴾ مریم : ۷۹ ﴿كَلَّا سَنَكْتُبُ ما يَقُولُ وَ نَمُدُّ
لَهُ مِنَ الْعَذابِ مَدًّا ﴾انبیاء: ۹۴ ﴿فَمَنْ يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحاتِ وَ
هُوَ مُؤْمِنٌ فَلا كُفْرانَ لِسَعْيِهِ وَ إِنَّا لَهُ كاتِبُونَ ﴾مؤمنون: ۶۲ ﴿وَ
لا نُكَلِّفُ نَفْساً إِلَّا وُسْعَها وَ لَدَيْنا كِتابٌ يَنْطِقُ بِالْحَقِّ وَ هُمْ لا
يُظْلَمُونَ﴾یسین: ۱۲ ﴿إِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتى وَ نَكْتُبُ ما
قَدَّمُوا وَ آثارَهُمْ وَ كُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْناهُ فِی إِمامٍ مُبِينٍ ﴾ زمر:
۶۹ ﴿وَ أَشْرَقَتِ الْأَرْضُ بِنُورِ رَبِّها وَ وُضِعَ الْكِتابُ وَ جِيءَ
بِالنَّبِيِّينَ وَ الشُّهَداءِ وَ قُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَ هُمْ لا يُظْلَمُونَ ﴾
زخرف: ۱۹ ﴿وَ جَعَلُوا الْمَلائِكَةَ الَّذِينَ هُمْ عِبادُ الرَّحْمنِ إِناثاً
أَ شَهِدُوا خَلْقَهُمْ سَتُكْتَبُ شَهادَتُهُمْ وَ يُسْئَلُونَ ﴾ ، ۸۰ ﴿أَمْ
يَحْسَبُونَ أَنَّا لا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَ نَجْواهُمْ بَلى وَ رُسُلُنا لَدَيْهِمْ

يَكْتُبُونَ ﴾ جاثيه: ۲۸ ﴿وَ ترى كُلَّ أُمَّةٍ جاثِيَةً كُلُّ أُمَّةٍ تُدْعى
إِلى كِتابِهَا الْيَوْمَ تُجْزَوْنَ ما كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴾، ۲۹ ﴿هذا كِتابُنا
يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ إِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ ما كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴾ ق:
۱۷ ﴿إِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيانِ عَنِ الْيَمينِ وَ عَنِ الشِّمالِ قَعيدٌ ﴾
۱۸ ﴿ما يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقيبٌ عَتيدٌ ﴾ ، ۲۳ ﴿وَ قالَ
قَرينُهُ هذا ما لَدَيَّ عَتيدٌ﴾ قمر: ۵۲ ﴿وَ كُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوهُ فِي
الزُّبُرِ﴾، ۵۳ ﴿وَ كُلُّ صَغيرٍ وَ كَبيرٍ مُسْتَطَرٌ﴾ یہ آیات تمام نامہ
اعمال کے بارے میں ہے واقعه :۸ ﴿فَأَصْحابُ الْمَيْمَنَةِ ما
أَصْحابُ الْمَيْمَنَةِ ﴾، ۹ ﴿وَ أَصْحابُ الْمَشْئَمَةِ ما أَصْحابُ
الْمَشْئَمَةِ ﴾ اصحاب شمال واقعه : ۲۷ ﴿وَ أَصْحابُ الْيَمينِ
ما أَصْحابُ الْيَمينِ ﴾، ۴۱ ﴿وَ أَصْحابُ الشِّمالِ ما أَصْحابُ
الشِّمالِ ﴾ قرائت کتب حاقہ :۱۹ ﴿فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتابَهُ بِيَمينِهِ
فَيَقُولُ هاؤُمُ اقْرَؤُا كِتابِيَهْ ﴾، ۲۰ ﴿إِنِّي ظَنَنْتُ أَنِّي مُلاقٍ
حِسابِيَهْ ﴾، ۲۵ ﴿وَ أَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتابَهُ بِشِمالِهِ فَيَقُولُ يا لَيْتَني
لَمْ أُوتَ كِتابِيَهْ ﴾ ، ۲۶ ﴿وَ لَمْ أَدْرِ ما حِسابِيَه﴾ تكوير ۱۰
﴿وَ إِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ﴾ انشقاق :۷ ﴿فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتابَهُ
بِيَمينِهِ﴾ ، ۱۲ ﴿وَ يَصْلى سَعيراً ﴾ سوره بقره:۲۸۴ ﴿لِلَّهِ ما فِي
السَّماواتِ وَ ما فِي الْأَرْضِ وَ إِنْ تُبْدُوا ما فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ
تُخْفُوهُ يُحاسِبْكُمْ بِهِ اللَّهُ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَشاءُ وَ يُعَذِّبُ مَنْ يَشاءُ وَ

اللّٰہُ عَلیٰ کُلِّ شَیْءٍ قَدیرٌ ﴾ رعد:۴۰ ﴿وَ إِنْ ما نُرِیَنَّکَ بَعْضَ الَّذی نَعِدُهُمْ أَوْ نَتَوَفَّیَنَّکَ فَإِنَّما عَلَیْکَ الْبَلاغُ وَ عَلَیْنَا الْحِسابُ ﴾ ابراہیم:۴۱ ﴿رَبَّنَا اغْفِرْ لی وَ لِوالِدَیَّ وَ لِلْمُؤْمِنینَ یَوْمَ یَقُومُ الْحِسابُ ﴾ اسراء:۱۴ ﴿اقْرَأْ کِتابَکَ کَفی بِنَفْسِکَ الْیَوْمَ عَلَیْکَ حَسیباً ﴾ انبیاء :۱ ﴿قْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسابُهُمْ وَ هُمْ فی غَفْلَةٍ مُعْرِضُونَ ﴾ سورہ مؤمنون:۱۱۷ ﴿وَ مَنْ یَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلهاً آخَرَ لا بُرْهانَ لَهُ بِهِ فَإِنَّما حِسابُهُ عِنْدَ رَبِّهِ إِنَّهُ لا یُفْلِحُ الْکافِرُونَ ﴾

چنانچہ قرآن کریم میں آیا ہے ﴿إِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتی ﴾ ہم مردوں کو زندہ کرتے ہیں ﴿ وَ نَکْتُبُ ما قَدَّمُوا وَ آثارَهُمْ ﴾ جو کچھ وہ کرتے ہیں وہ ہم لکھتے ہیں اور ہر چیز ثبت کرتے ہیں سورہ یٰسین آیت:۱۲ ﴿إِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتی وَ نَکْتُبُ ما قَدَّمُوا وَ آثارَهُمْ وَ کُلَّ شَیْءٍ أَحْصَیْناهُ فی إِمامٍ مُبینٍ ﴾ بیشک ہم ہی مردوں کو زندہ کرتے ہیں اوران کے گزشتہ اعمال اوران کے آثار کو لکھتے جاتے ہیں اور ہم نے ہر شے کو ایک روشن امام میں جمع کر دیا ہے امام مبین سے مراد اللہ کا علم ہے جس میں ذرہ برابر غائب نہیں ہوتا ہے انسان کے دائیں بائیں ملائکہ اسکے صادر قول کو ضبط کرنے کے لئے رقیب وعتید ہوتے ہیں سورہ ق:۱۷ ﴿إِذْ یَتَلَقَّی الْمُتَلَقِّیانِ عَنِ الْیَمینِ وَ عَنِ الشِّمالِ قَعیدٌ ﴾ جب کہ دو لکھنے والے اس کی حرکتوں کو لکھتے ہیں جو دائیں اور بائیں بیٹھے ہوئے ہیں

ق۔۱۸ ﴿ما یَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَیْهِ رَقیبٌ عَتید ﴾ وہ کوئی بات منہ سے نہیں نکلتا ہے مگر یہ کہ ایک نگہبان اس کے پاس موجود رہتا ہے رقیب رقابت یعنی اس کے پیچھے سے نگرانی کرتے ہیں یعنی اس کو تنہا نہیں چھوڑتے رعد:۱۱، نیز جو تلفظات حرکات سکنات مخفی چھپے کرتے ہیں وہ خود اس کے اندر ریکارڈ ہوتے ہیں ق:۱۱ دو آدمی ملاقات کرتے ہیں ملائکہ موکل اس کو ثبت کرتے ہیں، انسان سے صادر گناہ یا حسنات صغیر ہو کبیرہ خود اس انسان کے اندر ضبط ہوتے ہیں جس طرح ٹیپ ریکارڈ میں ہوتا ہے۔ جس طرح اگر کوئی ایجنسی کا بندہ آپکے پیچھا کررہا تو انسان ڈرتا ہے اور اپنی حرکات نقل وحرکت کو کنٹرول کرتا ہے۔

انسان جب قیامت میں اپنے نامۂ اعمال دیکھ کر حیران ہونگے ،انھوں نے کوئی صغیر و کبیر عمل کو بھی نہیں چھوڑا ہے چنانچہ قیامت کے دن اس کو کتاب کی شکل میں دیں گے اپنے تمام برے اعمال اس میں نظر آتا ہے کہتا ہے ویل افسوس میرے لئے اس میں کوئی چیز چھوڑی نہیں ہے نہ صغیرہ نہ کبیرہ سب کچھ ثبت ہے۔

یوم القیامۃ کے روئیدات

نامہ اعمال انسان جو اعمال انجام دیتا ہے چاہے خیر ہو یا شر، اللہ سبحانہ نے ان اعمال کو انجام دیتے وقت اس کی ذات میں ثبت کرتے ہیں جو برے اعمال انجام دیتے ہیں وہ سمجھتے ہیں بس کام ہوگیا کسی نے دیکھا نہیں لیکن اللہ سبحانہ یہ عمل اس کے وجود میں ثبت کرتے ہیں ﴿وَ کُلَّ

إنسانٍ أَلْزَمْناهُ طائِرَهُ فی عُنُقِهِ ﴾ ہر انسان کے عمل ان کے جسم میں چسپاں ہوتے ہیں

﴿وَ نُخْرِجُ لَهُ يَوْمَ الْقِيامَةِ كِتاباً يَلْقاهُ مَنْشُوراً﴾ قیامت، اس کو یوم بعث بھی کہتے ہیں یعنی اٹھانا برانگیختہ بیٹھے ہوئے کو اٹھانا جیسا کہ اس آیت میں آیا ہے ﴿وَ إِذَا الْقُبُورُ بُعْثِرَتْ﴾ سورہ انفطار:۴

قرآن کریم میں انسانوں سے دو قسم کے خطاب ہے ا۔ پہلا خطاب ہر وہ انسان باشعور باعقل ادراک و احساس کرنے والے سے خطاب ہے ان جگہوں پر خطاب ﴿یا أَيُّهَا النَّاسُ﴾ سے آیا ہے اے انسانو اساس دین دو چیز ہیں ایک تسلیم کرو کہ تم مخلوق ہو خالق نہیں ہو یہ آسمان یہ زمین خود بخود وجود میں نہیں آئی ہے خالق موجد کائنات نے خلق کیا ہے۔ دنیائے عقلا کے پاس اللہ نہ ہونے کا خالق نہ ہونے کی کوئی دلیل نہیں ہے کسی کو چیز رد کرنے کے دو طریقے ہیں ایک یہ ممکن نہیں، ہو نہیں سکتا ہمارے پاس دلائل کثیرہ ہے یا قلیلہ ہے محکم متقن دلیل ہے کہ یہ نہیں ہو سکتا ہے تو اس وقت مثبتین کو دلیل دینا پڑے گی یہ ہو سکتا ہے، ایک دفعہ اس کے پاس دلیل نہ ہونے کی دلیل نہیں ہے مادہ پرست کو بت پرست بھی کہتے ہیں

حج: ۵ ﴿یا أَيُّهَا النَّاسُ إِنْ كُنْتُمْ فی رَيْبٍ مِنَ الْبَعْثِ فَإِنَّا خَلَقْناكُمْ مِنْ تُرابٍ ثُمَّ مِنْ نُطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنْ مُضْغَةٍ مُخَلَّقَةٍ وَ غَيْرِ مُخَلَّقَةٍ لِنُبَيِّنَ لَكُمْ وَ نُقِرُّ فِی الْأَرْحامِ ما نَشاءُ إِلى أَجَلٍ مُسَمًّى ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلاً ثُمَّ لِتَبْلُغُوا أَشُدَّكُمْ وَ مِنْكُمْ مَنْ

يُتَوَفّٰى وَ مِنكُم مَنْ يُرَدُّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلا يَعْلَمَ مِنْ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْئاً وَ تَرَى الْأَرْضَ هَامِدَةً فَإِذا أَنْزَلْنا عَلَيْهَا الْماءَ اهْتَزَّتْ وَ رَبَتْ وَ أَنْبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍ بَهِيجٍ ﴾

یوم یقوم الحساب

قیامت کے دن کو یوم حساب اس لئے کہتے ہیں اس دن ان کے ایمانیات اعمال حسنات وسیئات کا حساب ہوگا

﴿ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ ﴾ ابراهيم: ۴۱ ﴿ وَ يَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ﴾ غافر: ۵۱ ﴿يَوْمَ يَقُومُ الرُّوحُ وَ الْمَلائِكَةُ ﴾ نبأ: ۳۸ حساب گنتی کو کہتے ہیں قیامت کے دن گنتی ہوگی گنتی کیسے ہوگی الرحمٰن :۳۹ میں آیا ہے﴿فَيَوْمَئِذٍ لا يُسْئَلُ عَنْ ذَنْبِهِ إِنْسٌ وَ لا جَانٌّ ﴾ قیامت کے دن جن وانس سے ان کے گناہ کا سوال نہیں ہوگا کا مطلب گنتی نہیں ہوگی پوچھ گچھ نہیں ہوگی تو نعوذ باللہ قیامت میں سزا جزا نہیں ہونگی ۔ یہ جو کہتے ہیں حساب نہیں ہوگا کیونکہ ہم ان کے اعمال وکردار اس طرح ضبط کرتے ہیں کوئی شخص انکار نہیں کرسکیں گے فرماتے ہیں ﴿الْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلَى أَفْوَاهِهِمْ ﴾ انسان کی زبان بند کریں گے یہ باطل گو زبان تھی جھوٹ بولتے تھے باطل بولتے تھے ہم اس کو بند کریں گے اس کے منہ کو کھولنے نہیں دیں گے ہاتھ پاؤں سے بات کریں گے ہاتھ پاؤں ہمیں جواب دیں گے حساب قیامت دنیا کی عدالتوں جیسا نہیں ہوگی ثبوت انسان کے وجود کے اندر ضبط ہوتے تھے انسان کے تمام اعمال جو دنیا میں انجام دے رہے ہیں

وہ کتاب کی صورت میں ہے اس کو دیں گے ﴿أقْــرَأْ كِتـــابَكَ ﴾ اپنی کتاب خود پڑھیں دنیا میں اگر کوئی انپڑھ ہے اس سے کہیں گے یہ کتاب پڑھو اقرار نامہ اعتراف نامہ پڑھو تو کہیں گے مجھے پڑھنا لکھنا نہیں آتا ہے لیکن قیامت کے دن ایسی کتاب نہیں ہوگی اقرء کتا بک کفی بنفسک الیوم۔ خود حساب کریں ہر چیز علم اللہ میں ہے ذرہ بھر برابر باہر نہیں ہونگے یہ کتاب جو قیامت کے دن دیں گے وہ دو قسم کی کتاب ہے کتاب ابرار کتاب فجار ،کتاب ابرار رکھنے والے جنت علیین میں ہونگے یہ کتاب ان کے اعمال کا جزا ہونگے مقرب ملائکہ اس کو دیکھیں گے نعمتوں سے بھرے ہونگے

۲۔ دوسری کتاب کا نام کتاب فجار ہے مکذبین دین کو جھٹلانے والوں کی کتاب مطففین:۷،۱۰﴿كَلَّا إِنَّ كِتابَ الفُجّارِ لَفى سِجّين، وَيْلٌ يَـوْمَـئِـذٍ لِلْمُكَذِّبينَ ﴾ انشقاق:۱۰﴿وَ أَمَّـا مَـنْ أُوتِـيَ كِتابَهُ وَراءَ ظَهْـرِه ﴾ دو آدمی ایک دوسرے سے ملیں گے گفتگو کریں گے دنیا میں وہ ضبط ہوگی جو کچھ الفاظ کلمات منہ سے نکلیں گے رقیب وعتید اس کو ضبط کرتے تھے ق :۱۷،۱۸﴿وَ لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسانَ وَ نَعْلَمُ ما تُوَسْوِسُ بِهِ نَفْسُهُ وَ نَـحْـنُ أَقْـرَبُ إِلَيْـهِ مِـنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ ،، إِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيانِ عَنِ الْيَـمـيـنِ وَ عَـنِ الشِّـمـالِ قَعيدٌ ﴾ اسراء:۱۳،۱۴﴿وَ كُـلَّ إِنسـانٍ أَلْـزَمْـنـاهُ طـائِـرَهُ فـى عُـنُـقِهِ وَ نُخْرِجُ لَهُ يَوْمَ الْقِيامَةِ كِتاباً يَلْقاهُ مَـنْـشُـوراً ،، اقْـرَأْ كِتـابَكَ كَـفـى بِـنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسيباً ﴾

۳۔ یوم یقوم الحساب حساب لینے والے اٹھیں گے ابراہیم ۴۱ حساب جیسا کہ دامغانی متوفی ۴۷۸ھ ص ۱۷ پر آیا ہے قیامت کے دن انسان کو درپیش واقعات میں سے ایک انسانوں کا حساب ہونا ہے، شام میں ایک عالم دین نے نظام اسلام کے بارے میں ایک ضخیم کتاب لکھی ہے، بدقسمتی سے عالم اسلامی کے علماء نے عالم غربی کی یلغار کے دور میں دین اسلام کو مغرب پرست والوں کے لئے گوارا بنانے کے لئے اسلام کے اصول ومبانی سے کھیلا ہے۔ جہاں انھوں نے لکھا ہے اسلام میں انسان آزاد ہے، حریت ومساوات کے خالق مغرب میں آزادی کے خلاف مظاہرہ کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ دنیا میں متشدد ترین سخت ترین نگرانی کے باوجود قتل سرقت کر کے یہاں جرم کرنے والے مغرب میں فرار ہوتے ہیں۔ لیکن اللہ سبحانہ کے قبضہ قدرت سے جائے فرار نہیں نہ آسمان کی طرف جا سکتے ہیں نہ زمین کے تہہ خانوں میں چھپ سکتے ہیں تمھارا حساب ہوگا۔

روم : ۱۹ ﴿يُخرِجُ الْحَىَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ يُخرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَ يُحيِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِها﴾، ۵۰ ﴿كَيفَ يُحيِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِها إِنَّ ذلِكَ لَمُحيِ الْمَوْتى﴾ حديد : ۱۷ ﴿أَنَّ اللَّهَ يُحيِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِها﴾ ق : ۱۱ ﴿وَ أَحيَينا بِهِ بَلْدَةً مَيْتاً كَذلِكَ الْخُرُوجُ﴾

بينه : ۶ ﴿ جَزاؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّاتُ عَدْنٍ تَجْرِى مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهارُ خالِدينَ فيها أَبَداً رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوا عَنْهُ ذلِكَ

لِمَنْ خَشِیَ رَبَّہُ﴾،۸﴿إِنَّ الَّذینَ کَفَرُوا مِنْ أَھْلِ الْکِتابِ وَ الْمُشْرِکینَ فی نارِ جَھَنَّمَ خالِدینَ فیھا أُولئِکَ ھُمْ شَرُّ الْبَرِیَّة ﴿یَوْمَ یَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعالَمینَ﴾ مطففین: ٦

حساب

۱۔حساب بمعنی عذاب

﴿إِنَّھُمْ کانُوا لا یَرْجُونَ حِساباً﴾ نباء۲۷“

۲۔حساب بمعنی حفیظ

نساء: ۸٦’﴿إِنَّ اللَّہَ کانَ عَلی کُلِّ شَیْءٍ حَسیباً﴾

۳۔حساب بمعنی شہید

نساء: ٦ ﴿فَأَشْھِدُوا عَلَیْھِمْ وَ کَفی بِاللَّہِ حَسیباً﴾

۴۔الحساب العرض علی اللہ

انشقاق ﴿فَسَوْفَ یُحاسَبُ حِساباً یَسیراً﴾

۵۔العدد

﴿لِتَعْلَمُوا عَدَدَ السِّنینَ وَ الْحِساب﴾

٦۔حساب تقسیر

۷۔حساب منازل

۸۔ظن

﴿وَ ھُمْ یَحْسَبُونَ أَنَّھُمْ یُحْسِنُونَ صُنْعاً﴾

۹۔حساب

بقرہ ۲۸۴، ﴿وَ إِنْ تُبْدُوا مَا فِی أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ.. ۲۸۴﴾ اسراء ۱۴، ﴿اقْرَأْ كِتَابَكَ كَفَى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيباً. ۱۴﴾ انبياء ۱ ﴿اقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَ هُمْ فِی غَفْلَةٍ مُعْرِضُونَ ﴾مومنون ۱۱۷، ﴿وَ مَنْ يَدْعُ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهاً آخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهُ بِهِ فَإِنَّمَا حِسَابُهُ عِنْدَ رَبِّهِ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْكَافِرُونَ﴾ شعراء ۱۱۳ ﴿إِنْ حِسَابُهُمْ إِلَّا عَلَى رَبِّی لَوْ تَشْعُرُونَ ﴾غافر ۲۷ ﴿وَ قَالَ مُوسَى إِنِّی عُذْتُ بِرَبِّی وَ رَبِّكُمْ مِنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسَابِ ﴾ طلاق ۸ ﴿وَ كَأَيِّنْ مِنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ أَمْرِ رَبِّهَا وَ رُسُلِهِ فَحَاسَبْنَاهَا حِسَاباً شَدِيداً وَ عَذَّبْنَاهَا عَذَاباً نُكْراً ﴾ نباء ۲۷. ﴿إِنَّهُمْ كَانُوا لَا يَرْجُونَ حِسَاباً ﴾خُشَّعاً أَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ كَأَنَّهُمْ جَرَادٌ مُنْتَشِرٌ .۷.مُهْطِعِينَ إِلَى الدَّاعِ يَقُولُ الْكَافِرُونَ هٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ﴾ قمر.۸ ﴿فَذَرْهُمْ يَخُوضُوا وَ يَلْعَبُوا حَتَّى يُلَاقُوا يَوْمَهُمُ الَّذِييُوعَدُونَ ..معارج. ۴۲﴾ ﴿وَ نُفِخَ فِی الصُّورِ فَإِذَا هُمْ مِنَ الْأَجْدَاثِ إِلَى رَبِّهِمْ يَنْسِلُونَ. .يسن. ۵۱﴾

مصطلح مشئمة وشمال

شمال ،مقائیس ج ا ص ٦٢٦ آیا ہے ۔ش ۔م ۔ل ۔ سے مرکب اس کلمہ کے دو اصل جداگانہ ہے۔''اصل اول يدل على دوران الشئى با الشئى ''کوئی چیز کسی اور چیز کے گرد گھومے،اس چیز پر احاطہ کریں یہیں

سے کہتے ہیں ''شملهم الامر اذاعمهم ''شمال اس چادر کو کہتے ہیں اوڑھتے ہیں ''وجمع الله شمله،اذادعا له بتالف اموره ''والاصل الثانی یدل علی جانب الذی مخالف الیمین من ذلک ،الید الشمال ومنه الریح الشمال لانها تاتی من ناحیة قبلة العراق ''بیت اللہ کعبۃ الحرام کے چار زاویوں کو رکن کہتے ہیں، پھر ہر رکن کیلئے ایک الگ نام ہے،جس زاویے میں حجر اسود نصب ہے اس کو صرف رکن کہتے ہیں،اس کے بعد حجر اسماعیل سے متصل رکن کو رکن عراق کہتے ہیں ،اس کے بعد رکن کو شامی کہتے ہیں اس کے بعد مقابل حجر اسود کو رکن یمانی کہتے ہیں۔اسی طرح انسان کے جسم کی بھی چار اطراف ہیں،ایک طرف کو یمین کہتے ہیں جو مصافحہ کیلئے، کسی سے کوئی چیز وصول کرنے کیلئے کسی کو کوئی چیز دینے کیلئے استعمال ہوتا ہے اس ہاتھ کو یمین کہتے ہیں اس کے مقابل کو شمال بائیں کہتے ہیں۔کفر دو طرح سے پھیل رہا ہے ایک خالص بے دینی پھیلانا ہے،اسے شمال کہتے ہیں۔

واقعه ۹، ۴۱، ۴۲،﴿وَ أَصحابُ الْمَشْئَمَةِ ما أَصحابُ الْمَشْئَمَةِ.وَ أَصحابُ الشِّمالِ ما أَصحابُ الشِّمالِ .فی سَمُومٍ وَ حَمیمٍ﴾حاقه. ۲۵،﴿وَ أَمَّا مَنْ أُوتِیَ کِتابَهُ بِشِمالِهِ فَیَقُولُ یا لَیْتَنی لَمْ أُوتَ کِتابِیَهْ﴾انشقاق ۱۰،﴿وَ أَمَّا مَنْ أُوتِیَ کِتابَهُ وَراءَ ظَهْرِهِ﴾ بلد ۱۹،﴿وَ الَّذینَ کَفَرُوا بِآیاتِنا هُمْ أَصحابُ الْمَشْأَمَةِ﴾ ملائکه ۳،﴿أَمْ یَقُولُونَ افْتَراهُ بَلْ هُوَ الْحَقُّ مِنْ

رَبِّکَ لِتُنْذِرَ قَوْماً ما أَتاهُمْ مِنْ نَذيرٍ مِنْ قَبْلِکَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُونَ﴾ زمر ۷۹،﴿أَ فَمَنْ يَتَّقي بِوَجْهِهِ سُوءَ الْعَذابِ يَوْمَ الْقِيامَةِ وَ قيلَ لِلظَّالِمينَ ذُوقُوا ما كُنْتُمْ تَكْسِبُونَ﴾

غافر ۵۱،﴿إِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنا وَ الَّذينَ آمَنُوا فِي الْحَياةِ الدُّنْيا وَ يَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهادُ﴾

ق ۲۱.﴿وَ جاءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَعَها سائِقٌ وَ شَهيدٌ﴾

اللہ سبحانہ کا منکرین قیامت کو جواب

دلیل نہیں بنتی کہ مردے اور اس کے جسم کے ذرات منتشر ہونے کے بعد اسے کون جمع کرے گا۔ کیونکہ انسان ذرات سے بنا ہے جسے اللہ نے خلق کیا تھا، جس نے انسان کو خلق کیا تھا وہی ان ذرات کو جمع کر کے دوبارہ خلق کرے گا۔

بقرہ:۲۸ ﴿كَيْفَ تَكْفُرُونَ بِاللَّهِ وَ كُنْتُمْ أَمْواتاً فَأَحْياكُمْ ثُمَّ يُميتُكُمْ ثُمَّ يُحْييكُمْ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ﴾ بقرہ:۱۶۴ ﴿فَأَحْيا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِها وَ بَثَّ فيها مِنْ كُلِّ دابَّةٍ وَ تَصْريفِ الرِّياحِ وَ السَّحابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّماءِ وَ الْأَرْضِ﴾ یونس:۵۳ ﴿وَ يَسْتَنْبِئُونَكَ أَ حَقٌّ هُوَ قُلْ إِي وَ رَبِّي إِنَّهُ لَحَقٌّ﴾ نحل:۶۵ ﴿وَ اللَّهُ أَنْزَلَ مِنَ السَّماءِ ماءً فَأَحْيا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِها إِنَّ في ذلِكَ لَآيَةً لِقَوْمٍ يَسْمَعُونَ﴾ اسراء:۵۰،۵۱ ﴿فَسَيَقُولُونَ مَنْ يُعيدُنا قُلِ الَّذي فَطَرَكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ فَسَيُنْغِضُونَ إِلَيْكَ رُؤُسَهُمْ وَ

يَقُولُونَ مَتى هُوَ قُلْ عَسى أَنْ يَكُونَ قَرِيباً﴾ حج:۵،۶ ﴿ذلِكَ
بِأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ وَ أَنَّهُ يُحْيِ الْمَوْتى وَ أَنَّهُ عَلى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيرٌ﴾مومنون : ۱۲،۱۴ ﴿ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا
الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظاماً فَكَسَوْنَا الْعِظامَ لَحْماً ثُمَّ
أَنْشَأْناهُ خَلْقاً آخَرَ فَتَبارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخالِقِينَ﴾فرقان : ۴۸
، ۴۹ ﴿لِنُحْيِيَ بِهِ بَلْدَةً مَيْتاً ﴾ عنكبوت : ۱۹ ﴿أَوَ لَمْ يَرَوْا
كَيْفَ يُبْدِئُ اللَّهُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ إِنَّ ذلِكَ عَلَى اللَّهِ
يَسِيرٌ﴾عنكبوت : ۶۳ ﴿وَ لَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ نَزَّلَ مِنَ السَّماءِ
ماءً فَأَحْيا بِهِ الْأَرْضَ مِنْ بَعْدِ مَوْتِها لَيَقُولُنَّ اللَّهُ﴾ روم : ۲۴
﴿وَ مِنْ آياتِهِ يُرِيكُمُ الْبَرْقَ خَوْفاً وَ طَمَعاً وَ يُنَزِّلُ مِنَ السَّماءِ
ماءً فَيُحْيِي بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِها﴾ روم:۲۷ ﴿وَ هُوَ الَّذِي
يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ وَ هُوَ أَهْوَنُ عَلَيْهِ﴾ روم: ۵۰ ﴿فَانْظُرْ إِلى
آثارِ رَحْمَتِ اللَّهِ كَيْفَ يُحْيِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِها إِنَّ ذلِكَ
لَمُحْيِ الْمَوْتى ﴾سباء:۳ ﴿وَ قالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لا تَأْتِينَا
السَّاعَةُ قُلْ بَلى وَ رَبِّي لَتَأْتِيَنَّكُمْ عالِمِ الْغَيْبِ﴾ يٰس:۳۳ ﴿وَ آيَةٌ
لَهُمُ الْأَرْضُ الْمَيْتَةُ أَحْيَيْناها وَ أَخْرَجْنا مِنْها حَبًّا فَمِنْهُ يَأْكُلُونَ﴾
يٰس:۷۷ تا ۷۹ ﴿قُلْ يُحْيِيهَا الَّذِي أَنْشَأَها أَوَّلَ مَرَّةٍ وَ هُوَ بِكُلِّ
خَلْقٍ عَلِيمٌ﴾يٰس : ۸۱ ﴿أَوَ لَيْسَ الَّذِي خَلَقَ السَّماواتِ وَ
الْأَرْضَ بِقادِرٍ عَلى أَنْ يَخْلُقَ مِثْلَهُمْ بَلى وَ هُوَ الْخَلَّاقُ الْعَلِيمُ﴾

صافات: ۱۱ ﴿فَاسْتَفْتِهِمْ أَ هُمْ أَشَدُّ خَلْقاً أَمْ مَنْ خَلَقْنا إِنَّا خَلَقْناهُمْ مِنْ طينٍ لازِب﴾ غافر: ۵۷
﴿لَخَلْقُ السَّماواتِ وَ الْأَرْضِ أَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ وَ لكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لا يَعْلَمُونَ﴾ فصلت: ۳۹ ﴿وَ مِنْ آياتِهِ أَنَّكَ تَرَى الْأَرْضَ خاشِعَةً فَإِذا أَنْزَلْنا عَلَيْهَا الْماءَ اهْتَزَّتْ وَ رَبَتْ إِنَّ الَّذى أَحْياها لَمُحْيِ الْمَوْتى﴾ زخرف: ۱۱ ﴿وَ الَّذى نَزَّلَ مِنَ السَّماءِ ماءً بِقَدَرٍ فَأَنْشَرْنا بِهِ بَلْدَةً مَيْتاً كَذلِكَ تُخْرَجُون﴾ جاثيه: ۵ ﴿فَأَحْيا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِها﴾ احقاف: ۳۳ ﴿أَ وَ لَمْ يَرَوْا أَنَّ اللَّهَ الَّذى خَلَقَ السَّماواتِ وَ الْأَرْضَ وَ لَمْ يَعْىَ بِخَلْقِهِنَّ بِقادِرٍ عَلى أَنْ يُحْيِيَ الْمَوْتى﴾ق: ۱۵ ﴿أَفَعَيينا بِالْخَلْقِ الْأَوَّلِ بَلْ هُمْ فى لَبْسٍ مِنْ خَلْقٍ جَديد﴾ق: ۳۸ ﴿وَ لَقَدْ خَلَقْنَا السَّماواتِ وَ الْأَرْضَ وَ ما بَيْنَهُما فى سِتَّةِ أَيَّامٍ وَ ما مَسَّنا مِنْ لُغُوب﴾ واقعه: ۵۷، ۶۲ ﴿نَحْنُ خَلَقْناكُمْ فَلَوْ لا تُصَدِّقُون ،، وَ لَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْأَةَ الْأُولى فَلَوْ لا تَذَكَّرُون﴾ واقعه: ۸۳، ۸۷ ﴿فَلَوْ لا إِذا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ ،، تَرْجِعُونَها إِنْ كُنْتُمْ صادِقين﴾ تغابن: ۷ ﴿زَعَمَ الَّذينَ كَفَرُوا أَنْ لَنْ يُبْعَثُوا قُلْ بَلى وَ رَبِّى لَتُبْعَثُن﴾ معارج: ۳۹ ﴿كَلَّا إِنَّا خَلَقْناهُمْ مِمَّا يَعْلَمُون﴾قيامت: ۴ ﴿بَلى قادِرينَ عَلى أَنْ نُسَوِّيَ بَنانَهُ﴾قيامت: ۳۶، ۴۰ ﴿أَ يَحْسَبُ الْإِنْسانُ أَنْ يُتْرَكَ سُدىً

،، أَ لَيُسَ ذلِكَ بِقادِرٍ عَلى أَنْ يُحْيِيَ الْمَوْتى﴾
مرسلات: ۲۰،۲۳ ﴿أَ لَمْ نَخْلُقْكُمْ مِنْ ماءٍ مَهين ،، فَقَدَرْنا
فَنِعْمَ الْقادِرُون﴾ نازعات: ۲۷،۲۸ ﴿أَ أَنْتُمْ أَشَدُّ خَلْقاً أَمِ
السَّماءُ بَناها﴾ ﴿رَفَعَ سَمْكَها فَسَوَّاها﴾ طارق: ۵،۱۰
﴿فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسانُ مِمَّ خُلِقَ﴾ ﴿ فَما لَهُ مِنْ قُوَّةٍ وَ لا ناصِر﴾
۱۳ .خلود محمد : ۱۵ ﴿كَمَنْ هُوَ خالِدٌ فِي النَّارِ﴾نساء : ۱۴
﴿يُدْخِلْهُ ناراً خالِداً فيها﴾

قرآن کریم میں قیامت کے دن اہل محشر دو گرہوں میں تقسیم ہونگے ،ایک گروہ میں طاغین ظالمین مستکبرین عاصیان طاغیان کافرین ومشرکین ومنافقین ،مرجئین ، مجبرین، معتزلین ،اشعریین ،اسماعلیین ،غلات مردودہ ہیں۔قرآن کریم میں اس کے لئے دو نام ذکر کیے ہیں ایک جحیم دوسرا جھنم ہے اوراسکے ساتھ اس اثرات نتائج بیان کئے ہیں۔قرآن میں جحیم اور جھنم جن آیات میں بیان کئے ہیں یہ ہیں۔

﴿وَ لا تُسْئَلُ عَنْ أَصْحابِ الْجَحيمِ﴾بقرہ :۱۱۹﴿أُولئِكَ أَصْحابُ الْجَحيمِ﴾مائدہ۱۰،﴿وَ الَّذينَ كَفَرُوا وَ كَذَّبُوا بِآياتِنا أُولئِكَ أَصْحابُ الْجَحيمِ﴾۸۶،﴿ أَنَّهُمْ أَصْحابُ الْجَحيمِ﴾ توبہ:۱۱۳﴿وَ الَّذينَ سَعَوْا في‏ آياتِنا مُعاجِزينَ أُولئِكَ أَصْحابُ الْجَحيمِ﴾حج:۵۱﴿وَ بُرِّزَتِ الْجَحيمُ لِلْغاوينَ﴾شعراء:۹۱﴿وَهُمْ إِلى‏ صِراطِ الْجَحيمِ﴾صافات:۲۳،﴿فَاطَّلَعَ فَرَآهُ في‏ سَواءِ

الْجَحیمِ ﴾۵۵،﴿إنّها شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فی أَصْلِ الْجَحیمِ ﴾۶۴،
﴿ثُمَّ إنَّ مَرْجِعَهُمْ لَإلَی الْجَحیمِ ﴾ ۶۸،﴿قالُوا ابْنُوا لَهُ بُنیاناً
فَأَلْقُوهُ فِی الْجَحیمِ ﴾۹۷،﴿إلاَّ مَنْ هُوَ صالِ الْجَحیمِ ﴾۱۶۳﴿
وَ قِهِمْ عَذابَ الْجَحیمِ ﴾غافر:۷﴿خُذُوهُ فَاعْتِلُوهُ إلی سَواءِ
الْجَحیمِ ﴾دخان:۴۷،﴿ وَ وَقاهُمْ عَذابَ الْجَحیمِ ﴾۵۶﴿وَ
وَقاهُمْ رَبُّهُمْ عَذابَ الْجَحیمِ ﴾طور:۱۸﴿وَ تَصْلِیَةُ جَحیمٍ ﴾
واقعہ:۹۴﴿ثُمَّ الْجَحیمَ صَلُّوهُ ﴾حاقہ:۳۱﴿إنَّ لَدَیْنا أَنْكالاً وَ
جَحیماً ﴾مزمل:۱۲﴿وَ بُرِّزَتِ الْجَحیمُ لِمَنْ یَری ﴾ نازعات:
۳۶،﴿فَإنَّ الْجَحیمَ هِیَ الْمَأْوی ﴾۳۹﴿وَ إذَا الْجَحیمُ
سُعِّرَتْ ﴾ تکویر:۱۲﴿وَ إنَّ الْفُجَّارَ لَفی جَحیمٍ ﴾ انفطار:۱۴﴿ثُمَّ
إنَّهُمْ لَصالُوا الْجَحیمِ ﴾مطففین:۱۶﴿لَتَرَوُنَّ الْجَحیمَ ﴾

﴿فَحَسْبُهُ جَهَنَّمُ وَ لَبِئْسَ الْمِهادُ ﴾ بقرہ:۲۰۶ ﴿وَ
تُحْشَرُونَ إلی جَهَنَّمَ وَ بِئْسَ الْمِهادُ ﴾عمران:۱۲،﴿وَ مَأْواهُ جَهَنَّمُ
وَ بِئْسَ الْمَصیرُ﴾ ۱۶۲ ، ﴿ثُمَّ مَأْواهُمْ جَهَنَّمُ﴾۱۹۷ ﴿وَ
كَفی بِجَهَنَّمَ سَعیراً ﴾نساء :۵۵ ،﴿ فَجَزاؤُهُ جَهَنَّمُ خالِداً
فیها﴾۹۳ ، ﴿فَأُولئِكَ مَأْواهُمْ جَهَنَّمُ وَ ساءَتْ مَصیراً ﴾۹۷
،﴿ وَ نُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَ ساءَتْ مَصیراً ﴾۱۱۵ ،﴿إنَّ اللَّهَ جامِعُ
الْمُنافِقینَ وَ الْكافِرینَ فی جَهَنَّمَ جَمیعاً ﴾۱۴۰ ﴿إلاَّ طَریقَ
جَهَنَّمَ خالِدینَ فیها أَبَداً﴾ ۱۶۹ ﴿ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ

أَجْـمَعينَ ﴾اعراف:۱۸ ،﴿لَهُمْ مِنْ جَهَنَّمَ مِهادٌ﴾ ۴۱ ﴿وَ لَقَدْ
ذَرَأْنـا لِجَهَنَّمَ كَثيراً مِنَ الْجِنِّ وَ الْإِنْسِ﴾ ۱۷۹ ﴿وَ مَأْواهُ جَهَنَّمُ
﴾انفال: ۱۶ ،﴿ وَ الَّذينَ كَفَرُوا إِلى جَهَنَّمَ يُحْشَرُونَ ﴾۳۶ ،
﴿فَيَجْعَلَـهُ فـى جَهَـنَّـمَ﴾۳۷ ﴿يَـوْمَ يُـحْـمى عَلَيْهـا فى نـارِ
جَهَـنَّمَ﴾توبه: ۳۵ ﴿ وَ إِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحيطَةٌ بِالْكافِرينَ ﴾۴۹ ،﴿
فَـأَنَّ لَـهُ نـارَ جَهَـنَّمَ ﴾ ۶۳ ﴿وَعَدَ اللَّهُ الْمُنافِقينَ وَ الْمُنافِقاتِ وَ
الْـكُـفَّـارَ نـارَ جَهَـنَّـمَ﴾۶۸ ﴿وَ مَـأْواهُمْ جَهَنَّمُ ﴾۷۳ ﴿ قُلْ نارُ
جَهَـنَّـمَ أَشَدُّ حَرًّا﴾ ۸۱ ﴿وَ مَأْواهُمْ جَهَنَّمُ ﴾۹۵ ﴿فَانْهارَ بِهِ فى
نـارِ جَهَـنَّـمَ ﴾۱۰۹ ﴿﴾ ۱۱۵ ﴿وَ مَـأْواهُمْ جَهَنَّمُ ﴾رعد: ۱۸
﴿مِـنْ وَرائِهِ جَهَنَّمُ ﴾ابراهيم :۱۶ ﴿جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَها ﴾۲۹ ﴿وَ
إِنَّ جَهَـنَّـمَ لَـمَـوْعِدُهُمْ أَجْمَعينَ﴾حجر :۴۳ ﴿فَادْخُلُوا أَبْوابَ
جَهَـنَّـمَ ﴾نـحـل : ۲۹ ﴿وَ جَـعَـلْـنـا جَهَنَّمَ لِلْكافِرينَ حَصيراً ﴾
اسـراء: ۸ ﴿ثُـمَّ جَـعَـلْنا لَهُ جَهَنَّمَ﴾۱۸ ﴿فَتُلْقى فى جَهَنَّمَ مَلُوماً
مَدْحُوراً ﴾ ۳۹ ﴿ فَإِنَّ جَهَنَّمَ جَزاؤُكُمْ﴾۶۳ ﴿مَأْواهُمْ جَهَنَّمُ ﴾
۹۷ ﴿ إِنَّـا أَعْتَدْنا جَهَنَّمَ لِلْكافِرينَ نُزُلاً ﴾كهف ۱۰۲ ﴿ذلِكَ
جَـزاؤُهُـمْ جَهَـنَّـمُ ﴾۱۰۶ ﴿ثُـمَّ لَـنُـحْـضِـرَنَّهُـمْ حَـوْلَ جَهَنَّمَ
جِثِيًّـا﴾مريم: ۶۸ ﴿وَ نَسُوقُ الْمُجْرِمينَ إِلى جَهَنَّمَ وِرْداً ﴾۸۶
﴿ فَـإِنَّ لَهُ جَهَنَّمَ لا يَمُوتُ فيها وَ لا يَحْيى ﴾طه: ۷۴ ﴿فَذلِكَ
نَـجْـزيهِ جَهَنَّمَ ﴾انبياء: ۲۹ ،﴿ حَصَبُ جَهَنَّمَ أَنْتُمْ لَها وارِدُونَ

﴿ ۹۸ ﴾ أَنْفُسَهُمْ فى جَهَنَّمَ خالِدُونَ ﴾ مؤمنون:۱۰۳ ﴿الَّذينَ
يُحْشَرُونَ عَلى وُجُوهِهِمْ إلى جَهَنَّمَ ﴾فرقان : ۳۴﴿ رَبَّنَا
اصْرِفْ عَنَّا عَذابَ جَهَنَّمَ﴾۶۵ ﴿أَ لَيْسَ فى جَهَنَّمَ مَثْوىً
لِلْكافِرينَ﴾ عنكبوت :۶۸ ﴿لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ
أَجْمَعينَ﴾ سجده: ۱۳ ﴿وَ الَّذينَ كَفَرُوا لَهُمْ نارُ جَهَنَّمَ ﴾
فاطر: ۳۶ ﴿وَ الَّذينَ كَفَرُوا لَهُمْ نارُ جَهَنَّمَ ﴾يٰسين
:۶۳ ﴿جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَها﴾ ص: ۵۶ ،﴿أَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ﴾۸۵﴿ أَ
لَيْسَ فى جَهَنَّمَ مَثْوىً لِلْكافِرينَ﴾ زمر: ۳۲﴿ أَ لَيْسَ فى جَهَنَّمَ
مَثْوىً لِلْمُتَكَبِّرينَ﴾۶۰ ﴿وَ سيقَ الَّذينَ كَفَرُوا إلى جَهَنَّمَ
زُمَراً﴾ ۷۱ ﴿ ادْخُلُوا أَبْوابَ جَهَنَّمَ ﴾ ۷۲ ﴿ لِخَزَنَةِ
جَهَنَّمَ﴾غافر ۴۹ ﴿سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ داخِرينَ﴾ ۶۰ ﴿فَبِئْسَ
مَثْوَى الْمُتَكَبِّرينَ﴾ ۷۶﴿إنَّ الْمُجْرِمينَ فى عَذابِ جَهَنَّمَ
خالِدُونَ ﴾زخرف: ۷۴﴿مِنْ وَرائِهِمْ جَهَنَّمُ﴾جاثيه : ۱۰ ﴿وَ
أَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ﴾فتح: ۶ ﴿أَلْقِيا فى جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنيدٍ
﴾ق: ۲۴﴿ يَوْمَ نَقُولُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَأْتِ ﴾ ۳۰﴿يَوْمَ يُدَعُّونَ
إلى نارِ جَهَنَّمَ دَعًّا ﴾ طور: ۱۳ ﴿هذِهِ جَهَنَّمُ الَّتى يُكَذِّبُ بِهَا
الْمُجْرِمُونَ﴾ رحمٰن: ۴۳﴿ حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ
يَصْلَوْنَها﴾مجادله: ۸﴿وَ مَأْواهُمْ جَهَنَّمُ ﴾تحريم : ۹ ﴿وَ
لِلَّذينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ عَذابُ جَهَنَّمَ﴾ ملک: ۶ ﴿فَكانُوا لِجَهَنَّمَ

حَطَبا﴾جن :۱۵ ﴿فَإِنَّ لَهُ نارَ جَهَنَّمَ﴾ ۲۳ ﴿إِنَّ جَهَنَّمَ كانَتْ مِرْصاداً﴾نبا: ۲۱ ﴿ فَلَهُمْ عَذابُ جَهَنَّمَ﴾ بروج: ۱۰ ﴿﴾ ۲۳ ﴿إِنَّ الَّذينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتابِ وَ الْمُشْرِكينَ في نارِ جَهَنَّمَ ﴾ بينه:٦

بقرہ: ۲۰ قبل اس کے کہ قہر وغضب عذاب جھنم سے بچنے کے وسائل ذرائع میری عبودیت و بندگی کا اعتراف کرو ورنہ کوئی نہیں بچے گا یعنی دنیا میں گرفت میں نہ لینے کی بات ہے تو مرتے ہی روح کو جسم سے نکال کر عالم برزخ میں لے جائیں گے فرعون نمرود طاغین آج بھی برزخ میں معذب ہیں۔

ساعۃ کا معنی جزء از زمان ہے۔ قبل از ایجاد گھڑی غروب آفتاب یا طلوع آفتاب سے شروع کرتے تھے یہاں تک گھڑی ایجاد ہوئی، گھڑی کو بھی منٹ سیکنڈ میں تقسیم کیا اور ساٹھ منٹ کو ساعۃ کہا ہے۔ ساعۃ پر جو الف ولام لگا ہے اسے الف عہدی ذھنی کہتے ہیں۔ قیام الساعۃ کی خبر تمام انبیاء دیتے آئے ہیں اس وقت کا آنا حتمی یقینی ہے۔ لیکن کب آئے گی وہ مجھول کل خلائق ہے حتی اس کے نفخ کرنے والے اسرافیل بھی نہیں جانتے اور نہ ملک مقرب نبی مرسل حتی خاتم انبیاء محمد مصطفیٰ بھی نہیں جانتے تھے، بہت سی غیب کی خبریں حضرت محمدؐ کو نہیں دی گئی ہیں جیسے قیامت کب ہوگی؟ یہ ایک غیب مطلق ہمہ گیر سوائے اللہ سبحانہ سب کے لئے مجھول ہے لہذا قرآن میں اس کے لئے کلمۃ بغتۃ استعمال کیا ہے یعنی اچانک آئے گی یہ کلمہ تیرہ بار تکرار

سے آیا ہے۔ایک ایسے ہولناک واقعے حادثے کا ذکر سورہ حج کی پہلی آیت
میں آیا یہ فنا کل دنیا کو عارض ہوگی۔﴿یا أَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّکُمْ إِنَّ
زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَیْءٌ عَظِیمٌ ﴾حج:۱
لوگو !اپنے پروردگار سے ڈرو کہ قیامت کا زلزلہ بہت بڑی شے ہے
﴿اِذَا الشَّمْسُ کُوِّرَت﴾ ۱ جب سورج لپیٹا ئیں گے جمع کریں گے
﴿وَ إِذَا النُّجُومُ انکَدَرَت﴾ ۲
ستارے کی جو روشنائی ہے وہ ختم ہونگے
﴿وَ إِذَا الْجِبالُ سُیِّرَت﴾ ۳
پہاڑ حرکت میں آئیں گے
﴿وَ إِذَا الْعِشارُ عُطِّلَتْ﴾ ۴ ﴿وَ إِذَا الْوُحُوشُ حُشِرَتْ ﴾ ۵ ﴿وَ
إِذَا الْبِحارُ سُجِّرَتْ ﴾ ۶
۳. ﴿وَ یَوْمَ نُسَیِّرُ الْجِبالَ وَ تَرَی الْأَرْضَ بارِزَةً وَ حَشَرْناهُمْ
فَلَمْ نُغادِرْ مِنْهُمْ أَحَدا﴾

قیامت نزدیک ہوگئی

اور جب صور پھونکا جائے گا تو زمین و آسمان کی تمام مخلوقات بیہوش
ہوکر گر پڑیں گی،سب کھڑے ہوکر دیکھنے لگیں گے﴿وَ نُفِخَ فِی الصُّورِ
فَصَعِقَ مَنْ فِی السَّماواتِ وَ مَنْ فِی الْأَرْضِ إِلاَّ مَنْ شاءَ اللَّهُ﴾
جونہی اسرافیل نفخ صور کریں گے تمام ستارے مجرات پہاڑ اپنی جگہ سے اکھڑ
جائینگے نحل:۸۷ میں بھی آیا ہے۔

﴿وَ أَلْقَوْا إِلَى اللَّهِ يَوْمَئِذٍ السَّلَمَ وَ ضَلَّ عَنْهُمْ ما كانُوا يَفْتَرُونَ﴾

یہاں ساعت سے مراد فناء کل شی ء، ہر چیز کا ختم ہونا، خراب کل شی ء، ہر چیز کا خراب ہونا و تفجیر کل شی ء ہر چیز منفجر ہونا سورج ستارے پہاڑ دریا کل کائنات درہم و برہم ہوگی آسمان لپٹائیں گے کہتے ہیں قیامت جو ہے اچانک آئیگی اس کی علامتیں آچکی ہیں

محمد: ۱۸ ﴿فَهَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَنْ تَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً فَقَدْ جاءَ أَشْراطُها فَأَنَّى لَهُمْ إِذا جاءَتْهُمْ ذِكْراهُمْ﴾

قیامت آئے گی اچانک، اچانک سے مراد اعلان نہیں کریں گے کہ کس وقت آئے گی بغیر آگاہی اللہ نے قیامت چھپا کے رکھی ہے وہ اچانک ہی آئے گی زخرف: ٦٦ ﴿هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَنْ تَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَ هُمْ لا يَشْعُرُونَ﴾ قیامت ایک حقیقت ہے لوگ پوچھتے تھے ﴿يَسْئَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ﴾ پیغمبر سے پوچھا ساعت کیا ہے یعنی قیامت ﴿أَيَّانَ مُرْساها﴾ اس کے وقوع کب ہونگے پیغمبر نہیں جانتے تھے کب ہونگے فرمایا یہ صرف اللہ ہی جانتا ہے تو یہ ظاہر بھی نہیں ہونگے صرف اللہ ہی جانتا ہے اعراف: ۱۸۷ کہتے ہیں

نفخ اولی سے قیام الساعۃ ہوگا

﴿وَ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ﴾ نمل: ۸۷ ﴿وَ ما يَنْظُرُ هؤُلاءِ إِلَّا صَيْحَةً واحِدَةً ما لَها مِنْ فَواقٍ﴾ ص: ۱۵ ﴿وَ نُفِخَ فِي

الصُّور﴾ زمر :۶۸ ﴿فَإِذا نُفِخَ فِی الصُّورِ نَفْخَةٌ واحِدَةٌ﴾
حاقہ:۱۳

السّاعۃ

انعام : ۳۱ ﴿حَتّی إِذا جاء تْهُمُ السّاعَةُ بَغْتَةً ﴾ ۴۰ ﴿ أَوْ أَتَتْكُمُ السّاعَةُ ﴾اعراف : ۱۸۷ ﴿يَسْئَلُونَكَ عَنِ السّاعَةِ أَيّانَ مُرْساها﴾ يوسف : ۱۰۷ ﴿أَوْ تَأْتِيَهُمُ السّاعَةُ بَغْتَةً﴾ حجر : ۸۵ ﴿ وَ إِنَّ السّاعَةَ لَآتِيَةٌ ﴾ نحل : ۷۷﴿ وَ ما أَمْرُ السّاعَةِ إِلّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ أَوْ هُوَ أَقْرَبُ﴾ كهف : ۲۱﴿ وَ أَنَّ السّاعَةَ لا رَيْبَ فيها ﴾ مريم :۷۵ ﴿وَ إِمّا السّاعَةَ فَسَيَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ شَرٌّ مَكاناً﴾ طٰه : ۱۵ ﴿إِنَّ السّاعَةَ آتِيَةٌ ﴾ حج : ۱ ﴿ إِنَّ زَلْزَلَةَ السّاعَةِ شَيْءٌ عَظيمٌ﴾، ۷﴿وَ أَنَّ السّاعَةَ آتِيَةٌ لا رَيْبَ فيها﴾ ،۵۵﴿حَتّی تَأْتِيَهُمُ السّاعَةُ بَغْتَةً﴾ فرقان : ۱۱ ﴿بَلْ كَذَّبُوا بِالسّاعَةِ وَ أَعْتَدْنا لِمَنْ كَذَّبَ بِالسّاعَةِ سَعيراً﴾ روم :۱۲ ﴿وَ يَوْمَ تَقُومُ السّاعَةُ يُبْلِسُ الْمُجْرِمُونَ ﴾،۱۴ ﴿وَ يَوْمَ تَقُومُ السّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَتَفَرَّقُونَ ﴾،۵۵﴿وَ يَوْمَ تَقُومُ السّاعَةُ يُقْسِمُ الْمُجْرِمُونَ ما لَبِثُوا غَيْرَ ساعَةٍ كَذلِكَ كانُوا يُؤْفَكُونَ﴾ لقمان ۳۴ ﴿إِنَّ اللّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السّاعَةِ﴾ احزاب ۶۳ ﴿يَسْئَلُكَ النّاسُ عَنِ السّاعَةِ قُلْ إِنَّما عِلْمُها عِنْدَ اللّهِ وَ ما يُدْريكَ لَعَلَّ السّاعَةَ تَكُونُ قَريباً ﴾ سبأ ۳: ﴿وَ قالَ الَّذينَ كَفَرُوا لا تَأْتِينَا

السَّاعَةُ ﴾غافر : ٤٦ ﴿إِنَّ السَّاعَةَ لَآتِيَةٌ لا رَيْبَ فيها ﴾ فصلت ٤٧ ﴿إِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ ﴾شوری ١٧ ﴿وَ ما يُدْريكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَريبٌ ﴾، ١٨ ﴿ إِنَّ الَّذينَ يُمارُونَ فِي السَّاعَةِ لَفى ضَلالٍ بَعيد ﴾ زخرف: ٦١ ﴿وَ إِنَّهُ لَعِلْمٌ لِلسَّاعَةِ ﴾، ٦٦ ﴿هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ ﴾، ٨٥ ﴿وَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ ﴾جاثيه : ٢٧ ﴿ وَ يَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ﴾ ٣٢ ﴿وَ إِذا قيلَ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَ السَّاعَةُ ﴾ محمد :١٨ ﴿فَهَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ﴾ قمر : ١ ٦٤ ﴿اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَ انْشَقَّ الْقَمَرُ﴾

ہمارے تصورات میں کائنات یہی آسمان و زمین ہیں اسکا ایک ہی خاندان بنام منظومہ شمسی ہے۔منظومہ شمسی مجرہ درب تبانہ سے وابستہ ہے غرض کل کون یکے بعد دیگر گر جائے گی جسے صعقہ کہتے ہیں

﴿وَ نُفِخَ فِي الصُّورِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّماواتِ وَ مَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شاءَ اللَّهُ ثُمَّ نُفِخَ فيهِ أُخْرى فَإِذا هُمْ قِيامٌ يَنْظُرُونَ﴾

قیام ساعۃ وقیام قیامۃ

انسان روز خلقت سے تالمحات آخرت ہے، یہاں پیدا ہوتے ہیں اور یہی مرتے ہیں۔انسان جسے اشرف المخلوقات کہتے ہیں اب تک فی زمانہ کرہ ارض پر آٹھ ارب انسان بستے ہیں روزانہ لاکھوں کروڑوں کے حساب میں پیدا ہوتے ہیں اتنی مقدار میں مرتے ہیں۔عقلاء کہتے ہیں انسان بالغ

ہونے کے بعد افعال بے ہودہ لا حاصل فعل انجام نہیں دیتا ہے ایسے افعال انجام دینے والے کو لاعب عابث کہتے ہیں دیوانہ کہتے ہیں۔عصر معاصر کو عصر شکوفائی عقل کہتے ہیں۔انسان کے مرنے کے بعد دوسرا دن شروع ہوتا ہے اس کو یوم آخرت یوم قیامت کہتے ہے چونکہ وہ دن آئندہ آئے گا پیدا ہونگے اب تک یہ دن سب کے لئے غیب وغیوب ہے علماء فلاسفہ عقلاء انبیاء سب کے لئے غائب غیر محسوس ہے۔اللہ سبحانہ نے انواع اقسام ذرائع افہام تفہیم کے لئے ایک ہزار چار سو آیات بھیجی ہیں ان آیات میں منطق منکرین قیامت مشککین قیامت ومدعی قیامت کے اقوال ونظریات منطق کو الوھیت کی زبان میں بیان کیا ہے، قیامت کو نہ ماننے والوں کے پاس کوئی دلیل نہیں صرف تشکیک استبعاد کہتے ہیں انسان مرجاتا ہے تو اس کا جسد ایک عرصہ دراز میں اجزاء کائنات میں گم ہوجاتا ہے ان اجزاء کو جمع کر کے زندہ کرنا تعجب آور بات ہے۔ہم اس کتاب حاضر میں قیام ساعت اور قیام قیامت کے بارے میں عقلی امکانات آیات بارعات ساطعات پیش کرنے کی کوشش کرے گے۔

قیام الساعۃ

اس وقت کو کہتے ہیں جو فناء وزوال دنیا درھم وبرھم ہوگا اب حیات دنیا ختم ہوگی قرآن کریم میں کلمہ الساعۃ ۴۸ بار آیا ہے

﴿كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ﴾ ۲۶ ﴿وَ يَبْقَى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَ الْإِكْرَامِ﴾ ۲۷ جو کچھ اس دنیا میں ہے وہ فنا ہوگا صرف ذات

باری تعالیٰ رہے گا

جب آئے گی بغتۃ آئے گی

﴿يَسْئَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْساها قُلْ إِنَّماعِلْمُها عِنْدَ رَبِّى لا يُجَلِّيها لِوَقْتِها إِلَّا هُوَ ثَقُلَتْ فِى السَّماواتِ وَ الْأَرْضِ لا تَأْتِيكُمْ إِلَّا بَغْتَةً يَسْئَلُونَكَ كَأَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْها قُلْ إِنَّما عِلْمُها عِنْدَ اللَّهِ وَ لٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لا يَعْلَمُونَ ﴾اعراف :۱۸۷، ﴿ أَوْ تَأْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً ﴾ يوسف: ۱۰۷،﴿بَلْ تَأْتِيهِمْ بَغْتَةً ﴾ انبياء: ۴۰،﴿ وَ لَيَأْتِيَنَّهُمْ بَغْتَةً وَ هُمْ لا يَشْعُرُونَ ﴾ عنكبوت: ۵۳،﴿هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَنْ تَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَ هُمْ لا يَشْعُرُونَ ﴾ زخرف: ۶۶.

الساعۃ

انعام : ۳۱ ﴿إِذا جاءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً ﴾ ۴۹ ﴿إِنْ أَتاكُمْ عَذابُ اللَّهِ أَوْ أَتَتْكُمُ السَّاعَةُ﴾ اعراف:۱۸۷ ﴿يَسْئَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْساها﴾ يوسف: ۱۰۷ ﴿ أَوْ تَأْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً ﴾ الحجر : ۸۵ ﴿ وَ إِنَّ السَّاعَةَ لَآتِيَةٌ﴾نحل :۷۷﴿ وَ ما أَمْرُ السَّاعَةِ ﴾الكهف : ۲۱ ﴿وَ أَنَّ السَّاعَةَ لا رَيْبَ فِيها﴾ ۳۶﴿وَ ما أَظُنُّ السَّاعَةَ قائِمَةً ﴾ مريم :۷۵ ﴿ وَ إِمَّا السَّاعَةَ فَسَيَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ شَرٌّ مَكاناً﴾انبياء ۴۹ ﴿ وَ هُمْ مِنَ السَّاعَةِ مُشْفِقُونَ﴾حج: ۱ ﴿إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ﴾ ۷ ﴿وَ أَنَّ

السَّـاعَةَ آتِيَةٌ لا رَيْـبَ فيهـا﴾ ۵۵ ﴿حَتّـى تـأْتِيَهُـمُ السَّـاعَةُ بَغْتَةً﴾فرقان : ۱۱ ﴿بَلْ كَذَّبُوا بالسَّاعَةِ﴾، ۱۱ ﴿ وَ أَعْتَدْنا لِمَنْ كَـذَّبَ بِالسَّاعَةِ سَعيرا﴾ روم : ۱۲ ﴿وَ يَوْمَ تقُومُ السَّاعَةُ يُبْلِسُ الْـمُجْـرِمُـونَ ﴾ ،۱۴ ﴿وَ يَـوْمَ تقُومُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَتفَرَّقُون ﴾ ،۵۵ ﴿وَ يَـوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يُقْسِمُ الْمُجْرِمُونَ ما لَبِثُوا غَيْرَ ساعَةٍ ﴾،۵۵﴿ ما لَبِثُوا غَيْرَ ساعَةٍ ﴾ لقمان :۳۴ ﴿إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّـاعَةِ﴾احـزاب :۶۳ ﴿يَسْـئَلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ﴾،۶۳ ﴿ لَعَـلَّ السَّـاعَةَ تَـكُـونُ قَرِيباً﴾ سبأ :۳﴿ قالَ الَّذينَ كَفَرُوا لا تـأْتِينَـا السَّاعَةُ ﴾ غافر :۴۶ ﴿وَ يَوْمَ تقُومُ السَّاعَةُ﴾، ۵۹ ﴿إِنَّ السَّـاعَةَ لَـآتِيَةٌ لا رَيْـبَ فيهـا﴾ فـصـلـت :۴۷ ﴿إِلَيْـهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّـاعَةِ﴾، ۵۰ ﴿ وَ ما أَظُنُّ السَّاعَةَ قائِمَةً﴾شورى :۱۷﴿ لَعَلَّ السَّـاعَةَ قَـرِيـبٌ﴾،۱۸ ﴿الَّذينَ يُمارُونَ فِي السَّاعَةِ لَفى ضَلالٍ بَـعيد﴾زخرف : ۶۱ ﴿وَ إِنَّهُ لَعِلْمٌ لِلسَّاعَةِ ﴾ ۶۶ ﴿هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا السَّـاعَةَ ﴾ ،۸۵﴿ وَ عِـنْـدَهُ عِـلْـمُ السَّاعَةِ ﴾ جاثيه:۲۷﴿ وَ يَـوْمَ تَـقُـومُ السَّـاعَةُ﴾ ۳۲﴿ وَ السَّاعَةُ لا رَيْبَ فيها ﴾ ۳۲﴿ما نَـدْرى مَـا السَّـاعَةُ﴾ مـحـمـد:۱۸ ﴿فَهَـلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ ﴾قـمـر: ۱ ﴿اقْتَـرَبَتِ السَّاعَةُ﴾، ۴۶ ﴿بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ ﴾، ۴۶ ﴿وَ السَّـاعَةُ أَدْهى وَ أَمَرّ﴾نازعات : ۴۲﴿يَسْئَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْساها ﴾

سنہ ۱۹۹۰ء میں بروکسل برجیکا میں کائنات کے بارے میں بحث کرنے کے لئے سیکڑوں علماء فلک جمع ہوئے ہر ایک نے اپنی علمی تحقیقات پیش کیں یہ کائنات کب شروع ہوئی اور ستارے کب خلق ہوئے ہیں

سورہ قمر آیت ۱،۲ ﴿اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ﴾ ﴿وَ انْشَقَّ الْقَمَر﴾

چاند شگاف ہوا ہے ساعت قریب ہوگی

﴿وَ إِنْ يَرَوْا آيَةً يُعْرِضُوا وَ يَقُولُوا سِحْرٌ مُسْتَمِرٌّ﴾

چاند شگاف ہوگیا یعنی قیامت کے نزدیک ہوگی اگر تمام آیات نشانی لوگوں کو دکھائیں تو کہیں گے سحر ہے۔

اعراف ۱۸۷﴿يَسْئَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْساها قُلْ إِنَّما عِلْمُها عِنْدَ رَبِّى لا يُجَلِّيها لِوَقْتِها إِلَّا هُوَ ثَقُلَتْ فِي السَّماواتِ وَ الْأَرْضِ لا تَأْتِيكُمْ إِلَّا بَغْتَةً﴾ یوسف ۱۰۷ ﴿أَ فَأَمِنُوا أَنْ تَأْتِيَهُمْ غاشِيَةٌ مِنْ عَذابِ اللَّهِ أَوْ تَأْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً وَ هُمْ لا يَشْعُرُونَ﴾ نحل :۷۷﴿وَ ما أَمْرُ السَّاعَةِ إِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ أَوْ هُوَ أَقْرَبُ﴾ انبیاء ۴۰ ﴿بَلْ تَأْتِيهِمْ بَغْتَةً فَتَبْهَتُهُمْ فَلا يَسْتَطِيعُونَ رَدَّها وَ لا هُمْ يُنْظَرُونَ﴾ حج: ۵۵﴿وَ لا يَزالُ الَّذِينَ كَفَرُوا فى مِرْيَةٍ مِنْهُ حَتَّى تَأْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً﴾ يٰسين: ۵۰﴿فَلا يَسْتَطِيعُونَ تَوْصِيَةً وَ لا إِلى أَهْلِهِمْ يَرْجِعُونَ﴾ زخرف: ۶۶ ﴿هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَنْ تَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَ هُمْ لا يَشْعُرُونَ﴾ محمد: ۱۸ ﴿فَهَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَنْ تَأْتِيَهُمْ

بَغْتَةً فَقَدْ جاءَ أَشْراطُها ﴾

اور قیامت اس دن ہوگی جب ہم پہاڑوں کو حرکت میں لائیں گے اور تم زمین کو بالکل کھلا ہوا دیکھو گے اور ہم سب کو اس طرح جمع کریں گے کہ کسی ایک کو بھی نہیں چھوڑیں گے، کہف: ۴۷

قیام الساعۃ، قرآن کریم میں قیام الساعۃ کو لا ریب فیہ فرمایا ہے۔ ﴿وَ أَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لا رَيْبَ فيها ﴾ حج ۷، ﴿ وَ أَنَّ السَّاعَةَ لا رَيْبَ فيها ﴾ کھف ۲۱، ﴿﴾ فاطر ۵۹۔

اشراط الساعۃ

ساعت قیامت یعنی انہدام کائنات کے حالات

الف۔ آسمان میں انقلاب آئے گا

۱۔ آسمان دخان بنے گا سورہ دخان آیت: ۱۰ ﴿فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّماءُ بِدُخانٍ مُبينٍ ﴾

۲۔ آسمان بدل جائے گا سورہ ابراہیم آیت: ۴۸ ﴿يَوْمَ تُبَدَّلُ .. وَ السَّماواتُ﴾

۳۔ آسمان میں شگاف آئے گا فرقان: ۲۵ ﴿وَ يَوْمَ تَشَقَّقُ السَّماءُ بِالْغَمامِ ﴾ الرحمن: ۵۵ ﴿فَإِذَا انْشَقَّتِ السَّماءُ فَكانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهانِ ﴾ حاقہ: ۱۶ ﴿وَ انْشَقَّتِ السَّماءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ واهِيَةٌ﴾ مزمّل: ۱۸ ﴿السَّماءُ مُنْفَطِرٌ بِهِ ﴾ مرسلات: ۹ ﴿وَ إِذَا السَّماءُ فُرِجَتْ ﴾ النبأ: ۱۹ ﴿وَ فُتِحَتِ السَّماءُ فَكانَتْ أَبْواباً ﴾

انفطار:۱ ﴿إِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ﴾ انشقاق:۱ ﴿إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ﴾، ۲ ﴿وَ أَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَ حُقَّتْ﴾

۴۔آسمان اکھڑ جائے گا سورہ تکویر آیت:۱۱ ﴿وَ إِذَا السَّمَاءُ كُشِطَتْ﴾

۵۔سیر السماء سورہ طور آیت:۹ ﴿يَوْمَ تَمُورُ السَّمَاءُ مَوْراً﴾

۶۔طیّ السماء انبیاء:۱۰۴ ﴿يَوْمَ نَطْوِي السَّمَاءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ﴾ ۷۔ذوب السماء معارج :۸ ﴿يَوْمَ تَكُونُ السَّمَاءُ كَالْمُهْلِ﴾

۸۔سورج بے نور ہو جائے گا تکویر آیت:۱ ﴿إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ﴾

۹۔چاند گرہن ہو جائے گا قیامت:۸ ﴿وَ خَسَفَ الْقَمَرُ﴾

۱۰۔چاند اور سورج یکجا ہوگی قیامت:۹ ﴿وَ جُمِعَ الشَّمْسُ وَ الْقَمَرُ﴾

۱۱۔ستارے بے نور ہونگے مرسلات:۸ ﴿فَإِذَا النُّجُومُ طُمِسَتْ﴾ تکویر:۲ ﴿وَ إِذَا النُّجُومُ انْكَدَرَتْ﴾

۱۲۔ستارے منتشر ہونگے انفطار:۲ ﴿وَ إِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ﴾

ب۔زمینی انقلاب

۱۔زلزلۃ الارض حج:۱ ﴿إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ﴾

واقعہ:۴﴿إذا رُجَّتِ الْأَرْضُ رَجًّا﴾مزمل:۱۴﴿يَوْمَ تَرْجُفُ الْأَرْضُ﴾زلزلہ:۱﴿إذا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزالَها﴾

۲۔اندکاک الارض حاقہ :۱۴﴿وَ حُمِلَتِ الْأَرْضُ وَ الْجِبالُ فَدُكَّتا دَكَّةً واحِدَةً﴾ :۲۱﴿كَلَّا إِذا دُكَّتِ الْأَرْضُ دَكًّا دَكًّا﴾

۳۔انقلاع الارض حاقہ :۱۴﴿وَ حُمِلَتِ الْأَرْض﴾

۴۔زمین بدل جائے گی ابراہیم:۴۸﴿تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ﴾

۵۔القاءالارض انشقاق:۴﴿وَ أَلْقَتْ ما فيها وَ تَخَلَّتْ﴾ جو کچھ زمین میں ہونگے باہر پھینکیں گے ،۵﴿وَ أَذِنَتْ لِرَبِّها وَ حُقَّت﴾ زلزلہ:۲﴿وَ أَخْرَجَتِ الْأَرْضُ أَثْقالَها﴾

۶۔زمین مسطح ہوجائے گی کھف:۴۷﴿وَ يَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبالَ وَ تَرَى الْأَرْضَ بارِزَةً﴾زمین کھینچا جائے گا طٰہٰ:۱۰۶﴿فَيَذَرُها قاعاً صَفْصَفاً﴾انشقاق:۳﴿وَ إِذَا الْأَرْضُ مُدَّتْ﴾

یکے از مباحث یا مطالب قیام قیامت مرور بصراط ہے۔صراط جیسا کہ لغت میں آیا ہے طریق مستقیم کو کہتے ہیں، مصطلح معتقدات میں صراط جھنم کے اوپر سے گزرنے والے پل کو کہتے ہیں کس کی تعریف میں لکھا ہے بال سے باریک تلوار کی دھار سے تیز تر اور تاریک ہوگا،اس سے برق رفتار،بعض عادی چلنے والے بعض گرتے اٹھتے اور بعض وہاں سے نیچے جھنم میں گریں گے۔لیکن قرآن کریم میں جھنم کے اوپر کسی پل ذکرنہیں آیا ہے

بلکہ جہنم والے نکلیں گے **وَ إِنْ مِنکُمْ إِلَّا وارِدُها** اسی طرح حوض اور لواء جعلیات باطنیہ ہے۔قرآن کریم میں ھدایت کے راستے پر چلنے کا حکم ہے ،سورہ عمران : فاتحہ میں اللہ سے درخواست کرنے کا حکم آیا ہے۔عبادت بذات خود صراط ہیں عمران:۵۱ ﴿ فَاعْبُدُوهُ هذا صِراطٌ مُسْتَقيم ﴾ انعام:۳۹ ﴿ يَجْعَلْهُ عَلى صِراطٍ مُسْتَقيم ﴾ یونس :۲۵ ﴿ وَ يَهْدي مَنْ يَشاءُ إِلى صِراطٍ مُسْتَقيمٍ ﴾ ھود:۵۶ ﴿ إِنَّ رَبِّي عَلى صِراطٍ مُسْتَقيمٍ ﴾ حجر : ۴۱ ﴿ هذا صِراطٌ عَلَيَّ مُسْتَقيمٌ ﴾ نحل:۷۶ ﴿ وَ هُوَ عَلى صِراطٍ مُسْتَقيمٍ ﴾ مریم :۳۶ ﴿ هذا صِراطٌ مُسْتَقيمٌ ﴾ یٰسین کی:۱ ﴿ عَلى صِراطٍ مُسْتَقيمٍ ﴾ پیغمبر اکرم صراط مستقیم پر ہیں یعنی اتباع رسول اللہ کرے یہاں سے واضح ہوتا ہے فیض کاشانی سورہ فاتحہ کی آیت دو کی تفسیر میں صراط علی بتایا ہے مقصد پیغمبر سے منہ موڑ نا ہے

ایمان باآخرت کے بارے میں موقف

۱۔اللہ پر ایمان رکھتا ہے نہ آخرت پر۔

۲۔اللہ پر ایمان رکھتا ہے لیکن حیات آخرت کیلئے کچھ نہیں کرتے ہیں۔

۳۔دونوں کے بارے میں شک کرتا ہے کہتا ہے۔ہم نفی و اثبات دونوں نہیں کرتے۔

۴۔دونوں پر ایمان رکھنے کا کہتا ہے لیکن ایمان کے بعد عمل صالح

کرنے کیلئے تیار نہیں۔

آغاز قیامت

زمین کھینچی جائے گی طہ:۱۰۶﴿فَیَذَرُھا قاعاً صَفْصَفاً ﴾انشقاق:
۳﴿وَ إِذَا الْأَرْضُ مُدَّت﴾

پہاڑ حرکت میں آئیں گے کھف:۴۷﴿وَ یَوْمَ نُسَیِّرُ الْجِبال﴾ نبأ:۲۰
﴿وَ سُیِّرَتِ الْجِبالُ فَکانَتْ سَراباً﴾

پہاڑ اوپر نیچے ہونگے حاقہ:۱۴﴿ وَ الْجِبالُ فَدُکَّتا دَکَّةً واحِدَةً﴾

پہاڑ مٹی کا ڈھبہ ہوگا مزمل:۱۴﴿ وَ کانَتِ الْجِبالُ کَثِیباً مَهِیلا﴾

یوم قیامت کا آغاز سورہ زلزلة میں آیا ہے﴿إِذا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزالَها﴾ ۱ ﴿وَ أَخْرَجَتِ الْأَرْضُ أَثْقالَها﴾۲ قیام ساعت کے بعد زمین میں لرزہ آئیں گے اس لرزے میں زمین اپنے اندر جمع کیے وزنی قیمتی اجساد انسان باہر پھینکے گی﴿وَ أَخْرَجَتِ الْأَرْضُ أَثْقالَها ﴾اس وقت زمین بات کرے گی﴿یَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبارَها﴾ ۴ ﴿بِأَنَّ رَبَّکَ أَوْحى لَها ﴾۵،اللہ زمین کو وحی کرے گا گروہ گروہ قبروں سے اٹھیں گے یوم﴿یَوْمَئِذٍ یَصْدُرُ النَّاسُ أَشْتاتاً لِیُرَوْا أَعْمالَهُمْ ﴾انسان اپنے اعمال کو دیکھیں گے مثقال بھر نیکی ہو وہ دیکھیں گے مثقال بھر برائی ہو وہ دیکھیں گے۔

﴿فَمَنْ یَعْمَلْ مِثْقالَ ذَرَّةٍ خَیْراً یَرَهُ﴾ ۷،
﴿وَ مَنْ یَعْمَلْ مِثْقالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَرَه ﴾۸

طائر

کلمۃ طائر کا مادہ طیر سے ہے جسکے معنی اڑنے کے ہیں، طیر کی جمع طائر ہے۔ مفردات میں آیا ہے ''الطائر کل ذی جناح یسبح فی المعلا، یقال طائر یطیر طیر'' آیا ہے۔﴿وَ الطَّیرَ مَحشُورَةً کُلٌّ لَهُ أَوَّابٌ﴾ص۱۹،﴿أَ لَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ یُسَبِّحُ لَهُ مَنْ فِی السَّماواتِ وَ الْأَرْضِ وَ الطَّیرُ صَافَّاتٍ کُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلاتَهُ وَ تَسْبیحَهُ وَ اللَّهُ عَلیمٌ بِما یَفْعَلُونَ﴾نور ۴۱،۔ طیر تفائل کیلئے استعمال ہوتا ہے جبکہ تطیر فال بد کیلئے استعمال ہوتا ہے۔

﴿قالُوا إِنَّا تَطَیَّرْنا بِکُمْ لَئِنْ لَمْ تَنْتَهُوا لَنَرْجُمَنَّکُمْ وَ لَیَمَسَّنَّکُمْ مِنَّا عَذابٌ أَلیمٌ﴾یس ۱۸ ، ﴿فَإِذا جاءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ قالُوا لَنا هذِهِ وَ إِنْ تُصِبْهُمْ سَیِّئَةٌ یَطَّیَّرُوا بِمُوسی وَ مَنْ مَعَهُ أَلا إِنَّما طائِرُهُمْ عِنْدَ اللَّهِ وَ لکِنَّ أَکْثَرَهُمْ لا یَعْلَمُونَ﴾اعراف ۱۳۱ ،

انسان جب فعل گناہ کرتا ہے تو پریشان ہو جاتا ہے شرمندہ ہوتا ہے وہ سمجھتا ہے اسے کسے نے نہیں دیکھا ہے، اللہ فرماتا ہے یہ ختم نہیں ہوا اللہ کے پاس ہے

اعراف ۱۳۱،

﴿أَوْ یَأْخُذَهُمْ عَلی تَخَوُّفٍ فَإِنَّ رَبَّکُمْ لَرَؤُفٌ رَحیمٌ﴾نحل ۴۷،

﴿قالُوا طائِرُکُمْ مَعَکُمْ أَ إِنْ ذُکِّرْتُمْ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ مُسْرِفُونَ﴾ یس ۱۹

یکے از واقعات یوم قیامت نامہ اعمال انسان ہے انسان سمجھتا ہے اس نے جو اعمال کئے ہیں وہ ختم ہو گے ہیں کسی نے دیکھا نہیں اللہ سبحانہ فرماتا ہے قیامت کے دن انسان کی زبان پر مہر لگائیں گے یٰسین: ٦۵ ﴿الْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلى أَفْواهِهِمْ وَ تُكَلِّمُنا أَيْدِيهِمْ وَ تَشْهَدُ أَرْجُلُهُمْ ﴾ ان کے ہاتھ پاؤں گواہی دیں گے انسان سمجھتا ہے جو اعمال انسان نے انجام دیئے ہیں وہ ختم ہو گئے ہیں اس کا کوئی ریکارڈ نہیں ثبوت نہیں اسراء:۱۳﴿وَ كُلَّ إِنسانٍ أَلْزَمْناهُ طائِرَهُ فی عُنُقِهِ وَ نُخْرِجُ لَهُ يَوْمَ الْقِيامَةِ كِتاباً يَلْقاهُ مَنْشُوراً ﴾ ہر انسان کے اعمال جو انجام دیتا ہے طائر یعنی اڑ گیا ہے لیکن اڑا نہیں بلکہ انسان کی ذات میں ثبت ہوتا ہے﴿وَ كُلَّ إِنسانٍ أَلْزَمْناهُ طائِرَهُ فی عُنُقِهِ وَ نُخْرِجُ لَهُ يَوْمَ الْقِيامَةِ يَلْقاهُ مَنْشُوراً ﴾ اسراء: ۱۳ قیامت کے دن یہ کتاب کھل جائے گی اور انسان سے یہ کہیں گے اقرء کتابک اپنا نامہ اعمال خود پڑھیں خود حساب کریں کہ تم کس گروہ میں ہو تم نے کیا کیا ہے﴿هذا كِتابُنا يَنطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ ﴾ ہماری یہ کتاب تمھیں حقائق بتائے گی جاثیہ:۲۹ اگر انسان اللہ کی ھدایت پر تھے تو وہ نامہ اعمال دائیں طرف سے دیں گے اور ان سے کہیں گے اپنی کتاب خود پڑھیں اسراء:۷۱﴿ فَمَنْ أُوتِیَ كِتابَهُ بِيَمِينِهِ فَأُولئِكَ يَقْرَؤُنَ كِتابَهُمْ ﴾ حاقہ:۱۹﴿ فَيَقُولُ هاؤُمُ اقْرَؤُا كِتابِيَه ﴾ ۲۵،﴿وَ أَمَّا مَنْ أُوتِیَ كِتابَهُ بِشِمالِهِ فَيَقُولُ يا لَيْتَنی لَمْ أُوتَ كِتابِيَهْ ﴾ الانشقاق آیت:۷﴿فَأَمَّا مَنْ أُوتِیَ كِتابَهُ بِيَمِينِهِ﴾ جن کے اعمال

بُرے تھے معصیت کار تھے ان کے نامہ اعمال بائیں ہاتھ میں دیں گے انشقاق:۷﴿فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتابَهُ بِيَمِينِهِ﴾اسراء:۷۱﴿ فَمَنْ أُوتِيَ كِتابَهُ بِيَمِينِهِ فَأُولئِكَ يَقْرَؤُنَ كِتابَهُمْ ﴾حاقہ :۱۹﴿فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتابَهُ بِيَمِينِهِ فَيَقُولُ هاؤُمُ اقْرَؤُا كِتابِيَهْ ﴾انسانوں کے ہاتھ پاؤں گواہ ہوں گے۔

نورفصلت ۲۰،۲۱،۲۲﴿حَتَّى إِذا ما جاؤُها شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَ أَبْصارُهُمْ وَ جُلُودُهُمْ بِما كانُوا يَعْمَلُونَ .وَ قالُوا لِجُلُودِهِمْ لِمَ شَهِدْتُمْ عَلَيْنا قالُوا أَنْطَقَنَا اللَّهُ الَّذِي أَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَ هُوَ خَلَقَكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ .وَ ما كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَ لا أَبْصارُكُمْ وَ لا جُلُودُكُمْ وَ لكِنْ ظَنَنْتُمْ أَنَّ اللَّهَ لا يَعْلَمُ كَثِيراً مِمَّا تَعْمَلُونَ ﴾

قیام قیامت

وجوب ولزوم قیام قیامت کے بارے میں علماء اعلام نے آیات قرآن کریم سے استناد کر کے کہا ہے اگر قیام قیامت نہ ہو تو خلقت انسان کا اغراض مقاصد فاسدہ ہوگی، فعل عبث لھو لعب ہوگی اللہ سبحانہ فعل عبث انجام دینے سے پاک ومنزہ ہے چنانچہ اللہ نے قرآن کریم کی چندین آیات میں اپنی ذات سے فعل عبث نفی کی ہے۔

﴿ أَنَّما خَلَقْناكُمْ عَبَثاً وَ أَنَّكُمْ إِلَيْنا لا تُرْجَعُونَ ﴾ مؤمنون : ۱۱۵ ﴿وَ ما خَلَقْنَا السَّماواتِ وَ الْأَرْضَ وَ ما بَيْنَهُما لاعِبِينَ ﴾

دخان : ۳۸

ہم نے آسمان و زمین کو عبث خلق نہیں کیا ہے لقمان : ۳۰

۲۔ ہم اپنی روز مرہ زندگی میں دیکھتے ہیں بہت سے عاصی گنہگار لاعب عابث فاسد فاجر ملحدین دنیا سے گزرے ہیں جو دنیا میں سزا ملے بغیر گئے، اسی طرح بہت سے مطیع فرمان بردار اللہ کی اطاعت میں دنیا سے گزرے ہیں ان کے اعمال کی انہیں کوئی جزا ثواب نہیں ملا ہے۔

طٰہ : ۱۵ ﴿إِنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ أَكَادُ أُخْفِيهَا لِتُجْزَى كُلُّ نَفْسٍ بِمَا تَسْعَى﴾

۳۔ اللہ نے بہت سے اعمال کا وعدہ دیا ہے اور ان وعدوں پر دنیا میں ایفا نہیں ہوئے ہیں

یٰسین : ۷۹ ﴿قُلْ يُحْيِيهَا الَّذِي أَنْشَأَهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ وَ هُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيمٌ﴾

قیام قیامت یا موت فناء کلی نہیں بلکہ حیات ابدی ہے، حقیقت اور واقعیت ہے۔ جس طرح وجود باری تعالیٰ نہ ہونے کی کوئی دلیل نہ ملنا اس بات کی دلیل نہیں بنتی کہ اسکا وجود نہیں اسی طرح قیام قیامت کے بارے میں انسان مرجاتا ہے اور جسم کے ذرات دور دور تک منتشر ہوتے ہیں پھر اسے زندہ کرنا حیرت انگیز عجیب بات لگتی ہے۔ اللہ سبحانہ نے احیاء اموات کے بہت سے نمونے و مثالیں اسی دنیا میں دکھائے ہیں، جسکا پہلا احیاء زمین مردہ ہے اس میں قوت نمو والی کوئی چیز نہیں تھی اللہ نے آسمان سے بارش

برسایا اور زمین مردہ سرسبز وشاداب ہوگئی، وہ زمین مردہ کو بار بار زندہ کر رہا ہے اللہ سبحانہ ہمیشہ مردے سے زندہ بناتا ہے نطفہ سے مردہ بناتا ہے، نطفہ مردہ سے انسان بناتا ہے اور انسان زندہ سے مردہ بناتا ہے۔

روم : ۹ ا ﴿أَ وَ لَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوا كَيْفَ كانَ عاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ كانُوا أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَ أَثارُوا الْأَرْضَ وَ عَمَرُوها أَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوها وَ جاءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّناتِ فَما كانَ اللَّهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَ لكِنْ كانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ﴾ ۵۰ ﴿فَانْظُرْ إِلى آثارِ رَحْمَتِ اللَّهِ كَيْفَ يُحْيِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِها إِنَّ ذلِكَ لَمُحْيِ الْمَوْتى وَ هُوَ عَلى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾ فاطر : ۹ ﴿وَ اللَّهُ الَّذِي أَرْسَلَ الرِّياحَ فَتُثِيرُ سَحاباً فَسُقْناهُ إِلى بَلَدٍ مَيِّتٍ فَأَحْيَيْنا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِها كَذلِكَ النُّشُورُ﴾ فصلت : ۳۹ ﴿وَ مِنْ آياتِهِ أَنَّكَ تَرَى الْأَرْضَ خاشِعَةً فَإِذا أَنْزَلْنا عَلَيْهَا الْماءَ اهْتَزَّتْ وَ رَبَتْ إِنَّ الَّذِي أَحْياها لَمُحْيِ الْمَوْتى إِنَّهُ عَلى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾ سورہ زخرف: ۱۱ ﴿وَ الَّذِي نَزَّلَ مِنَ السَّماءِ ماءً بِقَدَرٍ فَأَنْشَرْنا بِهِ بَلْدَةً مَيْتاً كَذلِكَ تُخْرَجُونَ﴾

اور جس نے آسمان سے ایک معین مقدار میں پانی نازل کیا اور پھر ہم نے اس کے ذریعہ مردہ زمینوں کو زندہ بنادیا اسی طرح تم بھی زمین سے نکالے جاؤ گے۔

اللہ سبحانہ نے اسی دنیا میں چندین بار مردہ انسانوں کو زندہ کیا ہے، بنی

اسرائیل کے ایک شخص نے اپنے چچا کو مار کے جسد مردہ کو ایک غیر متعلقہ شخص کے گھر میں چھوڑا کہ مارنے والا یہ شخص ہے، اس شخص نے انکار کیا لوگوں نے حضرت موسیٰ سے کہا اس مُردے کا قاتل کون ہے، اس کا قاتل نکالو۔ چنانچہ اللہ نے کہا ایک گائے بیل ذبح کرو اس کی ران اس مردے کو مارو تو وہ بتائے گی کس نے قتل کیا ﴿فَقُلْنَا اضْرِبُوهُ بِبَعْضِهَا كَذٰلِكَ يُحْيِ اللَّهُ الْمَوْتٰى وَ يُرِيكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ﴾ تو ہم نے کہا کہ مقتول کو گائے کے ٹکڑے سے مس کر دو اللہ اسی طرح مردوں کو زندہ کرتا ہے اور تمہیں اپنی نشانیاں دکھلاتا ہے کہ شاید تمہیں عقل آجائے بقرہ:۷۳

۲۔ حضرت ابراہیم نے اللہ سے دعا کی تو مردے کو زندہ کرتا ہے لیکن ایک دفعہ مجھے دکھائے کس طرح زندہ کرتا ہے۔

﴿وَ إِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى قَالَ أَ وَ لَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰى وَ لٰكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قَلْبِي قَالَ فَخُذْ أَرْبَعَةً مِنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ إِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ مِنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَأْتِينَكَ سَعْيًا وَ اعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ﴾ اور اس موقع کو یاد کرو جب ابراہیم علیہ السّلام نے التجا کی کہ پروردگار مجھے یہ دکھا دے کہ تو مُردوں کو کس طرح زندہ کرتا ہے . ارشاد ہوا کیا تمہارا ایمان نہیں ہے عرض کی ایمان تو ہے لیکن اطمینان چاہتا ہوں ارشاد ہوا کہ چار طائر پکڑ لو اور انہیں اپنے سے مانوس بناؤ پھر ٹکڑے ٹکڑے کر کے ہر پہاڑ پر ایک حصّہ رکھ دو اور پھر آواز دو سب دوڑتے ہوئے آجائیں گے اور یاد رکھو کہ خدا صاحبِ

عزّت بھی اور صاحبِ حکمت بھی بقرہ:۲۶۰

۳۔ایک شہر میں مرض طاغون سے تمام رہائش مردہ ہو چکے تھے نبی نے اللہ سے سوال کیا اے اللہ ان کو کب زندہ کرے گا کون زندہ کرے گا کیسے زندہ کرے گا اللہ نے اسی نبی کو موت دیا سو سال بعد اس کو زندہ کیا

﴿أَوْ كَالَّذِي مَرَّ عَلَىٰ قَرْيَةٍ وَ هِيَ خَاوِيَةٌ عَلَىٰ عُرُوشِهَا قَالَ أَنَّىٰ يُحْيِي هَٰذِهِ اللَّهُ بَعْدَ مَوْتِهَا فَأَمَاتَهُ اللَّهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهُ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ قَالَ لَبِثْتُ يَوْماً أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ قَالَ بَلْ لَبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانْظُرْ إِلَىٰ طَعَامِكَ وَ شَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ وَ انْظُرْ إِلَىٰ حِمَارِكَ وَ لِنَجْعَلَكَ آيَةً لِلنَّاسِ وَ انْظُرْ إِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوهَا لَحْماً فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ قَالَ أَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾ یا اس بندے کی مثال جس کا گذر ایک قریہ سے ہوا جس کے سارے عرش وفرش گر چکے تھے تو اس بندہ نے کہا کہ خدا ان سب کو موت کے بعد کس طرح زندہ کرے گا تو خدا نے اس بندہ کو سو سال کے لئے موت دے دی اور پھر زندہ کیا اور پوچھا کہ کتنی دیر پڑے رہے تو اس نے کہا کہ ایک دن یا کچھ کم ،فرمایا نہیں ،سو سال ذرا اپنے کھانے اور پینے کو تو دیکھو کہ خراب تک نہیں ہوا اور اپنے گدھے پر نگاہ کرو (کہ سڑ گل گیا ہے) اور ہم اسی طرح تمہیں لوگوں کے لئے ایک نشانی بنانا چاہتے ہیں پھر ان ہڈیوں کو دیکھو کہ ہم کس طرح جوڑ کر ان پر گوشت چڑھاتے ہیں پھر جب ان پر یہ بات واضح ہوگئی تو بے ساختہ آواز دی کہ مجھے معلوم ہے کہ خدا ہر شے پر قادر ہے بقرہ

۲۵۹:

کہتے ہیں انسان مرنے کے بعد جسم دوبارہ مٹی ہوجاتا ہے پھر زندہ کرتا ہے یہ تعجب ہے کیسے زندہ کرتا ہے۔ بقرہ: ۱۴۸ اگر تم مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے پر شک رکھتے ہیں تو کیوں اپنے وجود کے بارے میں شک نہیں کرتے ہم نے تم کو مٹی سے پیدا کیا۔

حج : ۵ ﴿يا أَيُّهَا النَّاسُ إِنْ كُنْتُمْ فى رَيْبٍ مِنَ الْبَعْثِ فَإِنَّا خَلَقْناكُمْ مِنْ تُرابٍ ثُمَّ مِنْ نُطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنْ مُضْغَةٍ مُخَلَّقَةٍ وَ غَيْرِ مُخَلَّقَةٍ لِنُبَيِّنَ لَكُمْ وَ نُقِرُّ فِى الْأَرْحامِ ما نَشاءُ إِلى أَجَلٍ مُسَمًّى ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلاً ثُمَّ لِتَبْلُغُوا أَشُدَّكُمْ وَ مِنْكُمْ مَنْ يُتَوَفَّى وَ مِنْكُمْ مَنْ يُرَدُّ إِلى أَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلا يَعْلَمَ مِنْ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْئاً وَ تَرَى الْأَرْضَ هامِدَةً فَإِذا أَنْزَلْنا عَلَيْهَا الْماءَ اهْتَزَّتْ وَ رَبَتْ وَ أَنْبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍ بَهِيجٍ﴾ اے لوگو اگر تمہیں دوبارہ اٹھائے جانے میں شبہ ہے تو یہ سمجھ لو کہ ہم نے ہی تمہیں پہلے خاک سے بنایا ہے پھر نطفہ سے پھر جمے ہوئے خون سے پھر گوشت کے لوتھڑے سے جس میں سے کوئی مکمل ہوجاتا ہے اور کوئی ناقص ہی رہ جاتا ہے تاکہ ہم تمہارے اوپر اپنی قدرت کو واضح کردیں ہم جس چیز کو جب تک چاہتے ہیں رحم میں رکھتے ہیں اس کے بعد تم کو بچہ بنا کر باہر لے آتے ہیں پھر زندہ رکھتے ہیں تاکہ جوانی کی عمر تک پہنچ جاؤ اور پھر تم میں سے بعض کو اٹھالیا جاتا ہے اور بعض کو پست ترین عمر تک باقی رکھا جاتا ہے تاکہ علم کے بعد پھر کچھ جاننے

کے قابل نہ رہ جائے اور تم زمین کو مردہ دیکھتے ہو پھر جب ہم پانی برسا دیتے ہیں تو وہ لہلہانے لگتی ہے اور ابھرنے لگتی ہے اور ہر طرح کی خوبصورت چیز اگانے لگتی ہے عنکبوت: ۱۹، ۲۰، ۲۱ ﴿أَ وَ لَمْ يَرَوْا كَيْفَ يُبْدِءُ اللَّهُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ إِنَّ ذلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ﴾ ﴿قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانْظُرُوا كَيْفَ بَدَأَ الْخَلْقَ ثُمَّ اللَّهُ يُنْشِءُ النَّشْأَةَ الْآخِرَةَ إِنَّ اللَّهَ عَلى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾ ﴿يُعَذِّبُ مَنْ يَشاءُ وَ يَرْحَمُ مَنْ يَشاءُ وَ إِلَيْهِ تُقْلَبُونَ﴾ يٰسين: ۷۸، ۷۹ ﴿وَ ضَرَبَ لَنا مَثَلاً وَ نَسِيَ خَلْقَهُ قالَ مَنْ يُحْيِ الْعِظامَ وَ هِيَ رَمِيمٌ﴾ ﴿قُلْ يُحْيِيهَا الَّذِي أَنْشَأَها أَوَّلَ مَرَّةٍ وَ هُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيمٌ﴾ شوری: ۹ ﴿فَاللَّهُ هُوَ الْوَلِيُّ وَ هُوَ يُحْيِ الْمَوْتى﴾ ۲۹ ﴿وَ مِنْ آياتِهِ خَلْقُ السَّماواتِ وَ الْأَرْضِ وَ ما بَثَّ فِيهِما مِنْ دابَّةٍ وَ هُوَ عَلى جَمْعِهِمْ إِذا يَشاءُ قَدِيرٌ﴾ احقاف: ۳۳ ﴿أَ وَ لَمْ يَرَوْا أَنَّ اللَّهَ الَّذِي خَلَقَ السَّماواتِ وَ الْأَرْضَ وَ لَمْ يَعْيَ بِخَلْقِهِنَّ بِقادِرٍ عَلى أَنْ يُحْيِيَ الْمَوْتى بَلى إِنَّهُ عَلى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾ ق: ۱۵ ﴿أَ فَعَيِينا بِالْخَلْقِ الْأَوَّلِ بَلْ هُمْ فِي لَبْسٍ مِنْ خَلْقٍ جَدِيدٍ﴾ نجم: ۴۴ ﴿وَ أَنَّهُ هُوَ أَماتَ وَ أَحْيا﴾، ۴۷ ﴿وَ أَنَّ عَلَيْهِ النَّشْأَةَ الْأُخْرى﴾ واقعہ: ۶۱، ۶۲ ﴿عَلى أَنْ نُبَدِّلَ أَمْثالَكُمْ وَ نُنْشِئَكُمْ فِي ما لا تَعْلَمُونَ﴾ ﴿وَ لَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْأَةَ الْأُولى فَلَوْ لا تَذَكَّرُونَ﴾ قیامت: ۳ ﴿أَ يَحْسَبُ الْإِنْسانُ أَلَّنْ نَجْمَعَ عِظامَهُ

﴿بلی قادِرینَ علی أَنْ نُسَوِّیَ بَنانَهُ﴾ ۴

کہتے ہیں تمھاری خلقت مشکل ہے تم خلقت میں طاقت ور ہیں یا جس نے آسمان بنایا

نازعات:۲۷ ﴿أَ أَنْتُمْ أَشَدُّ خَلْقاً أَمِ السَّماءُ بَناها﴾ طارق:۵،۸ ﴿فَلْيَنْظُرِ الْإِنسانُ مِمَّ خُلِق ﴿إِنَّهُ عَلی رَجْعِهِ لَقادِرٌ ﴾ انعام: ۲۹ ،۳۰ ﴿وَ قالُوا إِنْ هِیَ إِلاَّ حَیاتُنَا الدُّنیا وَ ما نَحْنُ بِمَبْعُوثینَ ﴾ ﴿وَ لَوْ تَری إِذْ وُقِفُوا عَلی رَبِّهِمْ قالَ أَ لَیْسَ هذا بِالْحَقِّ قالُوا بَلی وَ رَبِّنا قالَ فَذُوقُوا الْعَذابَ بِما کُنْتُمْ تَکْفُرُونَ ﴾ رعد ۵ ﴿وَ إِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ أَ إِذا کُنَّا تُراباً أَ إِنَّا لَفی خَلْقٍ جَدیدٍ أُولئِکَ الَّذینَ کَفَرُوا بِرَبِّهِمْ وَ أُولئِکَ الْأَغْلالُ فی أَعْناقِهِمْ وَ أُولئِکَ أَصْحابُ النَّارِ هُمْ فیها خالِدُون﴾ اسراء: ۴۹ ﴿وَ قالُوا أَ إِذا کُنَّا عِظاماً وَ رُفاتاً أَ إِنَّا لَمَبْعُوثُونَ خَلْقاً جَدیداً﴾ ۵۱ ﴿أَوْ خَلْقاً مِمَّا یَکْبُرُ فی صُدُورِکُمْ فَسَیَقُولُونَ مَنْ یُعیدُنا قُلِ الَّذی فَطَرَکُمْ﴾ ﴿وَ قالُوا أَ إِذا کُنَّا عِظاماً وَ رُفاتاً أَ إِنَّا لَمَبْعُوثُونَ خَلْقاً جَدیداً﴾ ۹۹ ﴿أَ وَ لَمْ یَرَوْا أَنَّ اللَّهَ الَّذی خَلَقَ السَّماواتِ وَ الْأَرْضَ قادِرٌ عَلی أَنْ یَخْلُقَ مِثْلَهُمْ وَ جَعَلَ لَهُمْ أَجَلاً لا رَیْبَ فیهِ فَأَبَی الظَّالِمُونَ إِلاَّ کُفُوراً﴾ مؤمنون آیت : ۸۲ ﴿قالُوا أَ إِذا مِتْنا وَ کُنَّا تُراباً وَ عِظاماً أَ إِنَّا لَمَبْعُوثُونَ﴾ ۸۵ ﴿سَیَقُولُونَ لِلَّهِ قُلْ أَ فَلا تَتَّقُون﴾ ۹۵ ﴿وَ إِنَّا

عَلی أَنْ نُرِیَکَ ما نَعِدُهُمْ لَقادِرُونَ﴾ صافات: ۱٦، ۱۸ ﴿أَ إِذا مِتْنا وَ كُنَّا تُراباً وَ عِظاماً أَ إِنَّا لَمَبْعُوثُونَ ﴾ ﴿قُلْ نَعَمْ وَ أَنْتُمْ داخِرُونَ ﴾ سورہ ق: آیت ۳، ۴ ﴿ إِذا مِتْنا وَ كُنَّا تُراباً ذلِکَ رَجْعٌ بَعیدٌ ﴾ ﴿قَدْ عَلِمْنا ما تَنْقُصُ الْأَرْضُ مِنْهُمْ وَ عِنْدَنا كِتابٌ حَفیظٌ ﴾ سورہ واقعہ آیت: ۴۷ ﴿ وَ كانُوا يَقُولُونَ أَ إِذا مِتْنا وَ كُنَّا تُراباً وَ عِظاماً أَ إِنَّا لَمَبْعُوثُونَ﴾ ۵۱ ﴿ثُمَّ إِنَّكُمْ أَيُّهَا الضَّالُّونَ الْمُكَذِّبُونَ﴾ ۵۷ ﴿نَحْنُ خَلَقْناكُمْ فَلَوْ لا تُصَدِّقُونَ﴾ ۵۹ ﴿أَ أَنْتُمْ تَخْلُقُونَهُ أَمْ نَحْنُ الْخالِقُونَ ﴾

نفخہ دوم

﴿وَ نُفِخَ فِی الصُّورِ فَصَعِقَ مَنْ فِی السَّماواتِ وَ مَنْ فِی الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شاءَ اللَّهُ ثُمَّ نُفِخَ فیهِ أُخْرى فَإِذا هُمْ قِيامٌ يَنْظُرُونَ..زمر.٦۸﴾

یوم ـ القیامۃ

کلمہ یوم معجم القرآن ترتیب و تنظیم عبدالروف معری لکھتے ہیں یہ کلمہ قرآن کریم میں ۲۸۱ بار تکرار ہوا ہے بعض نے ۷۵ بار بعض کے مطابق دس بار استعمال ہوا ہے۔ دنیا کے بارے جیسے طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تک یا مدت تخلیق کائنات۔

باقی عالم اکبر روزِ سزا و جزا کیلئے استعمال ہوا ہے روز قیامت کیلئے استعمال ہوا ہے قیامت میں ہونے والے تمام نشیب روز کیلئے استعمال ہوا

ہے۔

۱۔ یوم حاقہ ۲۔ قیام الساعۃ ۳۔ یوم الظلۃ ”حاقہ ۳“

۴۔ یوم یغشٰہم ۵۔ یوم قارعۃ ۶۔ یوم الواقعہ

۷۔ یوم الاخرۃ ۸۔ یوم الیم

۹۔ یوم البعث ”بقرہ ۸۵“ ”ہود ۲۶“ ”روم ۵۶“

۱۰۔ یوم التلاق ۱۱۔ یوم التناد ۱۲۔ یوم الثقیل، دھر: ۲۷

۱۳۔ یوم الجمع ۱۴۔ یوم الحساب ۱۵۔ یوم التغابن (ہود: ۲۳)

۱۶۔ یوم الحسرۃ ۱۷۔ یوم الحق ۱۸۔ یوم الدین

۱۹۔ یوم کبیر ۲۰۔ یوم الفصل ۲۱۔ یوم عظیم

۲۲۔ یوم الفتح ۲۴۔ یوم الوعید ۲۵۔ یوم ینفع

۲۶۔ یوم یاتیھم ۲۷۔ یوم مشہود ۲۸۔ یوم لا بیع

۲۸۔ یوم نحش ۲۹۔ یوم تشھد ۳۰۔ یوم الازفۃ

۳۱۔ یوم یناد ۳۲۔ یوم عسر ۳۳۔ یوم معلوم

۳۴۔ یوم الفصل ۳۵۔ اسماء یوم الاخر ۳۶۔ یوم الوعید

یوم القیامت

یوم آخرت کے بعد زیادہ تکرار سے ذکر ہونے والے ناموں میں سے ایک نام یوم القیامۃ ہے، یہاں تک ایک سورہ قرآن مختص بنام قیامت ہے۔ مفردات ص ۴۶۵ پر آیا ہے حیات دائمی ابدی انسان کو یوم قیامت کہنے کی چند وجوہات ہیں۔ [یہ تحریر مکمل نہیں ہوئی]

[کشاف مصطلحات قرآنی ج۱ص۱۱۲]

﴿ فَـالـلَّــهُ يَـحْـكُـمُ بَيْـنَهُمْ يَوْمَ الْقِيـامَةِ فيمـا كـانُوا فيـهِ يَـخْتَلِفُونَ. البقره:۱۱۳ ﴾ ﴿ وَ لا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيامَةِ وَ لا يُـزَكِّيهِـمْ وَ لَهُـمْ عَـذابٌ أَليمٌ﴾ البقره : ۱۷۴ ﴿وَ الَّذينَ اتَّقَوْا فَـوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيامَةِ وَ اللَّهُ يَرْزُقُ مَنْ يَشاءُ بِغَيْرِ حِسابٍ﴾ البقره ۲۱۲:

۲. ﴿إِلـى يَـوْمِ الْقِيامَة .العمران:۵۵﴾ ﴿وَ لا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَـوْمَ الْـقِيـامَة﴾ الـعـمـران:۷۷ ﴿مَـنْ يَـغْـلُـلْ يَأْتِ بِما غَلَّ يَوْمَ الْـقِيـامَة﴾الـعـمــران: ۱۶۱ ﴿مـا بَـخِـلُوا بِـهِ يَوْمَ الْقِيـامَة ﴾ الـعـمــران: ۱۸۰ ﴿ إِنَّـمـا تُـوَفَّـوْنَ أُجُـورَكُـمْ يَـوْمَ الْقِيـامَةِ﴾ الـعـمـران:۱۸۵ ﴿ وَ لا تُـخْـزِنـا يَوْمَ الْقِيـامَةِ إِنَّكَ لا تُخْلِفُ الْميعادَ﴾ العمران:۱۹۴

۳﴿ لَيَـجْـمَعَنَّكُمْ إِلى يَوْمِ الْقِيامَةِ لا رَيْبَ فيه نساء:۸۷ ﴾ ﴿فَاللَّهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيامَة ﴾ نساء: ۱۴۱ ﴿وَ يَوْمَ الْقِيامَةِ نساء: ۱۵۹﴾

۴﴿إِلـى يَوْمِ الْقِيامَةِ.مائده: ۱۴ ﴾ ﴿لِيَفْتَدُوا بِهِ مِنْ عَذابِ يَوْمِ الْقِيامَة.مائده: ۳۶﴾ ﴿إِلى يَوْمِ الْقِيامَةِ﴾ مائده: ۶۴

۵﴿ لَيَجْمَعَنَّكُمْ إِلى يَوْمِ الْقِيامَةِ لا رَيْبَ فيهِ . انعام: ۱۲ ﴾

۶﴿خــالِـصَةً يَـوْمَ الْـقِيـامَة.اعـراف: ۳۲﴾ ﴿ إِلـى يَـوْمِ

الْقِيامَة. اعراف:١٦٧ ﴾ ﴿ أَنْ تَقُولُوا يَوْمَ الْقِيامَةِ إِنَّا كُنَّا عَنْ هذا غافِلينَ. اعراف: ١٧٢ ﴾

٧﴿وَ ما ظَنُّ الَّذينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ يَوْمَ الْقِيامَةِ .یونس: ٦٠ ﴾ ﴿إِنَّ رَبَّكَ يَقْضى بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيامَةِ فيما كانُوا فيهِ يَخْتَلِفُونَ. یونس: ٩٣ ﴾

٨﴿ وَ يَوْمَ الْقِيامَةِ ﴾ ﴿وَ يَوْمَ الْقِيامَة ﴾ هود: ٦٠. ٩٩

٩. ﴿ يَوْمَ الْقِيامَة. نحل﴾: ٢٥ ﴿ ثُمَّ يَوْمَ الْقِيامَةِ يُخْزيهِمْ نحل﴾: ٢٧ ﴿ وَ لَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ الْقِيامَةِ ﴾نحل: ٩٢ ﴿إِنَّ رَبَّكَ لَيَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيامَةِ﴾ نحل: ١٢٤

١٠. ﴿ يَوْمَ الْقِيامَةِ كِتاباً يَلْقاهُ مَنْشُورا﴾ اسراء: ١٣ ﴿مُهْلِكُوها قَبْلَ يَوْمِ الْقِيامَةِ﴾ اسراء: ٥٨ ﴿ لَئِنْ أَخَّرْتَنِ إِلى يَوْمِ الْقِيامَةِ﴾ اسراء: ٦٢ ﴿وَ نَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيامَةِ ﴾ اسراء: ٩٧

١١. ﴿فَلا نُقيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيامَةِ وَزْناً﴾ كهف: ١٠٥

١٢. ﴿وَ كُلُّهُمْ آتيهِ يَوْمَ الْقِيامَةِ فَرْدا﴾ مريم: ٩٥

١٣. ﴿ فَإِنَّهُ يَحْمِلُ يَوْمَ الْقِيامَةِ وِزْرا﴾ طه: ١٠٠

١٤. ﴿وَ ساءَ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيامَةِ حِمْلاً ﴾ ﴿وَ نَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيامَةِ أَعْمى﴾ طه: ١٠١، ١٢٤

١٥. ﴿وَ نَضَعُ الْمَوازينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيامَةِ﴾ انبياء: ٤٧

۱۶ ۔﴿وَ نُذِيقُهُ يَوْمَ الْقِيامَةِ حج: ۹﴾ ﴿إِنَّ اللَّهَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيامَةِ حج:۱۷﴾ ﴿اللَّهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيامَةِ حج: ۶۹﴾

۱۷ ۔ ﴿ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيامَةِ تُبْعَثُونَ مومنون: ۱۶﴾

۱۸ ۔﴿يُضاعَفُ لَهُ الْعَذابُ يَوْمَ الْقِيامَةِ وَ يَخْلُدْ فيهِ مُهاناً فرقان: ۶۹﴾

۱۹ ۔﴿وَ أَنْ أَلْقِ عَصاكَ فَلَمَّا رَآها تَهْتَزُّ كَأَنَّها جانٌّ وَلَّى مُدْبِراً وَ لَمْ يُعَقِّبْ يا مُوسى أَقْبِلْ وَ لا تَخَفْ إِنَّكَ مِنَ الْآمِنين.قصص: ۳۱﴾ ﴿وَ يَوْمَ الْقِيامَةِ﴾ قصص:۴۲ ﴿ثُمَّ هُوَ يَوْمَ الْقِيامَةِ مِنَ الْمُحْضَرِينَ ﴾ قصص: ۶۱ ﴿إِلى يَوْمِ الْقِيامَةِ ﴾ نقصص: ۷۱ ﴿إِلى يَوْمِ الْقِيامَةِ﴾ قصص:۷۲

۲۰ ۔ ﴿وَ لَيُسْئَلُنَّ يَوْمَ الْقِيامَةِ ﴾ عنكبوت:۱۳

۲۱ ۔ ﴿يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيامَةِ﴾ سجده: ۲۵

۲۲۔﴿ وَ يَوْمَ الْقِيامَةِ يَكْفُرُونَ بِشِرْكِكُم ﴾فاطر:۱۴

۲۳ ۔﴿ وَ أَهْلِيهِمْ يَوْمَ الْقِيامَةِ﴾زمر : ۱۵ ﴿ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيامَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ..زمر: ۳۱﴾.﴿ سُوءِ الْعَذابِ يَوْمَ الْقِيامَة ..﴾زمر:۴۷.﴿ وَ الْأَرْضُ جَميعاً قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيامَةِ ﴾..زمر :۶۷

۲۴ ۔﴿ مَنْ يَأْتي آمِناً يَوْمَ الْقِيامَة ﴾فصلت ۴۰

۲۵ ۔﴿ وَ أَهْلِيهِمْ يَوْمَ الْقِيامَةِ ﴾ شوری :۴۵

۲۶ ۔﴿ يَقْضى بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيامَةِ﴾ جاثيه :۱۷ ﴿ ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ إِلى يَوْمِ الْقِيامَةِ ﴾ جاثيه : ۲۶ ﴾

۲۷ ۔﴿ إِلى يَوْمِ الْقِيامَةِ ﴾احقاف ۔۵﴾

۲۸ ۔﴿ يُنَبِّئُهُمْ بِما عَمِلُوا يَوْمَ الْقِيامَةِ﴾ مجادله،۷

۲۹ ۔﴿ إِلى يَوْمِ الْقِيامَةِ ﴾ القلم : ۳۹

۳۰ ۔﴿يَسْئَلُ أَيَّانَ يَوْمُ الْقِيامَةِ﴾ القيامه: ۶

تیس سورہ میں ۶۳ بار یوم قیامۃ تکرار ہوا ہے

۱۔اس کا ایک نام حاقہ ہے حاقہ :۱،۲،۳

﴿الْحَاقَّةُ﴾ ﴿مَا الْحَاقَّةُ﴾ ﴿وَ ما أَدْراكَ مَا الْحَاقَّةُ﴾

قیامت کا ایک نام یوم الحساب ہے

ص: ۱۶ ﴿وَ قالُوا رَبَّنا عَجِّلْ لَنا قِطَّنا قَبْلَ يَوْمِ الْحِسابِ ﴾ ۵۳ ﴿هذا ما تُوعَدُونَ لِيَوْمِ الْحِسابِ ﴾ غافر : ۲۷ ﴿وَ قالَ مُوسى إِنِّى عُذْتُ بِرَبِّى وَ رَبِّكُمْ مِنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسابِ﴾

اوصاف یوم القیامۃ

۱۔کوئی کسی کے کام نہیں آئے گا اس دن کسی کی سفارش نہیں چلے گی

﴿وَ اتَّقُوا يَوْماً لا تَجْزى نَفْسٌ عَنْ نَفْسٍ شَيْئاً وَ لا يُقْبَلُ مِنْها شَفاعَةٌ وَ لا يُؤْخَذُ مِنْها عَدْلٌ وَ لا هُمْ يُنْصَرُونَ. البقره :۴۸﴾

﴿وَ اتَّقُوا يَوْماً لا تَجْزِى نَفْسٌ عَنْ نَفْسٍ شَيْئاً وَ لا يُقْبَلُ مِنها عَدْلٌ وَ لا تَنْفَعُها شَفاعَةٌ وَ لا هُمْ يُنْصَرُونَ. بقره . ۱۲۳﴾ ﴿يا أَيُّهَا الَّذينَ آمَنُوا أَنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْناكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ يَوْمٌ لا بَيْعٌ فيهِ وَ لا خُلَّةٌ وَ لا شَفاعَةٌ وَ الْكافِرُونَ هُمُ الظَّالِمُون.. بقره ۲۵۴.﴾

۲۔ بعض چہرہ سفید بعض چہرہ سیاہ ہوں گے

﴿يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَ تَسْوَدُّ وُجُوهٌ فَأَمَّا الَّذينَ اسْوَدَّتْ وُجُوهُهُمْ أَكَفَرْتُمْ بَعْدَ إيمانِكُمْ فَذُوقُوا الْعَذابَ بِما كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ. العمران. ۱۰۶﴾

۳۔ کافرین عاصین طاغین تمنا کریں گے مثل مٹی ہو جائیں، لوگوں کے قدموں کے نیچے دب جائیں

﴿يَوْمَئِذٍ يَوَدُّ الَّذينَ كَفَرُوا وَ عَصَوُا الرَّسُولَ لَوْ تُسَوَّى بِهِمُ الْأَرْضُ وَ لا يَكْتُمُونَ اللَّهَ حَديثاً.. نساء . ۴۲﴾

۴۔ صادقین صحیح گویان سود مند ہوں گے۔

﴿قالَ اللَّهُ هذا يَوْمُ يَنْفَعُ الصَّادِقينَ صِدْقُهُمْ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْري مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهارُ خالِدينَ فيها أَبَداً رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوا عَنْهُ ذلِكَ الْفَوْزُ الْعَظيمُ.. مائده.. ۱۱۹﴾

۵۔ برائی عذاب رفع ہو جائیں سعادت مند ہونگے۔

﴿مَنْ يُصْرَفْ عَنْهُ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمَهُ وَ ذلِكَ الْفَوْزُ

الْمُبِينُ..انعام ..١٦١﴾

٦۔آرزوئیں خواہشات ناکامی مایوسی کا سامنا ہوگا

﴿هَلْ يَنظُرُونَ إِلَّا تَأْوِيلَهُ يَوْمَ يَأْتِي تَأْوِيلُهُ يَقُولُ الَّذِينَ نَسُوهُ مِن قَبْلُ قَدْ جاءَتْ رُسُلُ رَبِّنا بِالْحَقِّ فَهَل لَنا مِن شُفَعاءَ فَيَشْفَعُوا لَنا أَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلَ غَيْرَ الَّذِي كُنَّا نَعْمَلُ قَدْ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ وَ ضَلَّ عَنْهُمْ ما كانُوا يَفْتَرُونَ..اعراف..۵۳﴾

۷۔کل روئے زمین اپنے فدیہ میں دیں فائدہ نہیں ہوگا

﴿إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّماواتِ وَ الْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهارَ يَطْلُبُهُ حَثِيثاً وَ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ وَ النُّجُومَ مُسَخَّراتٍ بِأَمْرِهِ أَلا لَهُ الْخَلْقُ وَ الْأَمْرُ تَبارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعالَمِينَ اعراف:۵۴﴾

اگر انسان مسلمان ان آیات محکمات ساطعات کی روشنی میں قیامت پر اپنا ایمان اور نجات کے لئے جو ھدایات احکامات آئے ہیں پر عمل پیرا ہوتا تو آخرت میں نصیب ہونے والی جنت سے پہلے یہ دنیا جنت بنتی۔خالق سے کوئی چیز مخفی نہیں ہے .﴿وَ تَرى كُلَّ أُمَّةٍ جاثِيَةً كُلُّ أُمَّةٍ تُدْعى إِلى كِتابِهَا الْيَوْمَ تُجْزَوْنَ ما كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ..جاثیه ٢٨﴾

وزن الاعمال۔ مومنون۱۰۲،۱۰۳،﴿فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوازِينُهُ فَأُولئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ .

ہر ایک اپنے بارے میں غمگین رہے گا کوئی کسی کے کام نہیں آئے گا

واقعہ۔ ۸،۲۷،۲۸،۹۰،۹۱ ﴿فَأَصْحابُ الْمَيْمَنَةِ ما أَصْحابُ الْمَيْمَنَةِ .وَ أَصْحابُ الْيَمينِ ما أَصْحابُ الْيَمينِ .في سِدْرٍ مَخْضُودٍ .وَ أَمَّا إِنْ كانَ مِنْ أَصْحابِ الْيَمينِ .فَسَلامٌ لَكَ مِنْ أَصْحابِ الْيَمينِ﴾ حاقہ۔ ۱۹ ﴿فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتابَهُ بِيَمينِهِ فَيَقُولُ هاؤُمُ اقْرَؤُا كِتابِيَهْ﴾ لقمان ۳۳۔ ﴿يا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ وَ اخْشَوْا يَوْماً لا يَجْزي والِدٌ عَنْ وَلَدِهِ وَ لا مَوْلُودٌ هُوَ جازٍ عَنْ والِدِهِ شَيْئاً إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ﴾

یوم یبعثون

﴿أَنْظِرْني إِلى يَوْمِ يُبْعَثُونَ﴾ اعراف ۱۴

کہ پھر مجھے قیامت تک کی مہلت دے دے

یوم یاتی تاویلہ

﴿يَوْمَ يَأْتي تَأْويلُهُ﴾ اعراف ۵۳

تو جس دن انجام سامنے آجائے گا

یوم عظیم

اعراف ۵۹ ﴿عَذابَ يَوْمٍ عَظيمٍ﴾ عذاب عظیم سے ڈرتا ہوں، یونس ۱۵ ﴿عَذابَ يَوْمٍ عَظيمٍ﴾ ایک بڑے عظیم دن کے عذاب کا خوف ہے

یوم کبیر

ہود: ۳ ﴿عَذابَ يَوْمٍ كَبيرٍ﴾ ایک بڑے دن کے عذاب

یوم الیم

ہود ۲۶ ﴿عَذابَ يَوْمٍ أَلِيمٍ﴾ دردناک دن کے عذاب

یوم نداء بہ اہل محشر

﴿وَ يَوْمَ يُنادِيهِمْ فَيَقُولُ أَيْنَ شُرَكائِيَ الَّذِينَ كُنْتُمْ تَزْعُمُونَ ..قصص. ۶۲﴾ ﴿وَ يَوْمَ يُنادِيهِمْ فَيَقُولُ ما ذا أَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِينَ..قصص..۶۵﴾

یوم الاخر

۱. ﴿ آمَنَّا بِاللَّهِ وَ بِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَ ما هُمْ بِمُؤْمِنِينَ..البقره.۸﴾ ﴿بقره ۲۲۸﴾ ﴿مَنْ كانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ بقره: ۲۳۲﴾ ﴿وَ لا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ بقره: ۲۶۴﴾ ﴿يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ العمران: ۱۱۴﴾ ﴿يا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ ذلِكَ خَيْرٌ .لكِنِ الرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَ الْمُؤْمِنُونَ يُؤْمِنُونَ ...وَ الْمُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ﴾ نساء ۵۹، ۱۳۶، ۱۶۲، ﴿إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَ الَّذِينَ هادُوا وَ الصَّابِئُونَ وَ النَّصارى مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ وَ عَمِلَ صالِحاً فَلا آمَنَ بِاللَّهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ﴾ توبه ۱۸، ۱۹.

۱۔ یوم حاقہ ۲۔ قیام الساعۃ ۳۔ یوم الظلۃ "حاقہ ۳"

۴۔ یوم یغشٰہم ۵۔ یوم قارعۃ ۶۔ یوم الواقعہ

۷۔ یوم الاخرۃ ۸۔ یوم الیم

۹۔یوم البعث "بقرہ ۸۵" "ہود ۲۶" "روم ۵۶"

۱۰۔یوم التلاق ۱۱۔یوم التناد ۱۲۔یوم الثقیل ، دھر:۲۷

۱۳۔یوم الجمع ۱۴۔یوم الحساب ۱۵۔یوم التغابن (ہود:۲۳)

۱۶۔یوم الحسرۃ ۱۷۔یوم الحق ۱۸۔یوم الدین

۱۹۔یوم کبیر ۲۰۔یوم الفصل ۲۱۔یوم عظیم

۲۲۔یوم الفتح ۲۴۔یوم الوعید ۲۵۔یوم ینفع

۲۶۔یوم یاتیھم ۲۷۔یوم مشہود ۲۸۔یوم لا بیع

۲۸۔یوم نحش ۲۹۔یوم تشہد ۳۰۔یوم الازفۃ

۳۱۔یوم ینادِ ۳۲۔یوم عسر ۳۳۔یوم معلوم

۳۴۔یوم الفصل ۳۵۔اسماء یوم الاخر ۳۶۔یوم الوعید

ان ناموں میں سے ہر ایک نام یوم قیامت کے حالات پیش آمد کا مظہر ہے

۳۷۔حاقہ ﴿الْحَاقَّةُ﴾، ۲﴿مَا الْحَاقَّةُ﴾، ۳﴿وَ ما أَدْراکَ مَا الْحَاقَّةُ﴾

۳۸۔طامۃ ﴿فَإِذا جاءَتِ الطَّامَّةُ الْكُبْرى﴾ نازعات:۳۴

۳۹۔غاشیہ ﴿هَلْ أَتاکَ حَدیثُ الْغاشِیَةِ﴾ غاشیہ : ۱

۴۰۔قارعہ ﴿الْقارِعَةُ﴾، ۲﴿مَا الْقارِعَةُ﴾ ۳﴿وَ ما أَدْراکَ مَا الْقارِعَةُ﴾

۴۱۔واقعہ واقعہ: ۱﴿إِذا وَقَعَتِ الْواقِعَةُ﴾ حاقہ :۱۵ ﴿فَيَوْمَئِذٍ وَقَعَتِ الْواقِعَةُ﴾

۴۲۔ایک نام یوم الآزفہ ہے

غافر :۱۸ ﴿وَ أَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْآزِفَةِ﴾

۴۳۔یوم الیم

هـود :۲۶ ﴿إِنِّـى أَخَـافُ عَـلَيْـكُـمْ عَـذابَ يَوْمٍ أَلِيمٍ﴾ زخرف :۶۵ ﴿فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْ عَذابِ يَوْمٍ أَلِيمٍ﴾

۴۴۔یوم البعث

روم: ۵۶ ﴿وَ قَالَ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ وَ الْإِيمانَ لَقَدْ لَبِثْتُمْ فى كِتابِ اللَّهِ إِلى يَوْمِ الْبَعْثِ فَهذا يَوْمُ الْبَعْثِ وَ لكِنَّكُمْ كُنْتُمْ لا تَعْلَمُونَ﴾

۴۵۔یوم التغابن

تغابن : ۹ ﴿يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ ذلِكَ يَوْمُ التَّغابُنِ﴾

۴۶۔یوم التلاق غافر :۱۵ ﴿لِيُنْذِرَ يَوْمَ التَّلاقِ﴾

۴۷۔ایک نام یوم التناد ہے

غافر : ۳۲ ﴿وَ يا قَوْمِ إِنِّى أَخافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنادِ﴾

۴۸۔یوم ثقیل

انسان :۲۷ ﴿وَ يَذَرُونَ وَراءَهُمْ يَوْماً ثَقِيلاً﴾

۴۹۔یوم الجمع

هـود :۱۰۳ ﴿ذلِكَ يَوْمٌ مَجْمُوعٌ لَهُ النَّاسُ﴾ شورى : ۷ ﴿وَ تُنْذِرَ يَوْمَ الْجَمْعِ﴾ تغابن: ۹ ﴿يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ﴾

۵۰۔ یوم الحساب

ص: ۱۶ ﴿وَ قالُوا رَبَّنا عَجِّلْ لَنا قِطَّنا قَبْلَ يَوْمِ الْحِسابِ ﴾ ، ۲۶ ﴿إِنَّ الَّذينَ يَضِلُّونَ عَنْ سَبيلِ اللَّهِ لَهُمْ عَذابٌ شَديدٌ بِما نَسُوا يَوْمَ الْحِسابِ﴾ ، ۵۳ ﴿هذا ما تُوعَدُونَ لِيَوْمِ الْحِسابِ ﴾ غافر: ۲۷ ﴿كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسابِ﴾

۵۱۔ ایک نام یوم الحسرہ ہے

مریم: ۳۹ ﴿وَ أَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ﴾

۵۲۔ ایک نام یوم الحق ہے

نبأ: ۳۹ ﴿ذلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ فَمَنْ شاءَ اتَّخَذَ إِلى رَبِّهِ مَآباً﴾

۵۳۔ یوم الدین

فاتحہ: ۴ ﴿مالِكِ يَوْمِ الدِّينِ ﴾ حجر: ۳۵ ﴿وَ إِنَّ عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ إِلى يَوْمِ الدِّينِ ﴾ شعراء: ۸۲ ﴿وَ الَّذي أَطْمَعُ أَنْ يَغْفِرَ لي خَطيئَتي يَوْمَ الدِّينِ﴾ صافات: ۲۰ ﴿وَ قالُوا يا وَيْلَنا هذا يَوْمُ الدِّينِ﴾ ص: ۷۸ ﴿وَ إِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتي إِلى يَوْمِ الدِّينِ ﴾ یوم الدین زاریات: ۱۲ ﴿يَسْئَلُونَ أَيَّانَ يَوْمُ الدِّينِ ﴾ واقعہ: ۵۶ ﴿هذا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّينِ ﴾ معارج: ۲۶ ﴿وَ الَّذينَ يُصَدِّقُونَ بِيَوْمِ الدِّينِ﴾ مدثر: ۴۶ ﴿وَ كُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّينِ ﴾ انفطار: ۹ ﴿كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُونَ بِالدِّينِ ﴾ ۱۵ ﴿يَصْلَوْنَها يَوْمَ الدِّينِ﴾ ۱۷ ﴿وَ ما أَدْراكَ ما يَوْمُ الدِّينِ﴾ ۱۸ ﴿ثُمَّ ما أَدْراكَ ما يَوْمُ

الـدِّيـنِ ﴾مـطـففين: ۱۱ ﴿الَّذين يُكَذِّبُونَ بِيَوْمِ الدِّينِ ﴾التين
:۷﴿فـمـا يُكَذِّبُکَ بَعْدُ بِالدِّينِ ﴾ الماعون: ۱ ﴿أَ رَأَيْتَ الَّذى
يُكَذِّبُ بِالدِّينِ ﴾

۵۴۔ یوم عبوس

انسان: ۱۰ ﴿إِنَّا نَخافُ مِنْ رَبِّنا يَوْماً عَبُوساً قَمْطَرِيراً ﴾

۵۵۔ یوم عسیر فرقان :۲۶﴿ وَ كانَ يَوْماً عَلَى الْكافِرِينَ عَسيراً ﴾
قـمر: ۸﴿ يَقُولُ الْكافِرُونَ هذا يَوْمٌ عَسِرٌ﴾ مدثر: ۹ ﴿فَذلِكَ
يَوْمَئِذٍ يَوْمٌ عَسيرٌ ﴾

۵۶۔ یوم عظیم

انـعـام :۱۵ ﴿إِنِّـى أَخـافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّى عَذابَ يَوْمٍ عَظيمٍ﴾
اعـراف : ۵۹﴿ إِنِّى أَخافُ عَلَيْكُمْ عَذابَ يَوْمٍ عَظيمٍ ﴾ يونس:
۱۵ ﴿إِنِّـى أَخـافُ إِنْ عَـصَـيْـتُ رَبِّـى عَـذابَ يَوْمٍ عَظيمٍ﴾ مريم
:۳۷﴿ لِـلَّـذِيـنَ كَـفَـرُوا مِـنْ مَشْهَـدِ يَـوْمٍ عَـظِـيـمٍ﴾ شـعـر
اء: ۱۳۵ ﴿إِنِّـى أَخـافُ عَـلَيْـكُـمْ عَـذابَ يَوْمٍ عَظيمٍ﴾ ،۱۵۶
﴿فَيَأْخُذَكُمْ عَـذابُ يَـوْمٍ عَـظيمٍ﴾احقاف: ۲۱﴿ إِنِّى أَخافُ
عَـلَيْـكُـمْ عَـذابَ يَـوْمٍ عَـظِيمٍ﴾ مطففين :۴﴿أَ لا يَظُنُّ أُولئِكَ
أَنَّهُمْ مَبْعُوثُونَ ﴾، ۵﴿لِيَوْمٍ عَظيمٍ﴾

۵۷۔ یوم عقیم حج ۵۵﴿أَوْ يَأْتِيَهُمْ عَذابُ يَوْمٍ عَقيمٍ﴾

۵۸۔ یوم الفتح

سجده : ۲۹ ﴿ يَوْمَ الْفَتْحِ لا يَنْفَعُ الَّذينَ كَفَرُوا إيمانُهُم﴾

۵۹۔ یوم الفصل

صافات : ۲۱ ﴿هذا يَوْمُ الْفَصْلِ الَّذى كُنْتُمْ بِهِ تُكَذِّبُون﴾
دخان: ۴۰ ﴿إِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ ميقاتُهُمْ أَجْمَعينَ﴾ مرسلات
:۱۳ ﴿لِيَوْمِ الْفَصْل﴾ ،۱۴ ﴿ وَ ما أَدْراكَ ما يَوْمُ الْفَصْل ﴾
نبأ: ۱۷ ﴿إِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كانَ ميقاتا﴾

۶۰۔ یوم قمطیر

انسان:۱۰﴿ إِنَّا نَخافُ مِنْ رَبِّنا يَوْماً عَبُوساً قَمْطَريراً ﴾

۶۱۔ ایک نام یوم الوعید ہے

ق :۲۰ ﴿ ذلِكَ يَوْمُ الْوَعيدِ ﴾ ق :۲۰ ﴿وَ نُفِخَ فِي الصُّورِ ذلِكَ يَوْمُ الْوَعيدِ ﴾، ۴۲ ﴿يَوْمَ يَسْمَعُونَ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ذلِكَ يَوْمُ الْخُرُوج ثر ۸ ﴿فَإِذا نُقِرَ فِي النَّاقُورِ ﴾، ۹ ﴿فَذلِكَ يَوْمَئِذٍ يَوْمٌ عَسيرٌ ﴾، ۹ نبأ ۱۸ ﴿يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ فَتَأْتُونَ أَفْواجاً﴾ نازعات :۷ ﴿تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ﴾ نازعات: ۱۳ ﴿فَإِنَّما هِيَ زَجْرَةٌ واحِدَةٌ﴾ ،۱۴ ﴿فَإِذا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ﴾ عبس: ۳۳ ﴿فَإِذا جاءَتِ الصَّاخَّةُ ﴾

۶۲۔ ایک نام یوم الخلو د ہے

ق : ۳۴ ﴿ذلِكَ يَوْمُ الْخُلُود﴾

۶۳۔ ایک نام یوم الخروج ہے

ق : ۴۷ ﴿ ذلِکَ یَوۡمُ الۡخُرُوجِ﴾

۶۴۔ایک نام الصاخۃ ہے

عبس :۳۳﴿فَإِذا جاءَتِ الصَّاخَّةُ﴾

ندا آئے گی تو قبروں سے نکلیں گے

﴿وَ اسۡتَمِعۡ یَوۡمَ یُنادِ الۡمُنادِ مِنۡ مَکانٍ قَرِیبٍ ﴾ق: ۴۱ یَوۡمَ یَسۡمَعُونَ الصَّیۡحَةَ بِالۡحَقِّ ذلِکَ یَوۡمُ الۡخُرُوجِ ﴾ ق: ۴۲ ﴿وَ نُفِخَ فِی الصُّورِ فَإِذا هُمۡ مِنَ الۡأَجۡداثِ إِلی رَبِّهِمۡ یَنۡسِلُونَ. .یسن. ۵۱ ﴾ ﴿قالُوا یا وَیۡلَنا مَنۡ بَعَثَنا مِنۡ مَرۡقَدِنا هذا ما وَعَدَ الرَّحۡمنُ وَ صَدَقَ الۡمُرۡسَلُونَ﴾ یٰس۔۵۲

حیات دائمی ابدی انسان موت از حیات دنیا سے شروع ہو کر دار سزا و جزاء یوم تک ہے یوم قیامت کہنے کی وجوہات میں سب سے پہلے یوم قیامت قبروں سے اٹھنے کیلئے آیا ہے

جب یہ دنیا ختم ہو گی کیونکہ یہ دنیا اس دور کیلئے چھوٹی اور ناقص پڑے گی۔

۱۔آرزوئیں خواہشات نا کام ہونگی

﴿یَقُولُ الَّذینَ نَسُوهُ مِنۡ قَبۡلُ قَدۡ جاءَتۡ رُسُلُ رَبِّنا بِالۡحَقِّ فَهَلۡ لَنا مِنۡ شُفَعاءَ فَیَشۡفَعُوا لَنا أَوۡ نُرَدُّ فَنَعۡمَلَ غَیۡرَ الَّذی کُنَّا نَعۡمَلُ قَدۡ خَسِرُوا أَنۡفُسَهُمۡ﴾ اعراف :۵۳

۲۔کل روئے زمین اپنے فدا میں دیں تو بھی فائدہ نہیں ہو گا اعراف:۵۴

۳۔عذاب کبیر کا دن ہو گا

﴿وَ عَذابٌ أَلیمٌ بِما کانُوا یَکْفُرُونَ﴾ یونس: ۴

۴۔یوم مشہود

﴿وَ ذٰلِکَ یَوْمٌ مَشْهُودٌ﴾ هود: ۱۰۳

۵۔کوئی کسی سے بات نہیں کریگا

۶۔کوئی دوست کام نہیں آئیگا

۷۔۶۹۰ آیات میں عذاب ہے اور ۵۲۳ میں جہنم عذاب نار ہے

آیات عذاب

﴿فَکُلًّا أَخَذْنا بِذَنْبِهِ فَمِنْهُمْ مَنْ أَرْسَلْنا عَلَیْهِ حاصِباً وَ مِنْهُمْ مَنْ أَخَذَتْهُ الصَّیْحَةُ وَ مِنْهُمْ مَنْ خَسَفْنا بِهِ الْأَرْضَ وَ مِنْهُمْ مَنْ أَغْرَقْنا وَ ما کانَ اللَّهُ لِیَظْلِمَهُمْ وَ لٰکِنْ کانُوا أَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُونَ ☆مَثَلُ الَّذینَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ أَوْلِیاءَ کَمَثَلِ الْعَنْکَبُوتِ اتَّخَذَتْ بَیْتاً وَ إِنَّ أَوْهَنَ الْبُیُوتِ لَبَیْتُ الْعَنْکَبُوتِ لَوْ کانُوا یَعْلَمُونَ...عنکبوت ۴۰. ۴۱ ﴾ ﴿وَ یَسْتَعْجِلُونَکَ بِالْعَذابِ وَ لَوْ لا أَجَلٌ مُسَمًّی لَجاءَهُمُ الْعَذابُ وَ لَیَأْتِیَنَّهُمْ بَغْتَةً وَ هُمْ لا یَشْعُرُونَ ☆یَسْتَعْجِلُونَکَ بِالْعَذابِ وَ إِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحیطَةٌ بِالْکافِرینَ ...عنکبوت. ۵۳. ۵۴﴾ ﴿وَ کَأَیِّنْ مِنْ دابَّةٍ لا تَحْمِلُ رِزْقَهَا اللَّهُ یَرْزُقُها وَ إِیَّاکُمْ وَ هُوَ السَّمیعُ الْعَلیمُ ﴾ ﴿وَ لَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّماواتِ وَ الْأَرْضَ وَ سَخَّرَ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ لَیَقُولُنَّ اللَّهُ فَأَنَّی یُؤْفَکُونَ ☆اللَّهُ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَشاءُ

مِـنْ عِبـادِهِ وَ يَـقْـدِرُ لَـهُ إِنَّ الـلَّـهَ بِـكُـلِّ شَـيْءٍ عَـلِيمٌ ﴾ عنكبوت. ۶۰. ۶۲.

یوم قیامۃ میں پیش آمدیوں میں سے ایک قیام شہداء ہے

قیامت میں محشور انسانوں کی طبقات بندیاں

جب قیامت برپا ہوگی تو اس دن کا اجتماع کس صورت میں سامنے آئے گا، واقعہ کی تیسری آیت میں آیا ہے خافضۃ رافعہ میں اوپر والے نیچے، نیچے والے اوپر ہونگے وہ ذلیل وخوار ہوں گے وہ جہنم میں جائیں گے، یہاں جو ذلیل نظر آتے تھے وہ عزیز ہوں گے اس سورہ میں آیت ۱۰ میں آیا ہے لوگوں کو قیامت کے دن اس طرح تقسیم کریں گے۔

۱۔ ایک وہ گروہ ہوگا جو ابتداء عمر سے دین ودیانت میں قائم رہا، یہ ذوات قیامت کے دن پہلے نجات پانے والوں میں ہی ہوں گے ان کو مقربین کہتے ہیں۔

۲۔ وہ لوگ ہوں گے جو ابتداء عمر سے دین ودیانت سے دور معاصی میں مستغرق رہے پھر توبہ وانابہ نصیب ہوئی اور دین ایمان پر یہاں سے رخصت ہوئے انھیں اصحاب یمین کہتے ہیں، نجات پانے والوں میں ہوں گے۔ انہی کے بارے میں ﴿فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتابَهُ بِيَمينِهِ فَيَقُولُ هاؤُمُ اقْرَؤُا كِتابِيَهْ ﴾ حاقہ: ۱۹، ﴿إِنِّي ظَنَنْتُ أَنِّي مُلاقٍ حِسابِيَهْ ﴾ ۲۰، ﴿فَهُوَ في عيشَةٍ راضِيَةٍ ﴾ ۲۱، ﴿في جَنَّةٍ عالِيَةٍ ﴾ ۲۲، ﴿قُطُوفُها دانِيَةٌ ﴾ ۲۳، ﴿كُلُوا وَ اشْرَبُوا هَنيئاً بِما أَسْلَفْتُمْ فِي الْأَيَّامِ

الْخالِيَةِ ﴾۲۴ ﴿فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتابَهُ بِيَمِينِهِ ﴾انشقاق:۷میں آیا ہے

۳۔وہ گروہ جو ابتداء عمر سے گناہوں سے آلودگیوں میں غرق رہے اس پر مرے انھیں اصحاب شمال کہا ہے، انہی کے بارے میں ﴿وَ أَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتابَهُ بِشِمالِهِ فَيَقُولُ يا لَيْتَنِي لَمْ أُوتَ كِتابِيَهْ ﴾حاقہ:۲۵ ،﴿وَ لَمْ أَدْرِ ما حِسابِيَهْ ﴾۲۶،﴿يا لَيْتَها كانَتِ الْقاضِيَةَ ﴾ ۲۷،﴿ما أَغْنى عَنِّي مالِيَهْ ﴾۲۸،﴿هَلَكَ عَنِّي سُلْطانِيَهْ ﴾ ۲۹،﴿خُذُوهُ فَغُلُّوهُ ﴾۳۰،﴿ثُمَّ الْجَحِيمَ صَلُّوهُ ﴾۳۱،﴿ثُمَّ في سِلْسِلَةٍ ذَرْعُها سَبْعُونَ ذِراعاً فَاسْلُكُوهُ ﴾۳۲،﴿إِنَّهُ كانَ لا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ ﴾۳۳،﴿وَ لا يَحُضُّ عَلى طَعامِ الْمِسْكِينِ ﴾۳۴،﴿فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هاهُنا حَمِيمٌ ﴾۳۵،﴿وَ لا طَعامٌ إِلَّا مِنْ غِسْلِينٍ ﴾۳۶ ،﴿لا يَأْكُلُهُ إِلَّا الْخاطِؤُنَ ﴾۳۷اور ﴿وَ أَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتابَهُ بِشِمالِهِ فَيَقُولُ يا لَيْتَنِي لَمْ أُوتَ كِتابِيَهْ ﴾انشقاق:۲۵میں بھی آیا ہے۔

۴۔لہو بے مقصد غیر عاقلانہ حرکت میں سرگرم رہے۔

۵۔آرئش مفاخرہ مقابلہ کثرت گرائی پھران سب کی ایک مثال آسمان سے برسنے والی بارش کی مانند ہے زمین سرسبز وشاداب ہوجاتی ہے اس سے انسان حیوان کھاتے ہیں ایک دفعہ خشک وزرد ہوجاتی ہے

یونس:۲۴ ﴿إِنَّما مَثَلُ الْحَياةِ الدُّنْيا كَماءٍ أَنْزَلْناهُ مِنَ

السَّماءِ فَاخْتَلَطَ بِهِ نَباتُ الْأَرْضِ مِمَّا يَأْكُلُ النَّاسُ وَ الْأَنعامُ حَتَّى إِذا أَخَذَتِ الْأَرْضُ زُخْرُفَها وَ ازَّيَّنَتْ وَ ظَنَّ أَهْلُها أَنَّهُمْ قادِرُونَ عَلَيْها أَتاها أَمْرُنا لَيْلاً أَوْ نَهاراً فَجَعَلْناها حَصيداً كَأَنْ لَمْ تَغْنَ بِالْأَمْسِ كَذلِكَ نُفَصِّلُ الْآياتِ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ﴾ کھف :۴۰﴿فَعَسى رَبِّي أَنْ يُؤْتِيَنِ خَيْراً مِنْ جَنَّتِكَ وَ يُرْسِلَ عَلَيْها حُسْباناً مِنَ السَّماءِ فَتُصْبِحَ صَعيداً زَلَقاً﴾

قبروں کے چراغاں سے اور لمبے القابات، خدمات کے کتبے لگانے اوران پر بارگاہیں بنانے سے ان کے درجات بلندنہیں ہوتے ،قبروں پر سونا چاند درہم و دینار سے صاحب قبر کا مقام بلندنہیں ہوتا، جس علی نے بیت المال میں سونے چاندی سے خطاب میں فرمایا"یا دنیا غرّی غیری قد طلقتک ثلاثا" آج اس سے منسوب جعلی قبر درہم ودینار سے بھرنے سے کیا ملے گا، آج ان نوٹوں سے حسین کوکیا ملے گا، اگر قبروں کوسجانے سے صاحب قبر کا مقام بلند ہوتا تو اصحاب معاویہ جہاں جہاں ان کا ذکر کرنے میں تجلیل کرتے ان کی قبر بناتے ، یزید جس کے لیے آج سیدنا کہنے والے ان کیلئے قبر بناتے۔ ہارون رشید جوسب سے بڑے علاقے کا بادشاہ تھا ان کیلئے قبر بناتے ،موسی بن جعفر کوتاریک زنداں میں رکھا آج ان کے لیے قبر بناتے ،آج مامون رشید کی قبر بنتی چنانچہ قبر بنانے والے ان کے دوستان نہیں بلکہ ان کے دوستان نے ان کے نام سے ان کے دین کے خلاف مورچے بنائے ہیں، جو رسول اللہ کے خلاف ہو وہ کیسے ان کے دوستدار ہوگا جو اللہ کا

دشمن ہو وہ کیسے اہلبیت کا دوستدار ہوسکتا ہے،اا گر اہلبیت کا کوئی کردار ہونے کی وجہ سے ان کی قبر بنائیں تو مفسدین فی الارض دین و شریعت سے بغاوت والوں کی قبر کیوں بنائیں؟ یہ صوفیوں کی رموز ہے اتفاق رائے اس پر ہوئے ہیں کہ اس کے درست اوقات کا علم ہونا مشکل ہے۔

شاہد وشہود

نساء ۴۱، ۱۵۹، ﴿فَكَيْفَ إِذا جِئْنا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَ جِئْنا بِكَ عَلى هؤُلاءِ شَهِيداً .وَ إِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ وَ يَوْمَ الْقِيامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيداً ﴾ ۱۸ ﴿وَ مَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرى عَلَى اللَّهِ كَذِباً أُولئِكَ يُعْرَضُونَ عَلى رَبِّهِمْ وَ يَقُولُ الْأَشْهادُ ﴾ نحل ۸۴، ﴿وَ يَوْمَ نَبْعَثُ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيداً ﴾ حج: ۷۸ ﴿ وَ في هذا لِيَكُونَ الرَّسُولُ شَهِيداً عَلَيْكُمْ وَ تَكُونُوا شُهَداءَ عَلَى النَّاسِ ﴾ قصص ۷۵، ﴿وَ نَزَعْنا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيداً فَقُلْنا هاتُوا بُرْهانَكُمْ فَعَلِمُوا أَنَّ الْحَقَّ لِلَّهِ وَ ضَلَّ عَنْهُمْ ما كانُوا يَفْتَرُونَ ﴾ حاقه : ۲۵ ﴿وَ أَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتابَهُ بِشِمالِهِ فَيَقُولُ يا لَيْتَني لَمْ أُوتَ كِتابِيَهْ ﴾ ﴿إِذِ الْأَغْلالُ في أَعْناقِهِمْ وَ السَّلاسِلُ يُسْحَبُونَ ﴾، ۷۲ ﴿فِي الْحَميمِ ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُونَ ﴾ عذاب دائمی ہونگے مائدہ : ۳۷ ﴿ وَ لَهُمْ عَذابٌ مُقيمٌ ﴾ توبہ : ۶۸ ﴿نارَ جَهَنَّمَ خالِدينَ فيها ﴾ ہود : ۳۹ ﴿ وَ يَحِلُّ عَلَيْهِ عَذابٌ مُقيمٌ ﴾ زمر : ۴۰ ﴿وَ يَحِلُّ عَلَيْهِ

عَذابٌ مُقيمٌ ﴾ شوری : ۴۵ ﴿ إِنَّ الظّٰالِمينَ فى عَذابٍ مُقيمٍ ﴾ اعراف: ۲۵ ﴿ قالَ فيها تَحيَونَ وَ فيها تَموتونَ وَ مِنها تُخرَجونَ ﴾ طه :۵۵ ﴿مِنها خَلَقناكُم وَ فيها نُعيدُكُم وَ مِنها نُخرِجُكُم تارَةً أُخرى ﴾روم: ۲۵ ﴿وَ مِن آياتِهِ أَن تَقومَ السَّماءُ وَ الْأَرضُ بِأَمرِهِ ثُمَّ إِذا دَعاكُم دَعوَةً مِنَ الْأَرضِ إِذا أَنتُم تَخرُجونَ ﴾ يٰسين : ۵۱ ﴿وَ نُفِخَ فِى الصّورِ فَإِذا هُم مِنَ الْأَجداثِ إِلى رَبِّهِم يَنسِلونَ ﴾ زمر: ۶۸ ﴿ ثُمَّ نُفِخَ فيهِ أُخرى فَإِذا هُم قِيامٌ يَنظُرونَ ﴾ ق: ۴۴ ﴿يَومَ تَشَقَّقُ الْأَرضُ عَنهُم سِراعاً ذٰلِكَ حَشرٌ عَلَينا يَسيرٌ ﴾ قمر :۷ ﴿خُشَّعاً أَبصارُهُم يَخرُجونَ مِنَ الْأَجداثِ كَأَنَّهُم جَرادٌ مُنتَشِر ﴾ ،۸ ﴿مُهطِعينَ إِلَى الدّاعِ يَقولُ الْكافِرونَ هٰذا يَومٌ عَسِرٌ ﴾،۸ معارج :۴۳ ﴿يَومَ يَخرُجونَ مِنَ الْأَجداثِ سِراعاً كَأَنَّهُم إِلى نُصُبٍ يوفِضونَ ﴾

قرآن کریم میں یوم القیامۃ کے لئے بندگان طاغین عاصین کی متعدد مختلف حالات تنوعات کی وجہ سے ہر ایک حالت رکھنے والے کو ایک خاص نام ملے گا۔ سب سے زیادہ بامعنی نام الدین ہے یوم الدین ہے فاتحہ :۴ ﴿مالِكِ يَومِ الدّينِ ﴾ یوم قیامت کا ایک نام جو سب سے زیادہ شامل کامل وسیع کثیر المصداق یوم آخرت ہے لیکن آخرت موت از فقدان حیات سے شروع ہو جاتی ہے۔

بقرہ : ۴﴿ وَ بِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ ﴾ بقرہ : ۹۴ ﴿قُلْ إِنْ
كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْآخِرَةُ﴾ بقرة : ۱۷۷ ﴿وَ لٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ
بِاللَّهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ ﴾سورہ بقرہ آیت : ۸﴿وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ
يَقُولُ آمَنَّا بِاللَّهِ وَ بِالْيَوْمِ الْآخِرِ﴾ ۶۲ ﴿مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَ الْيَوْمِ
الْآخِرِ ﴾۱۲۶ ﴿رَبِّ اجْعَلْ هٰذا بَلَداً آمِناً وَ ارْزُقْ أَهْلَهُ مِنَ
الثَّمَرَاتِ مَنْ آمَنَ مِنْهُمْ بِاللَّهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ﴾۱۷۷ ﴿ وَ لٰكِنَّ
الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ وَ﴾ ۱۲۸ ﴿ إِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللَّهِ
وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ﴾ ۲۳۲ ﴿مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَ الْيَوْمِ
الْآخِرِ﴾ ۲۶۴ ﴿ وَ لا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ﴾،سورہ آل
عمران : ۱۱۴ ﴿يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ﴾ سورہ نساء:
۳۸﴿وَ لا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَ لا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ﴾ ۳۹ ﴿وَ ما ذا
عَلَيْهِمْ لَوْ آمَنُوا بِاللَّهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ ﴾، ۵۹﴿ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ
بِاللَّهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ﴾ ۱۳۶ ﴿وَ مَنْ يَكْفُرْ بِاللَّهِ وَ مَلائِكَتِهِ وَ كُتُبِهِ
وَ رُسُلِهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ﴾ ۱۶۲ ﴿ وَ الْمُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَ الْيَوْمِ
الْآخِرِ﴾ سورہ توبہ ۱۸ ﴿ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ﴾ ۱۹ ﴿
كَمَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ ﴾ ۲۹ ﴿قاتِلُوا الَّذِينَ لا يُؤْمِنُونَ
بِاللَّهِ وَ لا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ﴾ ۴۴ ﴿لا يَسْتَأْذِنُكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ
بِاللَّهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ﴾ ۴۵ ﴿إِنَّما يَسْتَأْذِنُكَ الَّذِينَ لا يُؤْمِنُونَ
بِاللَّهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ ﴾ ۹۹ ﴿وَ مِنَ الْأَعْرابِ مَنْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَ

الْيَوْمِ الْآخِرِ﴾ عنكبوت : ٣٦ ﴿فَقالَ يا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَ ارْجُوا الْيَوْمَ الْآخِرَ ﴾احزاب: ٢١ ﴿لِمَنْ كانَ يَرْجُوا اللَّهَ وَ الْيَوْمَ الْآخِرَ ﴾ مجادله: ٢٢ ﴿لا تَجِدُ قَوْماً يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ﴾ممتحنه: ٦ ﴿لِمَنْ كانَ يَرْجُوا اللَّهَ وَ الْيَوْمَ الْآخِرَ ﴾طلاق: ٢ ﴿مَنْ كانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ ﴾

ندامت پشیمانی کے سامنے کا دن ہوگا۔

یونس ۵۴، ﴿وَ لَوْ أَنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ ما فِي الْأَرْضِ لافْتَدَتْ بِهِ وَ أَسَرُّوا النَّدامَةَ لَمَّا رَأَوُا الْعَذابَ ﴾سباء ٣٣﴿ وَ أَسَرُّوا النَّدامَةَ لَمَّا رَأَوُا الْعَذابَ وَ جَعَلْنَا الْأَغْلالَ فِي أَعْناقِ الَّذينَ كَفَرُوا هَلْ يُجْزَوْنَ إِلَّا ما كانُوا يَعْمَلُونَ ﴾ وَ مَنْ خَفَّتْ مَوازِينُهُ فَأُولئِكَ الَّذينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ فِي جَهَنَّمَ خالِدُونَ ﴾قارعة ٩، ٨﴿وَ أَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوازِينُهُ .فَأُمُّهُ هاوِيَةٌ ﴾ فرقان :١٣ ممتحنه ٣،

قیامت کے دن شفاعت

یک از جنجال غلات مردہ علماء و دانشوران باطنیہ آیات متشابہات و روایات مرفوعات ومراسلات سے لوگوں کو دین عزیز سے منحرف گمراہ کرنے روکنے کے لئے گھڑا ہے، فرائض چھوڑ کے ارتکاب محرمات کی حوصلہ افزائی کرنے والے کلمات میں سے ایک کلمہ شفاعت ہے۔ مقائیس اللغہ جلد ا صفحہ ۶۱۹ پر آیا ہے

ش۔ف۔ع۔سے مرکب اس کلمہ کی ایک ہی اصل ہے اصـــــل صـحیـح یـدل علی مقارنہ الشئین من ذالک شفع دو چیزوں میں مقارنت کو کہتے ہیں یہ وتر کے خلاف ہے یعنی وہ تنہا تھے ہم اس کے ساتھ ہوگئے ،لغت میں شفاعت فردیت کوزوجیت میں بدلنے کو کہا ہے جہاں فرد تنہائی دشواری اور مشکلات کا سامنا تھا تو ایک نے آگے بڑھ کر اس کا ساتھ دیا، کبھی کوئی شخص خود آگے بڑھتا ہے کبھی طلب پر آگے بڑھتا ہے کبھی اجرت مقررہ یا شراقت پر آگے بڑھتا ہے۔ غرض امور دنیا میں ضعف و ناتوانی یا تنہائی افرادی اسباب شکست ناکامی کا سبب بنتے ہیں تو اسے معاون کی ضرورت ہوتی ہے جیسے کوئی کاروبار کرنا چاہتا ہے، شرائط و وسائل پورے نہیں ہو رہے تو اسے معاون کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہاں آگے بڑھنے مقدمات و مخاصمات و تنازعات میں دوسروں کے تعاون و مدد کی ضرورت پڑتی ہے۔ قیامت کے دن جہاں بندہ گان کو اللہ کے حضور میں حاضر ہونا ہے وہاں انکار کی گنجائش نہیں یہاں کسی کی مدد و معاونت نہیں چلے گی، یہاں عدالت حقیقی اور واقعی کا نمونہ پیش ہوگا، مجرمین کے لئے چھٹکارا نہیں ہے چنانچہ قرآن کریم میں چندین آیات میں شفاعت کی کلی طور پر نفی کی ہے، ان پر طنز کیا ہے شفاعت کرنے والے مددگاروں کو پکارو۔ جبکہ باطنیہ نے شفاعت شافعین غیر محدود پیش کی ہے، ان شفعاء میں سے کسی کے بارے میں کسی آیت قرآن سے استناد نہیں ہے لہٰذا انہوں نے باقیوں کی سند شفاعت کیلئے پہلے نبی کریم کیلئے چندین احادیث گھڑی ہیں۔

کتاب الایدیولوجیۃ اسلامیہ تالیف عبد الحمید مہا جر ص ۴۳۴ پر نظر یہ فی شفاعۃ لکھتے ہیں قرآن میں تیس سے زائد آیات میں شفاعت کا ذکر آیا ہے ان آیات میں شرک کو نا قابل بخشش قرار دیا ہے نساء : ۴۸ ﴿إِنَّ اللَّهَ لا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَ يَغْفِرُ ما دُونَ ذلِكَ لِمَنْ يَشاءُ وَ مَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدِ افْتَرى إِثْماً عَظِيماً ﴾ اللہ اس بات کو معاف نہیں کریگا جس نے اس کا شریک بنایا ہے اور جو بھی اس کا شریک بنائے گا اس نے بہت بڑا گناہ کیا ہے ، ۱۱۶ ﴿إِنَّ اللَّهَ لا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَ يَغْفِرُ ما دُونَ ذلِكَ لِمَنْ يَشاءُ وَ مَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلالاً بَعِيداً﴾ خدا اس بات کو معاف نہیں کریگا جس نے اس کا شریک قرار دیا ہے اور اس کے علاوہ جس کو چاہے بخش سکتا ہے اور جو خدا کا شریک قرار دے گا وہ گمراہی میں بہت دور تک چلا گیا ہے، بعض آیات میں آیا ہے میری اجازت کے بغیر کون شفاعت کریں گے بقرہ : ۴۸ ﴿وَ اتَّقُوا يَوْماً لا تَجْزِي نَفْسٌ عَنْ نَفْسٍ شَيْئاً وَ لا يُقْبَلُ مِنْها شَفاعَةٌ وَ لا يُؤْخَذُ مِنْها عَدْلٌ وَ لا هُمْ يُنْصَرُونَ ﴾ اس دن سے ڈرو جس دن کوئی کسی کا بدل نہ بن سکے گا اور کسی کی سفارش قبول نہیں ہوگی نہ کوئی معاوضہ لیا جائے گا اور نہ کسی کی مدد کی جائے گی، ۱۲۳ ﴿ وَ لا تَنْفَعُها شَفاعَةٌ ﴾ اور نہ کوئی سفارش ہو گی ۲۵۴ ﴿ لا خُلَّةٌ وَ لا شَفاعَةٌ ﴾ نہ دوستی کام آئے گی اور نہ سفارش۔ بقرہ : ۲۵۵ ﴿ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ يَعْلَم ﴾ کون ہے جو اس کی بارگاہ میں

سفارش کرے گا نساء ۸۵ ﴿مَنْ يَشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَكُنْ لَهُ نَصِيبٌ مِنْهَا وَ مَنْ يَشْفَعْ شَفاعَةً سَيِّئَةً يَكُنْ لَهُ كِفْلٌ مِنْها﴾ مریم ۸۷: ﴿لا يَمْلِكُونَ الشَّفاعَةَ إِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمنِ عَهْداً﴾ شفاعت فائدہ نہیں دے گی سباء: ۲۳ ﴿وَ لا تَنْفَعُ الشَّفاعَةُ عِنْدَهُ إِلَّا لِمَنْ أَذِنَ لَه﴾ شفاعتیں بے نیاز نہیں کرتی

یٰس : ۲ ﴿أَ أَتَّخِذُ مِنْ دُونِهِ آلِهَةً إِنْ يُرِدْنِ الرَّحْمنُ بِضُرٍّ لا تُغْنِ عَنِّی شَفاعَتُهُمْ شَيْئاً وَ لا يُنْقِذُونِ﴾ نجم : ۲۶ ﴿وَ كَمْ مِنْ مَلَكٍ فِی السَّماواتِ لا تُغْنی شَفاعَتُهُمْ شَيْئاً إِلَّا مِنْ بَعْدِ أَنْ يَأْذَنَ اللَّهُ لِمَنْ يَشاءُ وَ يَرْضى﴾

تمام امورات دنیا انفرادی حالت میں امکان پذیر نہیں ہوتے لہذا کسی سے معاونت و اشتراک عمل ضروری اور ناگزیر ہے لیکن عاصیان باغیان سرکشیان علی امیر المؤمنین کے نام سے دین اللہ کو روکنے فروغ دینے والے علماء انہیں کے ساتھ محشور ہونگے قیامت والے دن اللہ سبحانہ تعالی مجرمین سے خطاب میں فرمائے گا

انعام : ۹۴ ﴿ما نَرى مَعَكُمْ شُفَعاءَكُمُ الَّذينَ زَعَمْتُمْ أَنَّهُمْ فيكُمْ شُرَكاءُ لَقَدْ تَقَطَّعَ بَيْنَكُمْ وَ ضَلَّ عَنْكُمْ ما كُنْتُمْ تَزْعُمُونَ﴾ مریم : ۸۵ میں آیا ھے ﴿يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقينَ إِلَى الرَّحْمنِ وَفْداً﴾ مریم آیت ۸۶ میں آیا ھے ﴿وَ نَسُوقُ الْمُجْرِمينَ إِلى جَهَنَّمَ وِرْداً﴾

اس کے بعد فرماتے ہیں جس طرح دنیا میں تعاون کرتے تھے یہاں ایسا نہیں ہوگا۔

مریم :۸۷﴿لا یملکون الشفاعۃ إلّا من اتّخذ عند الرّحمن عھداً﴾ بقرہ :۴۸﴿وَ اتّقوا یوماً لا تجزی نفسٌ عن نفسٍ شیئاً وَ لا یُقبَلُ منھا شفاعۃ﴾﴿ا أیُّھا الّذین آمنوا أنفقوا ممّا رزقناکم من قبلِ أن یأتِیَ یومٌ لا بیعٌ فیہِ وَ لا خُلّۃٌ وَ لا شفاعۃٌ﴾ بقرہ :۲۴۵ طہٰ: ۱۰۹ ﴿یومئذٍ لا تنفعُ الشّفاعۃُ إلّا من أذنَ لہُ الرّحمنُ وَ رضِیَ لہُ قولاً﴾

ان کے برعکس دوسرا گروہ مجرمین کا ہے جو ہر قسم کے معاونین و مددگار ان سے محروم ہیں کیونکہ یہ لوگ دنیا میں اعوان وانصار خاندان مال و دولت کی وجہ سے ہر قسم کی مشکلات کو آسانی سے حل ہوتا دیکھ کر مغرور تھے لیکن آج تنہائی عرصہ محشر کی طرف بڑھتے ہیں اللہ فرماتا ہے تمہارے گناہوں میں شریک معاونین و مددگار کہاں ہیں انہیں آواز دو۔

۴۔شفاعت صرف اللہ کے ہاتھ میں اللہ ہی کے پاس ہوگی۔زمر:۴۴ ﴿قُل لِلّٰہِ الشّفاعۃُ جمیعاً لہُ مُلکُ السّماواتِ وَ الأرضِ ثُمّ إلیہِ تُرجعُونَ﴾ کہہ دیجئے کہ شفاعت کا تمام تر اختیار اللہ کے پاس ہے یٰس :۲۳﴿أ أتّخذُ من دُونہِ آلِھۃً إن یُردنِ الرّحمنُ بضُرٍّ لا تُغنِ عنّی شفاعتُھُم شیئاً وَ لا یُنقذُونِ﴾ کیا میں اس کے علاوہ دوسرے خدا اختیار کرلوں جب کہ وہ مجھے نقصان پہنچانا چاہے تو کسی کی سفارش کام آنے

والی نہیں ہے اور نہ کوئی بچا سکتا ہے

اعراف:۵۳﴿ فَهَلْ لَنا مِنْ شُفَعاءَ فَيَشْفَعُوا لَنا أَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلَ غَيْرَ الَّذي كُنَّا نَعْمَلُ قَدْ خَسِرُوا أَنْفُسَهُم ﴾تو کیا ہمارے لئے بھی شفیع ہیں جو ہماری سفارش کریں یا ہمیں واپس کردیا جائے روم:۱۳﴿وَ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ مِنْ شُرَكائِهِمْ شُفَعاءُ وَ كانُوا بِشُرَكائِهِمْ كافِرينَ ﴾ اوران کے شرکاء میں کوئی سفارش کرنے والا نہ ہوگا اور یہ خود بھی اپنے شرکاء کا انکارکرنے والے ہوں گے یونس۔۱۸﴿ يَقُولُونَ هؤُلاءِ شُفَعاؤُنا عِنْدَ اللَّهِ قُلْ أَ تُنَبِّئُونَ اللَّهَ بِما لا يَعْلَمُ فِي السَّماواتِ وَ لا فِي الْأَرْضِ سُبْحانَهُ وَ تَعالى عَمَّا يُشْرِكُون ﴾اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے ہاں ہماری سفارش کرنے والے ہیں تو آپ کہہ دیجئے کہ تم اس بات کو اطلاع کررہے ہو جس کا علم آسمان وزمین کا ہے وہ پاک وپاکیزہ ہے اوران کے شرک سے بلند وبرتر ہے

مدثر ۴۸ ﴿فَما تَنْفَعُهُمْ شَفاعَةُ الشَّافِعينَ ﴾، توبہ ۴۸﴿﴾ ، غافر ۱۸ ﴿ما لِلظَّالِمينَ مِنْ حَميمٍ وَ لا شَفيعٍ يُطاعُ﴾ ، زمر ۴۳﴿أَمِ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ شُفَعاءَ قُلْ أَ وَ لَوْ كانُوا لا يَمْلِكُونَ شَيْئاً ﴾، بقرہ : ۲۵۴﴿أَنْ يَأْتِيَ يَوْمٌ لا بَيْعٌ فيهِ وَ لا خُلَّةٌ وَ لا شَفاعَةٌ ﴾

عنوان شفاعت قرآن میں بہت حد تک مبہم مجمل رکھا گیا ہے کیونکہ اس کی وضاحت دین شریعت کیلئے نقصان دہ تھی صاک غفران فروغ کرنے

والے کے لیے کثیر درآمد ثابت ہوگی کئی علماء نے جنت فردوس فروخت کی بات کی ہے بعض نے بحران دلیل برامامت کو شفاعت سے جبران کیا ہے۔ کتاب الھیات جلد۲ ص۴۰۷ پر لکھتے ہیں آپ نے تنہا شفاعت کے نام سے گناہ کی دعوت دی ہے بلکہ اس بہانے سے نبی کریم کیلئے شفیع المذنبین لکھا ہے، آئمۃ واولیاء مجعول مراد ہیں۔ اسکے اولیاء کا منصب اختراع کیا ہے یہ اولیاء کہاں سے لائے ہیں؟ یہ اولیا مدعیان حلول اللہ یا خود اللہ میں حلول کہنے والے اسقاط تکالیف شرعیۃ والے ہونگے۔ دین مقدس اسلامی ابھی تک فضل وکرم وعنایت اللہ کے عطاء کردہ قرآن کریم ورسالت سے مصون محفوظ ہے حجر:۹﴿وَ نَزَّلْنا عَلَيْکَ الْکِتابَ تِبْياناً لِکُلِّ شَیْءٍ ﴾اور ہم نے آپ پر کتاب نازل کی ہے جس میں ہر شے کی وضاحت موجود ہے نحل:۸۹﴿وَ تَفْصِيلَ کُلِّ شَیْءٍ ﴾اوراس میں ہر چیز کی تفصیل ہے یوسف:۱۱۱ ﴿لا يَأْتِيهِ الْباطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَ لا مِنْ خَلْفِهِ ﴾ جس کے قریب سامنے یا پیچھے کسی طرف سے باطل آ بھی نہیں سکتا ہے فصلت:۴۲ لیکن باطنیہ وبناتہا ضد اسلام ضد محمد ایجاد کردہ بدیل اسلام اکاذیب کی تخلیقات نے خلق اللہ کو مثل یہود حضرت عزیر وحضرت عیسی کو نعوذ باللہ امت کے خطاء غلطیوں گناہوں کے فدا قرار دے کر گمراہ کیا، انھوں نے لوگوں کو راہ ھدایت سے دور الحادیوں سے نزدیک کیا اور دین اسلام میں مثل شاول بولیس، مذاھب فاسدہ مثل بھائی بابی قادیانی اسماعیلی دروزی آل بویہ بنائے، حضرت امام حسین اور ان کے اھل بیت کے لئے فدا امت

گردانا ہے، امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب اور ان کے فرزندوں کو اپنے گناہوں کے فدیہ بنا کر انھیں قیامت کے دن مستحق عذاب جھنم قرار پانے کے لئے ضد قرآن شفاعت گھڑی ہے۔

آقائی سبحانی نے واضح نہیں کیا کہ انھوں نے کیسے نبی کریم کو حق شفاعت تھوک کے حساب سے دینا کس آیت قرآن کریم سے استناد ہے؟ نبی کریم کے مقام شفاعت سے متصادم ہے۔ کہتے ہیں اس کی دلیل میں اسراء : ۷۹ ﴿وَ مِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ نَافِلَةً لَکَ عَسی أَنْ يَبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقاماً مَحْمُوداً﴾ سے استناد کیا ہے اس میں آیا ہے قیامت کے دن آپ کو مقام محمود دیں گے جبکہ آیت میں شفاعت کا کوئی ذکر نہیں لیکن خراسان ہرات تاشقند والوں نے یہ روایات تھوک میں خرید کر عزاداران تارکین صلاۃ مفطران صوم والوں کو پرچون میں فروخت کی ہونگی ﴿وَ لا تَنْفَعُ الشَّفاعَةُ عِنْدَهُ إِلَّا لِمَنْ أَذِنَ لَهُ﴾ یہاں کسی کی سفارش بھی کام آنے والی نہیں ہے مگر وہ جس کو وہ خود اجازت دیدے مریم: ۸۷ ﴿لا يَمْلِكُونَ الشَّفاعَةَ إِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمنِ عَهْداً﴾ اس وقت کوئی شفاعت کا اختیار نہیں ہوگا مگر وہ جس اللہ اذن دے یا راضی ہوجائیں توبہ۔۱۰۳،۱۱۳﴿وَ آخَرُونَ اعْتَرَفُوا بِذُنُوبِهِمْ خَلَطُوا عَمَلاً صالِحاً وَ آخَرَ سَيِّئاً عَسَى اللَّهُ أَنْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ﴾ اور دوسرے وہ لوگ جنھوں نے اپنے گناہوں کا اعتراف کیا عنقریب اللہ ان کی توبہ قبول کرے گا ﴿ما كانَ لِلنَّبِيِّ وَ الَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا

لِلْمُشْرِكِينَ وَ لَوْ كانُوا أُولي قُرْبى ﴾ نبی اور صاحبانِ ایمان کی شان یہ نہیں ہے کہ وہ مشرکین کے حق میں استغفار کریں چاہے وہ ان کے قرابتدار ہی کیوں نہ ہوں آیات میں نفی شفاعت آیا ہے جیسا کہ ﴿ وَ لا يُقْبَلُ مِنْها شَفاعَةٌ وَ لا يُؤْخَذُ مِنْها عَدْلٌ وَ لا هُمْ يُنْصَرُونَ ﴾ بقره : ۴۸ ،﴿مَنْ ذَا الَّذي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ﴾ ۲۵۵ طه سبأ میں نفی کل شفاعت کی ہے قیامت کے دن نجات صرف شفاعت عمل صالح ہوگی۔

شفاعت مجلّہ نور الاسلام صادر از بیروت شمارہ ۲۳-۲۴ ص ۴۵ پر آیا ہے شفاعت مصطلح شرعی میں تجاوز من الذنوب من الذی وقعت الجنایہ منہ قرآن کریم میں شفاعت ذات باری تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے بعض آیات میں غیر اللہ سے نفی کی گی ہے

انسان اپنے اعمال دیکھے گا۔

ا۔نصب ترازو

﴿وَ وُضِعَ الْكِتابُ فَتَرَى الْمُجْرِمينَ مُشْفِقينَ مِمَّا فيهِ وَ يَقُولُونَ يا وَيْلَتَنا ما لِهذَا الْكِتابِ لا يُغادِرُ صَغيرَةً وَ لا كَبيرَةً إِلَّا أَحْصاها وَ وَجَدُوا ما عَمِلُوا حاضِراً وَ لا يَظْلِمُ رَبُّكَ أَحَداً .. كهف. ۴۹﴾ ﴿وَ كُلَّ إِنسانٍ أَلْزَمْناهُ طائِرَهُ في عُنُقِهِ وَ نُخْرِجُ لَهُ يَوْمَ الْقِيامَةِ كِتاباً يَلْقاهُ مَنْشُوراً .اسراء ۱۳﴾ ﴿وَ إِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ..تكوير. ۱۰﴾

﴿وَ نَضَعُ الْمَوازينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيامَةِ فَلا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئاً وَ

إِنْ كانَ مِثْقالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ أَتَيْنا بِها وَ كَفى بِنا حاسِبِينَ﴾﴿وَ
الْوَزْنُ يَوْمَئِذٍ الْحَقُّ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوازِينُهُ فَأُولئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ
﴾٨ ﴿وَ مَنْ خَفَّتْ مَوازِينُهُ فَأُولئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ
بِما كانُوا بِآياتِنا يَظْلِمُونَ﴾ ٩ اعراف

۲۔وزن اعمال

﴿فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوازِينُهُ فَأُولئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ
َ..١٠٢..وَ مَنْ خَفَّتْ مَوازِينُهُ فَأُولئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ
فِي جَهَنَّمَ خالِدُونَ﴾ ١٠٣:مومنون

﴿فَأَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوازِينُهُ ﴾٦ ﴿فَهُوَ فِي عِيشَةٍ راضِيَةٍ ..٧..وَ
أَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوازِينُهُ ﴾٨ ﴿فَأُمُّهُ هاوِيَةٌ ﴾٩ ﴿وَ ما أَدْراكَ ما
هِيَهْ..١٠..نارٌ حامِيَةٌ ﴾

۳۔گواہان یوم القیمۃ زبان ہاتھ پاؤں

﴿يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ أَلْسِنَتُهُمْ وَ أَيْدِيهِمْ وَ أَرْجُلُهُمْ بِما
كانُوا يَعْمَلُونَ..نور..۲۴﴾﴿يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ جَمِيعاً فَيُنَبِّئُهُمْ
بِما عَمِلُوا أَحْصاهُ اللَّهُ وَ نَسُوهُ وَ اللَّهُ عَلى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ
..مجادله..٦﴾﴿وَ لَوْ تَرى إِذْ وُقِفُوا عَلى رَبِّهِمْ قالَ أَ لَيْسَ هذا
بِالْحَقِّ قالُوا بَلى وَ رَبِّنا قالَ فَذُوقُوا الْعَذابَ بِما كُنْتُمْ
تَكْفُرُونَ..انعام..٣٠﴾﴿وَ يَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِينَ كَفَرُوا عَلَى النَّارِ
أَ لَيْسَ هذا بِالْحَقِّ قالُوا بَلى وَ رَبِّنا قالَ فَذُوقُوا الْعَذابَ بِما

كُنتُمْ تَكْفُرُونَ.. احقاف: ۳۴﴾﴿قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمالاً كهف. ۱۰۳﴾

۴۔زمین گواہ

﴿يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبارَها. ۴. بِأَنَّ رَبَّكَ أَوْحى لَها. ۵ الزلزال﴾ قیامت میں حاکمیت خود اللہ کی ہوگی گواہاں انسان کے اعضاء و جوارح ہونگے نامہ اعمال کتبی نہیں وجودی ہونگے

۵۔یوم نداء بہ اہل محشر

﴿وَ يَوْمَ يُناديهِمْ فَيَقُولُ أَيْنَ شُرَكائِيَ الَّذينَ كُنْتُمْ تَزْعُمُونَ .. قصص . ۶۲﴾﴿وَ يَوْمَ يُناديهِمْ فَيَقُولُ ما ذا أَجَبْتُمُ الْمُرْسَلينَ. قصص. ۶۵﴾

۶۔محشر میں مشرکین اوران کے معبودوں میں مشاجرہ

﴿قالَ قَرينُهُ رَبَّنا ما أَطْغَيْتُهُ وَ لكِنْ كانَ في ضَلالٍ بَعيد. قالَ لا تَخْتَصِمُوا لَدَيَّ وَ قَدْ قَدَّمْتُ إِلَيْكُمْ بِالْوَعيدِ. ما يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ وَ ما أَنَا بِظَلاَّمٍ لِلْعَبيدِ. ق: ۲۷، ۲۸، ۲۹﴾

۷۔عذر

﴿إِنَّ الَّذينَ يَكْتُمُونَ ما أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ الْكِتابِ وَ يَشْتَرُونَ بِهِ ثَمَناً قَليلاً أُولئِكَ ما يَأْكُلُونَ في بُطُونِهِمْ إِلاَّ النَّارَ﴾ ،۲۸۸ ،۱۷۴ ،۱۲۷ ،۲۵﴿كُلَّما رُزِقُوا مِنْها مِنْ ثَمَرَةٍ رِزْقاً قالُوا هذَا الَّذي رُزِقْنا مِنْ قَبْلُ وَ أُتُوا بِهِ مُتَشابِهاً..﴾ ۲۵ ﴿أُولئِكَ

ما يَـأْكُلُونَ فى بُطُونِهِمْ إِلَّا النَّارَ وَ لا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيامَةِ وَ لا يُزَكِّيهِمْ وَ لَهُمْ عَذابٌ أَلِيمٌ﴾ آل عمران ۳۰ ﴿يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَـفْـسٍ ما عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُحْضَراً وَ ما عَمِلَتْ مِنْ سُوءٍ تَوَدُّ لَوْ أَنَّ بَيْـنَهـا وَ بَيْـنَـهُ أَمَـداً بَـعِيـداً﴾ نساء: ۱۰ ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْـوالَ الْيَتـامـى ظُلْماً إِنَّما يَأْكُلُونَ فى بُطُونِهِمْ ناراً وَ سَيَصْلَوْنَ سَعِيراً﴾ انعام: ۳۱ ﴿قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِلِقاءِ اللَّهِ حَتَّى إِذا جاءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قالُوا يا حَسْرَتَنا عَلى ما فَرَّطْنا فيها وَ هُمْ يَـحْـمِـلُـونَ أَوْزارَهُـمْ عَـلـى ظُهُـورِهِـمْ أَلا سـاءَ مـا يَـزِرُونَ﴾ اعـراف: ۱۸۰، ۱۴۷ ﴿هَـلْ يُـجْـزَوْنَ إِلَّا مـا كانُوا يَـعْـمَـلُـونَ﴾ ﴿سَيُـجْـزَوْنَ ما كانُوا يَعْمَلُونَ﴾ طور: ۱۶ ﴿إِنَّما تُـجْزَوْنَ ما كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ﴾ نجم: ۴۰، ۴۱ ﴿وَ أَنَّ سَعْيَهُ سَوْفَ يُـرى. ثُـمَّ يُـجْـزاهُ الْجَزاءَ الْأَوْفى﴾ مزمل: ۲۰ ﴿وَ ما تُقَدِّمُوا لِأَنْـفُسِكُمْ مِنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِنْدَ اللَّهِ هُوَ خَيْراً وَ أَعْظَمَ أَجْراً وَ﴾ نبـاء ۴۰ ﴿إِنَّـا أَنْذَرْناكُمْ عَذاباً قَرِيباً يَوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ ما قَدَّمَتْ يَداهُ﴾ تكوير ۱۲، ۱۴ ﴿وَ إِذَا الْجَحِيمُ سُعِّرَتْ. عَلِمَتْ نَفْسٌ ما أَحْضَرَتْ﴾

واقعہ اور حاقہ، انشقاق میں آیا ہے، قیامت کے دن اہل جہنم، اہل نفاق کے نامہ اعمال بائیں ہاتھ میں دیں گے۔اس حوالے سے بھی آیات قرآن کے سیاق وسباق سے تجاوز کر کے اہلبیت سلمیہ قاہرہ کے فضائل

مناقب بیان کر کے امت کو دین سے دور الحاد سے نزدیک کیا ہے۔

قیامت میں اقسام سوالات

قیامت میں اعضاء و جوارح سے سوال ہوگا

۴۔ آنکھ کان سے سوال ہوگا

﴿وَ لا تَقْفُ ما لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ إِنَّ السَّمْعَ وَ الْبَصَرَ وَ الْفُؤادَ كُلُّ أُولئِكَ كانَ عَنْهُ مَسْؤُلاً﴾ اسراء ۳۶۔

۵۔ مال کے بارے میں سوال ہوگا

﴿فَرِحينَ بِما آتاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَ يَسْتَبْشِرُونَ بِالَّذينَ لَمْ يَلْحَقُوا بِهِمْ مِنْ خَلْفِهِمْ أَلاَّ خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لا هُمْ يَحْزَنُونَ﴾ آل عمران ۱۷۰.

۶. ﴿أَ لَمْ تَرَوْا أَنَّ اللَّهَ سَخَّرَ لَكُمْ ما فِي السَّماواتِ وَ ما فِي الْأَرْضِ وَ أَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهُ ظاهِرَةً وَ باطِنَةً وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يُجادِلُ فِي اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَ لا هُدىً وَ لا كِتابٍ مُنيرٍ﴾ لقمان ۲۰، ﴿ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعيمِ﴾ تکاثر ۸

۷۔ عہدو پیمانوں کا سوال ہوگا

﴿وَ أَوْفُوا بِالْعَهْدِ إِنَّ الْعَهْدَ كانَ مَسْؤُلاً﴾ اسراء: ۳۴،

یوم حساب یوم عظیم کی شان بہت بڑی ہے، اس کے خطرات خطیر ہیں، وہ دن یوم فصل یوم ھزل نہیں یوم تمیز کافر و مسلم منافق و مومن ہوگا یوم اختلاط نہیں۔

اللہ کے فضل کے بارے میں سوال نہیں ہوتا

﴿لا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَ هُمْ يُسْئَلُونَ. ٢٣﴾ اعراف:٧
﴿فَلَنَقُصَّنَّ عَلَيْهِمْ بِعِلْمٍ وَ ما كُنَّا غائِبِينَ.٧﴾نحل: ٥٦ ﴿ تَاللَّهِ
لَتُسْئَلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَفْتَرُونَ﴾ عنكبوت:١٣ ﴿وَ لَيُسْئَلُنَّ يَوْمَ
الْقِيامَةِ عَمَّا كانُوا يَفْتَرُونَ﴾

عہداور پیمان کے بارے میں

﴿وَ أَوْفُوا بِالْعَهْدِ إِنَّ الْعَهْدَ كانَ مَسْؤُلاً . ٣٤وَ لا تَقْفُ ما
لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ إِنَّ السَّمْعَ وَ الْبَصَرَ وَ الْفُؤادَ كُلُّ أُولئِكَ
كانَ عَنْهُ مَسْؤُلاً.. ٣٦﴾

احزب ۱۰،۸،﴿لِيَسْئَلَ الصَّادِقِينَ عَنْ صِدْقِهِمْ وَ أَعَدَّ
لِلْكافِرِينَ عَذاباً أَليماً..٨ إِذْ جاؤُكُمْ مِنْ فَوْقِكُمْ وَ مِنْ أَسْفَلَ
مِنْكُمْ وَ إِذْ زاغَتِ الْأَبْصارُ وَ بَلَغَتِ الْقُلُوبُ الْحَناجِرَ وَ تَظُنُّونَ
بِاللَّهِ الظُّنُونَا..١٠﴾ التكاثر ٨﴿ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعيمِ﴾

روز قیامت انسانوں سے سوال ہو گا ۔ قیامت کے دن پیش آمد حالات میں سے ایک سوال ہے۔کس سے سوال ہوگا کس چیز کے بارے میں حساب ہوگا۔

سب سے سوال ہوگا﴿فَوَ رَبِّكَ لَنَسْئَلَنَّهُمْ أَجْمَعينَ..٩٢. عَمَّا
كانُوا يَعْمَلُونَ.٩٣﴾

جواعمال وہ انسان کرتے تھے﴿وَ لَتُسْئَلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ.٩٣﴾

۸۔عذاب الیم.عذاب عظیم.عذاب کبیر.عذاب مھین وغیرہ

۱۔عذاب الیم

﴿ وَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾بقرہ ۱۰،﴿ وَ لِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ ۱۰۴،﴿وَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴾ ۱۷۴،﴿ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾۱۷۸ ﴿ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ﴾عمران ۲۱،﴿وَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴾ ۷۷،﴿أُولَئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ ۹۱،﴿ وَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴾ ۱۷۷،﴿ وَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾۱۸۸﴿ وَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾مائدہ ۳۶ ﴿ وَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ ۷۳،﴿فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ ۹۴ ﴿ وَ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴾انعام ۷۰ ﴿فَيَأْخُذَكُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴾اعراف ۷۳،﴿ أَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ﴾انفال ۳۲﴿وَ بَشِّرِ الَّذِينَ كَفَرُوا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ﴾توبہ ۳،﴿﴾ ۳۴. ۶۱،﴿وَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴾ ۷۹،﴿الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ ۹۰ ﴿ وَ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ یونس ۴،﴿حَتَّى يَرَوُا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ﴾۸۸﴿﴾ھود ۲۶،﴿عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴾۴۸، ۱۰۲ ﴿لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ابراھیم ۲۲،﴿ نُذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ﴾حج ۲۵ ﴿ وَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾نحل ۶۲، ﴿وَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ ۱۰۴،﴿لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ﴾نور: ۱۹،﴿أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴾۶۳ ﴿حَتَّى يَرَوُا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ﴾شعراء : ۲۰۱﴿ وَ أُولَئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴾ عنکبوت: ۲۳ ﴿ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ﴾ لقمان۷،﴿لَهُمْ عَذَابٌ

مِنْ رِجْزٍ أَلِيمٌ ﴾سباء:۵﴿إِنَّكُمْ لَذائِقُوا الْعَذابِ الْأَلِيمِ ﴾
صافات :۳۸﴾فصلت ۴۳، فَبَشِّرْهُ بِعَذابٍ أَلِيمٍ ﴿لَهُمْ
عَذابٌ أَلِيمٌ﴾شورى: ۲۱ ،﴿ لَهُمْ عَذابٌ أَلِيمٌ﴾ ۴۲﴿ مِنْ
عَذابِ يَوْمٍ أَلِيمٍ ﴾زخرف :۶۵﴿يَغْشَى النَّاسَ هذا عَذابٌ
أَلِيمٌ﴾دخان: ۱۱ ﴿فَبَشِّرْهُ بِعَذابٍ أَلِيمٍ ﴾ جاثيه ۸،﴿ عَذابٌ
مِنْ رِجْزٍ أَلِيمٌ﴾ ۱۱ ﴿ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهِ رِيحٌ فِيها عَذابٌ أَلِيمٌ
﴾احقاف ۲۴،﴿ مِنْ عَذابٍ أَلِيمٍ ﴾. ۳۱﴿ يَخافُونَ الْعَذابَ
الْأَلِيمَ ﴾ذاريات: ۳۷مجادله: ۴، ﴿وَ لَهُمْ عَذابٌ أَلِيمٌ ﴾حشر
:۱۵ ﴿مِنْ عَذابٍ أَلِيمٍ ﴾صف :۱۰ ﴿ وَ لَهُمْ عَذابٌ أَلِيمٌ ﴾
تغابن :۵، ﴿مِنْ عَذابٍ أَلِيمٍ﴾ملک: ۲۸ ﴿أَعْتَدْنا لَهُمْ عَذاباً
أَلِيماً﴾نساء ۱۸ ﴿ بِأَنَّ لَهُمْ عَذاباً أَلِيماً ﴾ ۱۳۸ ﴿مِنْهُمْ عَذاباً
أَلِيماً ﴾ ۱۶۱ ﴿ فَيُعَذِّبُهُمْ عَذاباً أَلِيماً﴾۱۷۳ ﴿ فَبَشِّرْهُمْ
بِعَذابٍ أَلِيمٍ﴾توبه۳۴﴿ لَهُمْ عَذابٌ أَلِيمٌ ﴾ ۶۱ ﴿يُعَذِّبُهُمُ اللَّهُ
عَذاباً أَلِيماً ﴾ ۷۴﴿ أَعْتَدْنا لَهُمْ عَذاباً أَلِيماً ﴾اسراء ۱۰ ﴿وَ
أَعْتَدْنا لِلظَّالِمِينَ عَذاباً أَلِيماً ﴾فرقان :۳۷،﴾﴿ ۴۶﴿وَ أَعَدَّ
لِلْكافِرِينَ عَذاباً أَلِيماً﴾احزاب: ۸،﴿يُعَذِّبْكُمْ عَذاباً أَلِيماً﴾
فتح:۱۶ ﴿ يُعَذِّبْهُ عَذاباً أَلِيماً ﴾ ۱۷،﴿وَ عَذاباً أَلِيماً ﴾مزمل
۱۳ ﴿وَ الظَّالِمِينَ أَعَدَّ لَهُمْ عَذاباً أَلِيماً﴾ انسان ۳۱،﴿ فَلَهُ
عَذابٌ أَلِيمٌ﴾ ۱۷۸ ﴿ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذابٍ أَلِيمٍ ﴾عمران ۲۱ ﴿وَ

لَهُمْ عَذابٌ أَليمٌ ۷۷ ،أُولئِکَ لَهُمْ عَذابٌ أَليمٌ ۱۹۱ ،وَ
لَهُمْ عَذابٌ أَليمٌ ۱۷۷ ، وَ لَهُمْ عَذابٌ أَليمٌ ۱۸۸ وَ لَهُمْ
عَذابٌ أَليمٌ مائدہ ۳۶ ،الَّذينَ كَفَرُوا مِنهُمْ عَذابٌ
أَليمٌ ۷۳ ،فَلَهُ عَذابٌ أَليمٌ ۹۴ وَ عَذابٌ أَليمٌ بِما كانُوا
يَكْفُرُونَ انعام ۷۰ فَيَأْخُذَكُمْ عَذابٌ أَليمٌ اعراف ۷۳
أَوِ ائْتِنا بِعَذابٍ أَليمٍ انفال ۳۲ وَ بَشِّرِ الَّذينَ كَفَرُوا
بِعَذابٍ أَليمٍ توبہ ۳ ، فَبَشِّرْهُمْ بِعَذابٍ أَليمٍ ۳۴ ، لَهُمْ
عَذابٌ أَليمٌ ۶۱ وَ لَهُمْ عَذابٌ أَليمٌ ۷۹ ،الَّذينَ كَفَرُوا
مِنهُمْ عَذابٌ أَليمٌ ۹۰ وَ عَذابٌ أَليمٌ بِما كانُوا يَكْفُرُونَ
یونس ۴ ،حَتَّى يَرَوُا الْعَذابَ الْأَليمَ ۸۸ إِنِّي أَخافُ
عَلَيْكُمْ عَذابَ يَوْمٍ أَليمٍ ہود ۲۶ ،ثُمَّ يَمَسُّهُمْ مِنَّا عَذابٌ
أَليمٌ ۴۸ ، أَليمٌ شَديدٌ ۱۰۲

۲۔عذاب کبیر

وَ مَنْ يَظْلِمْ مِنْكُمْ نُذِقْهُ عَذاباً كَبيراً فرقان: ۱۹

۳۔عذاب عظیم

وَ لَهُمْ عَذابٌ عَظيمٌ بقرة :۷ ، وَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ
عَذابٌ عَظيمٌ ۱۱۴ وَ أُولئِکَ لَهُمْ عَذابٌ عَظيمٌ عمران:
۱۰۵ ،وَ لَهُمْ عَذابٌ عَظيمٌ ۱۷۶ وَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ
عَذابٌ عَظيمٌ مائدہ: ۳۳ ، وَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذابٌ

عَظِيمٌ﴾ ۱۴ ﴿قُلْ إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ﴾ انعام: ۱۵ ﴿إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ﴾ اعراف: ۵۹ ﴿لَمَسَّكُمْ فِيمَا أَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ﴾ انفال: ۶۸ ﴿ثُمَّ يُرَدُّونَ إِلَى عَذَابٍ عَظِيمٍ﴾ توبه: ۱۰۱ ﴿وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ﴾ نحل: ۹۴، ﴿وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ﴾ ۱۰۶ ﴿وَالَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ﴾ نور: ۱۱، ﴿وَالْآخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِيمَا أَفَضْتُمْ فِيهِ عَذَابٌ عَظِيمٌ﴾ ۱۴ ﴿إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ﴾ شعراء: ۱۳۵، ﴿وَلَا تَمَسُّوهَا بِسُوءٍ فَيَأْخُذَكُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَظِيمٍ﴾ ۱۵۶ ﴿قُلْ إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ﴾ زمر: ۳

۱۰۔ زمین شگاف ہوگی

﴿يَوْمَ تَشَقَّقُ الْأَرْضُ عَنْهُمْ سِرَاعًا ذَلِكَ حَشْرٌ عَلَيْنَا يَسِيرٌ. ق. ۴۴﴾

۱۱۔ قیامت کا ایک نام یوم الخروج ہے

﴿يَوْمَ يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ سِرَاعًا كَأَنَّهُمْ إِلَى نُصُبٍ يُوفِضُونَ. معارج. ۴۳﴾

۱۲۔ جمع خلائق اس دن تمام خلائق جمع ہوں گے

﴿فَإِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَاحِدَةٌ. ۱۳. فَإِذَا هُمْ

بِالسَّاهِرَةِ..نازعات ،۱۴ ﴾

اسباب عذاب

عذاب کن جرائم موبقات پر ہوگا جس کے گردن میں غل ہوتا ہے یعنی قیامت کے دن وہ غل وزنجیر میں بند پائیں گے ابراہیم:۴۹ ﴿وَ تَرَی الْمُجْرِمینَ یَوْمَئِذٍ مُقَرَّنینَ فِی الْأَصْفادِ ﴾سبأ:۳۳﴿ وَ جَعَلْنَا الْأَغْلالَ فی أَعْناقِ ﴾یٰسین:۸﴿إِنَّا جَعَلْنا فی أَعْناقِهِمْ أَغْلالاً فَهِیَ إِلَی الْأَذْقانِ فَهُمْ مُقْمَحُون ﴾غافر۷۱﴿إِذِ الْأَغْلالُ فی أَعْناقِهِمْ ﴾حاقہ:۳۰﴿خُذُوهُ فَغُلُّوهُ ﴾انسان:۴﴿وَ أَغْلالاً وَ سَعیراً ﴾

جب بھی کوئی جلد جل جائے گی نئے جلد دے گا

جھنم

جہنم آخری قیام گاہ

جہنم آخری قیام گاہ مجرمین اہل کفور، عنود ولدود، کفر ونفاق کے لئے عذاب گاہ ہوگی،اس کے کئی نام بیان ہوئے ہیں یہ کلمہ چھہتر ۷۶ بار تکرار ہوا ہے اوراس کے لیے دیگر اسماء صفات بیان ہوئے ہیں۔

﴿فَحَسْبُهُ جَهَنَّمُ وَ لَبِئْسَ الْمِهادُ ﴾ایسے لوگوں کے لئے جہنم مخصوص ہے جو بدترین ٹھکانا عاصیان و طاغیان ہے بقرہ:۲۰۶ ﴿ وَ تُحْشَرُونَ إِلی جَهَنَّمَ وَ بِئْسَ الْمِهادُ ﴾ہمارے گناہوں کو بخش دے اورہمیں آتش جہنم سے بچالے

عمران:۱۲ ،﴿وَ مَأْواهُ جَهَنَّمُ وَ بِئْسَ الْمَصیرُ﴾ ۱۶۲ ،

﴿ثُمَّ مَأْواهُمْ جَهَنَّمُ﴾۱۹۷ ﴿ وَ كَفى بِجَهَنَّمَ سَعيراً ﴾نساء
:۵۵ ،﴿ فَجَزاؤُهُ جَهَنَّمُ خالِداً فيها﴾۹۳ ،﴿فَأُولئِكَ
مَأْواهُمْ جَهَنَّمُ وَ ساءَتْ مَصيراً ﴾۹۷ ،﴿ وَ نُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَ ساء
تْ مَصيراً ﴾۱۱۵ ،﴿إِنَّ اللَّهَ جامِعُ الْمُنافِقينَ وَ الْكافِرينَ في
جَهَنَّمَ جَميعاً ﴾۱۴۰ ﴿إِلاَّ طَريقَ جَهَنَّمَ خالِدينَ فيها أَبَداً﴾
۱۶۹ ﴿ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ أَجْمَعينَ ﴾ اعراف:۱۸ ،﴿لَهُمْ
مِنْ جَهَنَّمَ مِهادٌ﴾ ۴۱، ﴿وَ لَقَدْ ذَرَأْنا لِجَهَنَّمَ كَثيراً مِنَ الْجِنِّ وَ
الْإِنْسِ﴾ ۱۷۹ ﴿وَ مَأْواهُ جَهَنَّمُ ﴾انفال: ۱۶ ،﴿ وَ الَّذينَ
كَفَرُوا إِلى جَهَنَّمَ يُحْشَرُونَ ﴾ ۳۶ ،﴿فَيَجْعَلَهُ في جَهَنَّمَ﴾۳۷
﴿يَوْمَ يُحْمى عَلَيْها في نارِ جَهَنَّمَ﴾توبه: ۳۵ ،﴿ وَ إِنَّ جَهَنَّمَ
لَمُحيطَةٌ بِالْكافِرينَ ﴾ ۴۹ ،﴿ فَأَنَّ لَهُ نارَ جَهَنَّمَ ﴾۶۳ ،﴿وَعَدَ
اللَّهُ الْمُنافِقينَ وَ الْمُنافِقاتِ وَ الْكُفَّارَ نارَ جَهَنَّمَ﴾۶۸ ،﴿وَ
مَأْواهُمْ جَهَنَّمُ ﴾۷۳ ،﴿ قُلْ نارُ جَهَنَّمَ أَشَدُّ حَرًّا﴾ ۸۱ ،﴿وَ
مَأْواهُمْ جَهَنَّمُ ﴾۹۵ ،﴿فَانْهارَ بِهِ في نارِ جَهَنَّمَ ﴾۱۰۹ ،﴿﴾
۱۱۵ ﴿وَ مَأْواهُمْ جَهَنَّمُ ﴾ رعد: ۱۸ ﴿مِنْ وَرائِهِ جَهَنَّمُ ﴾
ابراهيم :۱۶ ،﴿جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَها ﴾ ۲۹ ﴿وَ إِنَّ جَهَنَّمَ
لَمَوْعِدُهُمْ أَجْمَعينَ﴾حجر :۴۳﴿فَادْخُلُوا أَبْوابَ جَهَنَّمَ ﴾
نحل : ۲۹ ﴿وَ جَعَلْنا جَهَنَّمَ لِلْكافِرينَ حَصيراً ﴾اسراء: ۸
،﴿ثُمَّ جَعَلْنا لَهُ جَهَنَّمَ﴾۱۸ ﴿فَتُلْقى في جَهَنَّمَ مَلُوماً مَدْحُوراً ﴾

۳۹ ،﴿ فَإِنَّ جَهَنَّمَ جَزاؤُكُمْ﴾ ٦٣ ،﴿مَأْواهُمْ جَهَنَّمُ ﴾۹۷ ﴿ إِنَّا
أَعْتَدْنا جَهَنَّمَ لِلْكافِرِينَ نُزُلاً ﴾ كهف ۱۰۲ ، ﴿ذٰلِكَ جَزاؤُهُمْ
جَهَنَّمُ ﴾ ۱۰٦ ﴿ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا﴾مريم: ٦٨
،﴿وَ نَسُوقُ الْمُجْرِمِينَ إِلى جَهَنَّمَ وِرْداً ﴾۸٦ ﴿ فَإِنَّ لَهُ جَهَنَّمَ
لا يَمُوتُ فيها وَ لا يَحْيى ﴾طٰه: ۷۴ ﴿فَذٰلِكَ نَجْزِيهِ جَهَنَّمَ ﴾
انبياء: ۲۹ ،﴿ حَصَبُ جَهَنَّمَ أَنْتُمْ لَها وارِدُونَ ﴾۹۸ ﴿
أَنْفُسَهُمْ فِی جَهَنَّمَ خالِدُونَ ﴾ مؤمنون: ۱۰۳ ﴿الَّذِينَ
يُحْشَرُونَ عَلى وُجُوهِهِمْ إِلى جَهَنَّمَ ﴾فرقان : ۳۴، ﴿ رَبَّنَا
اصْرِفْ عَنَّا عَذابَ جَهَنَّمَ﴾٦۵ ﴿أَلَيْسَ فی جَهَنَّمَ مَثْوىً
لِلْكافِرِينَ﴾ عنكبوت :٦۸ ﴿لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ
أَجْمَعِينَ﴾ سجده: ۱۳ ﴿وَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ نارُ جَهَنَّمَ ﴾
فاطر: ۳٦ ﴿وَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ نارُ جَهَنَّمَ ﴾يٰسين
:٦۳ ﴿جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَها﴾ ص: ۵٦ ،﴿أَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ﴾۸۵ ﴿ أَ
لَيْسَ فی جَهَنَّمَ مَثْوىً لِلْكافِرِينَ﴾ زمر: ۳۲ ،﴿ أَ لَيْسَ فی
جَهَنَّمَ مَثْوىً لِلْمُتَكَبِّرِينَ﴾ ٦۰ ،﴿وَ سِيقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلى
جَهَنَّمَ زُمَراً﴾ ۷۱ ،﴿ ادْخُلُوا أَبْوابَ جَهَنَّمَ ﴾ ۷۲ ﴿ لِخَزَنَةِ
جَهَنَّمَ﴾غافر ۴۹ ،﴿سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ داخِرِينَ ﴾ ٦۰ ،﴿فَبِئْسَ
مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِينَ﴾ ۷٦ ﴿إِنَّ الْمُجْرِمِينَ فی عَذابِ جَهَنَّمَ
خالِدُونَ ﴾زخرف: ۷۴ ﴿مِنْ وَرائِهِمْ جَهَنَّمُ﴾ جاثيه :۱۰ ﴿وَ

أَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّم﴾فتح: ٦ ﴿أَلْقِيا فی جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيدٍ﴾ق:
۲۴ ﴿ يَوْمَ نَقُولُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلأْتِ ﴾ ۳۰ ﴿يَوْمَ يُدَعُّونَ إِلى
نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا ﴾طور: ۱۳ ﴿هٰذِهِ جَهَنَّمُ الَّتی يُكَذِّبُ بِهَا
الْمُجْرِمُونَ﴾ رحمٰن: ۴۳ ﴿ حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ يَصْلَوْنَها﴾مجادله
:۸ ﴿وَ مَأْواهُمْ جَهَنَّمُ ﴾تحريم : ۹ ﴿وَ لِلَّذينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ
عَذابُ جَهَنَّم﴾ ملک: ٦ ﴿فَكانُوا لِجَهَنَّمَ حَطَبا﴾ جن :۱۵
،﴿فَإِنَّ لَهُ نارَ جَهَنَّمَ﴾۲۳ ﴿إِنَّ جَهَنَّمَ كانَتْ مِرْصاداً ﴾نبأ:
۲۱ ﴿ فَلَهُمْ عَذابُ جَهَنَّمَ﴾ بروج: ۱۰ : ﴿﴾۲۳ ﴿إِنَّ الَّذينَ
كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتابِ وَ الْمُشْرِكينَ فی نارِ جَهَنَّمَ ﴾ بينه: ٦

دین اللہ اسلام قرآن محمد سے روگردانی کرنے والوں کے ٹھکانے کا نام جھنم ہے، کوئی بھی شخص بغیر ایمان بغیر توبہ دنیا سے گزرے تو اسکا ٹھکانا جھنم ہوگا جیسا کہ﴿فَذُوقُوا فَلَنْ نَزيدَكُمْ إِلاَّ عَذاباً ﴾ اب تم اپنے اعمال کا مزہ چکھواور ہم عذاب کے علاوہ کوئی اضافہ نہیں کرینگے نبأ: ۳۰ میں آیا ہے

اللہ سبحانہ نے جھنم ظالمین فاجرین کفر و بت پرستوں کے لئے بنائی ہے،آیت کریمہ﴿وَ قَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِی الْكِتابِ أَنْ إِذا سَمِعْتُمْ آياتِ اللَّهِ يُكْفَرُ بِها وَ يُسْتَهْزَأُ بِها فَلا تَقْعُدُوا مَعَهُمْ حَتَّى يَخُوضُوا فی حَديثٍ غَيْرِهِ إِنَّكُمْ إِذاً مِثْلُهُمْ إِنَّ اللَّهَ جامِعُ الْمُنافِقينَ وَ الْكافِرينَ فی جَهَنَّمَ جَميعاً ﴾ میں آیا ہے اوراس نے

کتاب میں یہ بات نازل کردی ہے کہ جب آیات الٰہی کے بارے میں یہ سنو کہ ان کا انکار اور استہزاء ہو رہا ہے تو خبردار ان کے ساتھ ہرگز نہ بیٹھنا جب تک وہ دوسری باتوں میں مصروف نہ ہو جائیں ورنہ تم ان ہی کے مثل ہو جاؤ گے خدا کفار اور منافقین سب کو جہنّم میں ایک ساتھ اکٹھا کرنے والا ہے نساء ۱۴۰ ﴿لَقَدْ کَفَرَ الَّذینَ قالُوا إِنَّ اللَّهَ ثالِثُ ثَلاثَةٍ وَ ما مِنْ إِلهٍ إِلاَّ إِلهٌ واحِدٌ وَ إِنْ لَمْ يَنْتَهُوا عَمَّا يَقُولُونَ لَيَمَسَّنَّ الَّذينَ کَفَرُوا مِنْهُمْ عَذابٌ أَليمٌ ﴾ یقیناً وہ لوگ کافر ہیں جن کا کہنا یہ ہے کہ اللہ تین میں سے تیسرا ہے.. حالانکہ اللہ کے علاوہ کوئی خالق نہیں ہے اور اگر یہ لوگ اپنے قول سے باز نہ آئیں گے تو ان میں سے کفر اختیار کرنے والوں پر دردناک عذاب نازل ہو جائے گا مائدہ:۷۳ ﴿وَ مَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَ رَسُولَهُ وَ يَتَعَدَّ حُدُودَهُ يُدْخِلْهُ ناراً خالِداً فيها وَ لَهُ عَذابٌ مُهينٌ ﴾ اور جو خدا اور رسول کی نافرمانی کرے گا اور اسکے حدود سے تجاوز کر جائے گا خدا اسے جہنّم میں داخل کر دے گا اور وہ وہیں ہمیشہ رہے گا اور اس کے لئے رسوا کن عذاب ہے نساء:۱۴ جھنم کا ٹھکانا ایک ستارے کے اوپر ہونگے جیسا کہ ﴿إِنَّ الَّذينَ کَذَّبُوا بِآياتِنا وَ اسْتَکْبَرُوا عَنْها لا تُفَتَّحُ لَهُمْ أَبْوابُ السَّماءِ وَ لا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ ﴾ بیشک جن لوگوں نے ہماری آیتوں کی تکذیب کی اور غرور سے کام لیا ان کے لئے نہ آسمان کے دروازے کھولے جائیں گے اور نہ وہ جنّت میں داخل ہوسکیں گے اعراف :۴۰ میں آیا ہے ﴿عَلَيْهِمْ نارٌ مُؤْصَدَةٌ ﴾ انہیں آگ میں ڈال کر اسے

ہر طرف سے بند کر دیا جائے گا

بلد : ۲۰ ﴿إِنَّا أَعْتَدْنا لِلظَّالِمينَ ناراً أَحاطَ بِهِمْ سُرادِقُها وَ إِنْ يَسْتَغيثُوا يُغاثُوا بِماءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوهَ بِئْسَ الشَّرابُ وَ ساءَتْ مُرْتَفَقاً﴾

ہم نے یقیناً کافرین کے لئے اس آگ کا انتظام کر دیا ہے جس کے پردے چاروں طرف سے گھیرے ہوں گے اور وہ فریاد بھی کریں گے تو پگھلے ہوئے تانبے کی طرح کے کھولتے ہوئے پانی سے ان کی فریاد رسی کی جائے گی جو چہروں کو بھون ڈالے گا یہ بدترین مشروب ہے اور جہنم بدترین ٹھکانا ہے کھف ۲۹

﴿كُلَّما أَرادُوا أَنْ يَخْرُجُوا مِنْها مِنْ غَمٍّ أُعيدُوا فيها وَ ذُوقُوا عَذابَ الْحَريقِ﴾

جب یہ جہنم کی تکلیف سے نکل بھاگنا چاہیں گے تو دوبارہ اسی میں پلٹا دیئے جائیں گے کہ ابھی اور جہنم کا مزہ چکھو حج :۲۲

﴿قالُوا رَبَّنا أَمَتَّنا اثْنَتَيْنِ وَ أَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ فَاعْتَرَفْنا بِذُنُوبِنا فَهَلْ إِلى خُرُوجٍ مِنْ سَبيلٍ﴾

وہ لوگ کہیں گے پروردگار تو نے ہمیں دو مرتبہ موت دی اور دو مرتبہ زندگی عطا کی تو اب ہم نے اپنے گناہوں کا اقرار کرلیا ہے تو کیا اس سے بچ نکلنے کی کوئی سبیل ہے غافر :۱۱ جھنم مغلق ہونگے یعنی دروازے کھڑلیاں بند ہونگے صرف آگ ان کو گرا پائے گی

ج

جہنم کا ایندھن

اس کا ایندھن پتھر اور انسان ہیں اور اسکے نگہبان ملائکہ ہیں۔اس کے شعلوں کی آواز زفیر ہے تغیظ وزفیر۔﴿إذا رَأَتْهُم مِنْ مَكانٍ بَعيدٍ سَمِعُوا لَها تَغَيُّظاً وَ زَفيراً ﴾فرقان:۱۲﴿أَ إذا مِتْنا وَ كُنَّا تُراباً ذلِكَ رَجْعٌ بَعيد ﴾ق:۳﴿يا أَيُّهَا الَّذينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَ أَهْليكُمْ ناراً وَقُودُهَا النَّاسُ وَ الْحِجارَةُ عَلَيْها مَلائِكَةٌ غِلاظٌ شِدادٌ لا يَعْصُونَ اللَّهَ ما أَمَرَهُمْ وَ يَفْعَلُونَ ما يُؤْمَرُونَ ﴾تحریم ۶﴿يَوْمَ تَرَوْنَها تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّا أَرْضَعَتْ وَ تَضَعُ كُلُّ ذاتِ حَمْلٍ حَمْلَها وَ تَرَى النَّاسَ سُكارى وَ ما هُمْ بِسُكارى وَ لكِنَّ عَذابَ اللَّهِ شَديدٌ ﴾حج:۲﴿فَما بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّماءُ وَ الْأَرْضُ وَ ما كانُوا مُنْظَرينَ ﴾دخان:۲۹

ا۔جہنم کا ایندھن انسان اور پتھر ہونگے

﴿ فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتي وَقُودُهَا النَّاسُ وَ الْحِجارَةُ﴾بقرہ:۲۴

ب۔یہ کافرین کے لیے مخصوص

﴿وَ اتَّقُوا النَّارَ الَّتي أُعِدَّتْ لِلْكافِرينَ﴾عمران:۱۳۱

پ۔جہنم کے سات دروازے ہونگے

﴿لَها سَبْعَةُ أَبْوابٍ لِكُلِّ بابٍ مِنْهُمْ جُزْءٌ مَقْسُومٌ﴾ حجر: ۴۳،۴۴

ت۔ ہر کسی کا گزر جہنم سے ہوگا

﴿وَ إِنْ مِنكُمْ إِلَّا وارِدُها ﴾مريم : ۷۱

ث۔ جو قیامت کو جھٹلائے گا اس کیلئے آگ تیار ہے

﴿بَلْ كَذَّبُوا بِالسَّاعَةِ وَ أَعْتَدْنا لِمَنْ كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ سَعيرا﴾ فرقان ۱۱،۱۳

ج۔ چیخ وپکار بلند ہوگی

﴿وَ هُمْ يَصْطَرِخُونَ فيها رَبَّنا أَخْرِجْنا﴾ فاطر: ۳۷

د۔اوپر نیچے آگ ہوگی

﴿لَهُمْ مِنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِنَ النَّارِ وَ مِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَل﴾ زمر: ۱۶

ا۔حطمۃ:

لمز: ۴ ﴿كَلَّا لَيُنبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ﴾

۲۔جھنم کو سعیر بھی کہا ہے

النساء: ۱۰ ﴿ وَ سَيَصْلَوْنَ سَعيراً ﴾ ۵۵﴿ وَ كَفى بِجَهَنَّمَ سَعيراً ﴾

۳۔سقر

﴿سَأُصْليهِ سَقَرَ ﴾۲۶،﴿وَ ما أَدْراكَ ما سَقَر﴾ مدثر: ۲۷ ،﴿ما سَلَكَكُمْ فی سَقَر﴾ ۴۲

۴۔لظی

معارج ۱۵ ﴿كَلَّا إِنَّها لَظى﴾ لیل : ۱۴ ﴿فَأَنْذَرْتُكُمْ ناراً تَلَظّى﴾

۵۔ھاویہ۔

جن کی میزان خفیف ہو وہ ھاویہ میں جائیں گے جھنم کے دروازے منازل

﴿إِنَّ الْمُنافِقِينَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ وَ لَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيراً﴾

یوم افتراق ہے جہاں عائلی یا علاقائی وطنی نسلی حربی بنیاد پر بنے رشتوں میں جدائی ہوگی۔وہ ایک دوسرے سے الگ ہونگے۔روم ۱۴

سجدہ ۲۴ ﴿ صَبَرُوا وَ كانُوا بِآياتِنا يُوقِنُونَ ﴾

یسین ۵۹ ﴿وَ امْتازُوا الْيَوْمَ أَيُّهَا الْمُجْرِمُونَ ﴾

ممتحنہ ۳﴿وَ امْتازُوا الْيَوْمَ أَيُّهَا الْمُجْرِمُونَ ﴾

حضرت امیر جہنم کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس کی گہرائی بہت عمیق ہے ،اسکی حرارت بہت شدید ہے ،وہاں پینے کا پانی سدید ہے ہر عذاب اپنی جگہ جدید ہے۔

۱۴۔ دنیا میں جرم وجنایت وبربریت فقدان قضاوت سے ہوتا ہے

﴿كَلَّا لَيُنْبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ،وَ ما أَدْراكَ

مَاالْحُطَمَة﴾همزه: ۴،۵

جھنم کے دروازے اور جھنم میں داخل ہونے والے منافقین جھنم کے آخری طبقہ میں ہوگا کوئی ان کے فریاد نہیں سنے گا نساء : ۱۴۵ ﴿إِنَّ الْمُنافِقينَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ وَ لَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصيراً ﴾ جھنم کے سات دروازے ھیں حجر : ۴۳﴿وَ إِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ أَجْمَعينَ ﴾ ، ۴۴ ﴿لَها سَبْعَةُ أَبْوابٍ لِكُلِّ بابٍ مِنْهُمْ جُزْءٌ مَقْسُومٌ ﴾ نحل : ۲۹ ﴿فَادْخُلُوا أَبْوابَ جَهَنَّمَ خالِدينَ فيها فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرينَ ﴾

نساء :۵۶ ﴿إِنَّ الَّذينَ كَفَرُوا بِآياتِنا سَوْفَ نُصْليهِمْ ناراً كُلَّما نَضِجَتْ جُلُودُهُمْ بَدَّلْناهُمْ جُلُوداً غَيْرَها لِيَذُوقُوا الْعَذابَ﴾

ان کے پینے کا پانی گرم ہوگا

﴿الَّذينَ أُبْسِلُوا بِما كَسَبُوا لَهُمْ شَرابٌ مِنْ حَميمٍ ﴾ انعام : ۷۰ یونس: ۴ ﴿وَ الَّذينَ كَفَرُوا لَهُمْ شَرابٌ مِنْ حَميمٍ وَ عَذابٌ أَليمٌ ﴾ حج :۱۹ ﴿ فَالَّذينَ كَفَرُوا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيابٌ مِنْ نارٍ يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُؤُسِهِمُ الْحَميمُ﴾ ،۲۰ ﴿يُصْهَرُ بِهِ ما في بُطُونِهِمْ وَ الْجُلُودُ ﴾ صافات : ۶۷ ﴿ثُمَّ إِنَّ لَهُمْ عَلَيْها لَشَوْباً مِنْ حَميمٍ ﴾ غافر : ۷۱

جھنم کے دروازے اور منازل درکات نیچے گرنے کی سیڑھیاں نساء :۱۴۵ حجر:۴۳، ۴۴ نحل:۲۹ مؤمنون:۷۷ زمر:۷۱،۷۲ غافر:۷۶ جھنم کیوں

جاتا ہے کس وجہ سے جاتا ہے الاغلال دھوکہ سے لوگوں کو دھوکہ گمراہ کرتے ہیں اور ان کے گردن بن بنجا تا ہے رعد: ۵ ابراہیم: ۴۹ سبا: ۳۳ یاسین :۸ غافر:۱۷ حاقہ :۳۰ انسان :۴ جب جھنم میں آگ حرارت سے جلد جل جاتا ہے تو دوبارہ جلد پہنایا جاتا ہے نساء: ۵۶ ایک دوسرے پر گرجاتا ہے تراکم انفال ۳۷ جھنم والوں کو تذلیل تحقیر توہین کیا جاتا ہے مؤمنون: ۱۰۸ اگر پیاس لگ جائے ابلا گرم پانی پلایا جاتا ہے حمیم انعام ۷۰ یونس :۴ حج :۱۹،۲۰ صافات: ۶۷ غافر ۷۱،۷۲ دخان: ۴۸ واقعہ :۴۲،۹۲،۹۳ نبا:۲۴،۲۵ عذاب دائمی ہے اٹھایا نہیں جائے گا مائدہ: ۳۷ توبہ: ۶۸ ۳۹ زمر: ۴۰ شوری: ۴۵ انہیں زقوم پلایا جائے گا صافات: ۶۲ سے ۶۶ تک دخان: ۴۳ تا ۴۶، واقعہ: ۵۲ تا ۵۳ ہتھکڑیاں لگائیں گے ہاتھ اور گردن میں۔

جھنم جانے والے گروہوں کا نام

۱۔اتباع شیاطین ﴿قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْؤُماً مَدْحُوراً لَمَنْ تَبِعَکَ مِنْهُمْ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ أَجْمَعِينَ ﴾ اعراف:۱۸ ﴿إِنَّ عِبَادِی لَيْسَ لَکَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ إِلاَّ مَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الْغَاوِينَ﴾ حجر:۴۲، ﴿وَ إِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ أَجْمَعِينَ ﴾ ۴۳ ﴿قَالَ اذْهَبْ فَمَنْ تَبِعَکَ مِنْهُمْ فَإِنَّ جَهَنَّمَ جَزاؤُكُمْ جَزاءً مَوْفُوراً ﴾ اسراء :۶۳ ﴿أَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنْکَ وَ مِمَّنْ تَبِعَکَ مِنْهُمْ أَجْمَعِينَ ﴾ ص:۸۵

۲۔اعداءاللہ ﴿وَ يَوْمَ يُحْشَرُ أَعْدَاءُ اللَّهِ إِلَى النَّارِ فَهُمْ

يُوزَعُونَ ﴾فصلت:۱۹

۳۔اکلواالرباء ﴿الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبا لا يَقُومُونَ إِلَّا كَما يَقُومُ الَّذى يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطانُ مِنَ الْمَسِّ ذلِكَ بِأَنَّهُمْ قالُوا إِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبا وَ أَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَ حَرَّمَ الرِّبا فَمَنْ جاءَهُ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّهِ فَانْتَهى فَلَهُ ما سَلَفَ وَ أَمْرُهُ إِلَى اللَّهِ وَ مَنْ عادَ فَأُولئِكَ أَصْحابُ النَّارِ هُمْ فيها خالِدُون ﴾بقرہ:۲۷۵﴿يا أَيُّهَا الَّذينَ آمَنُوا لا تَأْكُلُوا الرِّبَوا أَضْعافاً مُضاعَفَةً وَ اتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴾عمران:۱۳۰،﴿وَ اتَّقُوا النَّارَ الَّتى أُعِدَّتْ لِلْكافِرين ﴾۱۳۱

۴۔اکلواموال الیتمیٰ ﴿إِنَّ الَّذينَ يَأْكُلُونَ أَمْوالَ الْيَتامى ظُلْماً إِنَّما يَأْكُلُونَ فى بُطُونِهِمْ ناراً وَ سَيَصْلَوْنَ سَعيراً ﴾نساء:۱۰

۵۔اولیاءالشیاطین ﴿يا أَيُّهَا الَّذينَ آمَنُوا لا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَرِثُوا النِّساءَ كَرْهاً وَ لا تَعْضُلُوهُنَّ لِتَذْهَبُوا بِبَعْضِ ما آتَيْتُمُوهُنَّ إِلَّا أَنْ يَأْتينَ بِفاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ وَ عاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ فَإِنْ كَرِهْتُمُوهُنَّ فَعَسى أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئاً وَ يَجْعَلَ اللَّهُ فيهِ خَيْراً كَثيراً ﴾نساء:۱۹،﴿وَ إِنْ أَرَدْتُمُ اسْتِبْدالَ زَوْجٍ مَكانَ زَوْجٍ وَ آتَيْتُمْ إِحْداهُنَّ قِنْطاراً فَلا تَأْخُذُوا مِنْهُ شَيْئاً أَ تَأْخُذُونَهُ بُهْتاناً وَ إِثْماً مُبيناً ﴾۲۰،﴿وَ كَيْفَ تَأْخُذُونَهُ وَ قَدْ أَفْضى بَعْضُكُمْ إِلى بَعْضٍ وَ أَخَذْنَ مِنْكُمْ ميثاقاً غَليظاً ﴾تا۲۱

۶۔تارکوا الصلاۃ ﴿فِی جَنَّاتٍ یَتَسَاءَلُونَ﴾ مدثر:۴۰ ﴿عَنِ الْمُجْرِمِینَ﴾ ۴۱، ﴿مَا سَلَکَکُمْ فِی سَقَرَ﴾ ۴۲، ﴿قَالُوا لَمْ نَکُ مِنَ الْمُصَلِّینَ﴾ تا ۴۳

۷۔جبابرۃ ﴿وَ اسْتَفْتَحُوا وَ خَابَ کُلُّ جَبَّارٍ عَنِیدٍ﴾ ابراہیم :۱۵،

۸۔راکنوا الظالمین ﴿وَ لَا تَرْکَنُوا إِلَى الَّذِینَ ظَلَمُوا فَتَمَسَّکُمُ النَّارُ وَ مَا لَکُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ أَوْلِیَاءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُونَ﴾ ھود:۱۱۳

۹۔ملائکہ کو اللہ کی بیٹی کہنے والے

﴿وَ یَجْعَلُونَ لِلَّهِ مَا یَکْرَهُونَ وَ تَصِفُ أَلْسِنَتُهُمُ الْکَذِبَ أَنَّ لَهُمُ الْحُسْنَى لَا جَرَمَ أَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَ أَنَّهُمْ مُفْرَطُونَ﴾ نحل: ۶۲

۱۰۔خود شیطان

﴿قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُومًا مَدْحُورًا لَمَنْ تَبِعَکَ مِنْهُمْ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنْکُمْ أَجْمَعِینَ﴾ اعراف :۱۸ ﴿وَ إِنْ کَادُوا لَیَفْتِنُونَکَ عَنِ الَّذِی أَوْحَیْنَا إِلَیْکَ لِتَفْتَرِیَ عَلَیْنَا غَیْرَهُ وَ إِذًا لَاتَّخَذُوکَ خَلِیلًا﴾ اسراء:۷۳ ﴿لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنْکَ وَ مِمَّنْ تَبِعَکَ مِنْهُمْ أَجْمَعِینَ﴾ ص :۸۵

۱۱۔اللہ کی راستے سے ہٹانے والے

﴿فَمِنْهُمْ مَنْ آمَنَ بِهِ وَ مِنْهُمْ مَنْ صَدَّ عَنْهُ وَ کَفَى بِجَهَنَّمَ سَعِیرًا﴾ نساء :۵۵ ﴿الَّذِینَ کَفَرُوا وَ صَدُّوا عَنْ سَبِیلِ اللَّهِ

زِدْناهُمْ عَذاباً فَوْقَ الْعَذابِ بِما كانُوا يُفْسِدُونَ ﴾ نحل: ۸۸ ﴿
وَ تَذُوقُوا السُّوءَ بِما صَدَدْتُمْ عَنْ سَبيلِ اللَّهِ وَ لَكُمْ عَذابٌ
عَظيمٌ ﴾ ۹۴، ﴿اتَّخَذُوا أَيْمانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوا عَنْ سَبيلِ اللَّهِ
فَلَهُمْ عَذابٌ مُهينٌ ﴾ مجادله: ۱۶، ﴿لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ أَمْوالُهُمْ
وَ لا أَوْلادُهُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئاً أُولئِكَ أَصْحابُ النَّارِ هُمْ فيها
خالِدُونَ﴾ ۱۷

۱۲۔ گمراہ لوگ

﴿وَ مَنْ يَهْدِ اللَّهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ وَ مَنْ يُضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ أَوْلِياءَ مِنْ دُونِهِ وَ نَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيامَةِ عَلى وُجُوهِهِمْ عُمْياً وَ بُكْماً وَ صُمًّا مَأْواهُمْ جَهَنَّمُ كُلَّما خَبَتْ زِدْناهُمْ سَعيراً ﴾ اسراء: ۹۷

۱۳. طغیان گروه

﴿هذا وَ إِنَّ لِلطَّاغينَ لَشَرَّ مَآبٍ ﴾ ص: ۵۵، ﴿جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَها فَبِئْسَ الْمِهادُ ﴾ ۵۶ ﴿إِنَّ جَهَنَّمَ كانَتْ مِرْصاداً ﴾ نبأ: ۲۱، ﴿لِلطَّاغينَ مَآباً ﴾ ۲۲

۱۴۔ ظالمین جائیں گے

﴿وَ لَوْ يَرَى الَّذينَ ظَلَمُوا إِذْ يَرَوْنَ الْعَذابَ﴾ بقره: ۱۶۵ ﴿ وَ بِئْسَ مَثْوَى الظَّالِمينَ ﴾ عمران: ۱۵۱، ﴿رَبَّنا إِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ أَخْزَيْتَهُ وَ ما لِلظَّالِمينَ مِنْ أَنْصارٍ ﴾

۱۹۲ ﴿إِنَّ الَّـذِيـنَ تَـوَفَّـاهُـمُ الْمَلائِكَةُ ظَالِمِى أَنْفُسِهِمْ﴾ نساء
:۹۷ ﴿إِنِّى أُرِيدُ أَنْ تَبُوءَ بِإِثْمِى وَ إِثْمِكَ فَتَكُونَ مِنْ أَصْحابِ
النَّارِ وَ ذلِكَ جَزاءُ الظَّالِمِينَ﴾ مائده: ۲۹ ﴿لَهُمْ مِنْ جَهَنَّمَ
مِهادٌ وَ مِنْ فَوْقِهِمْ غَواشٍ وَ كَذلِكَ نَجْزِى الظَّالِمِينَ﴾
اعراف: ۴۱ ﴿ثُمَّ قِيلَ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا ذُوقُوا عَذابَ الْخُلْدِ هَلْ
تُجْزَوْنَ إِلَّا بِما كُنْتُمْ تَكْسِبُونَ﴾ يونس: ۵۲ ﴿وَ إِذا رَأَى الَّذِينَ
ظَلَمُوا الْعَذابَ فَلا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ وَ لا هُمْ يُنْظَرُونَ﴾ نحل:
۸۵ ﴿إِنَّا أَعْتَدْنا لِلظَّالِمِينَ ناراً أَحاطَ بِهِمْ سُرادِقُها﴾ كهف
۲۹ ﴿ثُمَّ نُنَجِّى الَّذِينَ اتَّقَوْا وَ نَذَرُ الظَّالِمِينَ فِيها جِثِيًّا﴾ مريم
:۷۲ ﴿فَذلِكَ نَجْزِيهِ جَهَنَّمَ كَذلِكَ نَجْزِى الظَّالِمِينَ﴾
انبياء: ۲۹ ﴿وَ نَقُولُ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا ذُوقُوا عَذابَ النَّارِ الَّتِى
كُنْتُمْ بِها تُكَذِّبُونَ﴾ سبأ: ۴۲ ﴿فَذُوقُوا فَما لِلظَّالِمِينَ مِنْ
نَصِيرٍ﴾ فاطر: ۳۷ ﴿أَ فَمَنْ يَتَّقِى بِوَجْهِهِ سُوءَ الْعَذابِ يَوْمَ
الْقِيامَةِ وَ قِيلَ لِلظَّالِمِينَ ذُوقُوا ما كُنْتُمْ تَكْسِبُونَ﴾ زمر
:۲۴ ﴿فَكانَ عاقِبَتَهُما أَنَّهُما فِى النَّارِ خالِدَيْنِ فِيها وَ ذلِكَ
جَزاءُ الظَّالِمِينَ﴾ حشر: ۱۷

۱۵۔ اللہ کی حدود توڑنے والے

﴿وَ مَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَ رَسُولَهُ وَ يَتَعَدَّ حُدُودَهُ يُدْخِلْهُ ناراً
خالِداً فِيها وَ لَهُ عَذابٌ مُهِينٌ﴾ نساء: ۱۴ ﴿تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ

وَ لِلْكافِرينَ عَذابٌ أَليمٌ﴾ مجادله: ۴

۱۶۔غافلان قیامت، قیامت سے غفلت برتنے والے

﴿أُولئِكَ كَالْأَنْعامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ أُولئِكَ هُمُ الْغافِلُونَ﴾ اعراف: ۱۷۹ ﴿وَ قالُوا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ ما كُنَّا في أَصْحابِ السَّعيرِ﴾ ملک: ۱۰

۱۷ . غاؤن ﴿وَ بُرِّزَتِ الْجَحيمُ لِلْغاوينَ﴾ شعراء: ۹۱

۱۸۔مؤمنین کو فتنہ میں مبتلاء کرنے والے

﴿إِنَّ الَّذينَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنينَ وَ الْمُؤْمِناتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوبُوا فَلَهُمْ عَذابُ جَهَنَّمَ وَ لَهُمْ عَذابُ الْحَريقِ﴾ بروج: ۱۰

۱۹ .فاجران

﴿وَ إِنَّ الْفُجَّارَ لَفي جَحيمٍ﴾ انفطار: ۱۴، ﴿يَصْلَوْنَها يَوْمَ الدِّينِ﴾ ۱۵

۲۰۔میدان جنگ سے فرار کرنے والے

﴿وَ مَنْ يُوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهُ إِلاَّ مُتَحَرِّفاً لِقِتالٍ أَوْ مُتَحَيِّزاً إِلى فِئَةٍ فَقَدْ باءَ بِغَضَبٍ مِنَ اللَّهِ وَ مَأْواهُ جَهَنَّمُ وَ بِئْسَ الْمَصيرُ﴾ انفال: ۱۶

۲۱۔فاسقین:

﴿وَ أَمَّا الَّذينَ فَسَقُوا فَمَأْواهُمُ النَّارُ كُلَّما أَرادُوا أَنْ يَخْرُجُوا مِنْها أُعيدُوا فيها وَ قيلَ لَهُمْ ذُوقُوا عَذابَ النَّارِ الَّذي

كُنتُمْ بِهِ تُكَذِّبُونَ﴾ سجده: ۲۰

۲۲۔مؤمنین کو قتل کرنے والے

﴿وَ ما كانَ لِمُؤْمِنٍ أَنْ يَقْتُلَ مُؤْمِناً إِلَّا خَطَأً وَ مَنْ قَتَلَ مُؤْمِناً خَطَأً فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ وَ دِيَةٌ مُسَلَّمَةٌ إِلى أَهْلِهِ إِلَّا أَنْ يَصَّدَّقُوا فَإِنْ كانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَكُمْ وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ وَ إِنْ كانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَهُمْ ميثاقٌ فَدِيَةٌ مُسَلَّمَةٌ إِلى أَهْلِهِ وَ تَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيامُ شَهْرَيْنِ مُتَتابِعَيْنِ تَوْبَةً مِنَ اللَّهِ﴾ نساء: ۹۲

۲۳۔قاسطین

﴿وَ أَمَّا الْقاسِطُونَ فَكانُوا لِجَهَنَّمَ حَطَباً﴾ جن: ۱۵

۲۴. کافرین

﴿وَ الَّذينَ كَفَرُوا وَ كَذَّبُوا بِآياتِنا أُولئِكَ أَصْحابُ النَّارِ هُمْ فيها خالِدُونَ﴾ بقره: ۳۹﴿إِنَّ الَّذينَ كَفَرُوا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ أَمْوالُهُمْ وَ لا أَوْلادُهُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئاً وَ أُولئِكَ هُمْ وَقُودُ النَّارِ﴾ عمران: ۱۰، ﴿لِيَقْطَعَ طَرَفاً مِنَ الَّذينَ كَفَرُوا أَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوا خائِبينَ﴾ ۱۲۷ ﴿يا أَيُّهَا الَّذينَ آمَنُوا لا تَكُونُوا كَالَّذينَ كَفَرُوا وَ قالُوا لِإِخْوانِهِمْ إِذا ضَرَبُوا فِي الْأَرْضِ أَوْ كانُوا غُزًّى لَوْ كانُوا عِنْدَنا ما ماتُوا وَ ما قُتِلُوا لِيَجْعَلَ اللَّهُ ذلِكَ حَسْرَةً في قُلُوبِهِمْ﴾ ۱۵۶ ﴿إِنَّ الَّذينَ كَفَرُوا بِآياتِنا

سَوْفَ نُصْلِيهِمْ نَاراً كُلَّما نَضِجَتْ جُلُودُهُمْ بَدَّلْناهُمْ جُلُوداً
غَيْرَها لِيَذُوقُوا الْعَذابَ﴾ نساء: ۵۶، ﴿أَنْ إِذا سَمِعْتُمْ آياتِ
اللَّهِ يُكْفَرُ بِها وَ يُسْتَهْزَأُ بِها فَلا تَقْعُدُوا مَعَهُمْ حَتَّى يَخُوضُوا فِى
حَدِيثٍ غَيْرِهِ إِنَّكُمْ إِذاً مِثْلُهُمْ إِنَّ اللَّهَ جامِعُ الْمُنافِقِينَ وَ
الْكافِرِينَ فِى جَهَنَّمَ جَمِيعاً﴾ ۱۴۰، ﴿إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَ
ظَلَمُوا لَمْ يَكُنِ اللَّهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَ لا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيقاً﴾ ۱۶۸، ﴿إِلَّا
طَرِيقَ جَهَنَّمَ خالِدِينَ فِيها أَبَداً﴾ ۱۶۹ ﴿وَ الَّذِينَ كَفَرُوا وَ
كَذَّبُوا بِآياتِنا أُولئِكَ أَصْحابُ الْجَحِيمِ﴾ مائده: ۱۰، ﴿وَ
الَّذِينَ كَفَرُوا وَ كَذَّبُوا بِآياتِنا أُولئِكَ أَصْحابُ الْجَحِيمِ﴾
۸۶ ﴿إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا يُنفِقُونَ أَمْوالَهُمْ لِيَصُدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ
فَسَيُنفِقُونَها ثُمَّ تَكُونُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُونَ وَ الَّذِينَ كَفَرُوا
إِلى جَهَنَّمَ يُحْشَرُونَ﴾ انفال: ۳۶ ﴿وَعَدَ اللَّهُ الْمُنافِقِينَ وَ
الْمُنافِقاتِ وَ الْكُفَّارَ نارَ جَهَنَّمَ خالِدِينَ فِيها هِىَ حَسْبُهُمْ وَ
لَعَنَهُمُ اللَّهُ وَ لَهُمْ عَذابٌ مُقِيمٌ﴾ توبه: ۶۸، ﴿يا أَيُّهَا النَّبِىُّ
جاهِدِ الْكُفَّارَ وَ الْمُنافِقِينَ وَ اغْلُظْ عَلَيْهِمْ وَ مَأْواهُمْ جَهَنَّمُ وَ
بِئْسَ الْمَصِيرُ﴾ ۷۳ ﴿﴾ هود: ۷۷، ﴿﴾ ۹۷، ﴿﴾ ۹۸ ﴿أَ لَمْ
تَرَ إِلَى الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَتَ اللَّهِ كُفْراً وَ أَحَلُّوا قَوْمَهُمْ دارَ الْبَوارِ
﴾ ابراهيم: ۲۸، ﴿جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَها وَ بِئْسَ الْقَرارُ﴾ ۲۹ ﴿وَ
عَرَضْنا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لِلْكافِرِينَ عَرْضاً﴾ كهف: ۱۰۰ ﴿أَ

فَحَسِبَ الَّذينَ كَفَرُوا أَنْ يَتَّخِذُوا عِبادى مِنْ دُونى أَوْلِياءَ إِنَّا أَعْتَدْنا جَهَنَّمَ لِلْكافِرينَ نُزُلاً ﴾ ۱۰۲ ، ﴿ذلِكَ جَزاؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِما كَفَرُوا وَ اتَّخَذُوا آياتى وَ رُسُلى هُزُواً ﴾ ۱۰۶ ﴿وَ إِذا تُتْلى عَلَيْهِمْ آياتُنا بَيِّناتٍ تَعْرِفُ فى وُجُوهِ الَّذينَ كَفَرُوا الْمُنْكَرَ يَكادُونَ يَسْطُونَ بِالَّذينَ يَتْلُونَ عَلَيْهِمْ آياتِنا قُلْ أَ فَأُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِنْ ذلِكُمُ النَّارُ وَعَدَهَا اللَّهُ الَّذينَ كَفَرُوا وَ بِئْسَ الْمَصيرُ﴾ حج ۷۲ ﴿يَسْتَعْجِلُونَكَ بِالْعَذابِ وَ إِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحيطَةٌ بِالْكافِرينَ﴾ عنكبوت ۵۴ ، ﴿وَ مَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرى عَلَى اللَّهِ كَذِباً أَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جاءَهُ أَ لَيْسَ فى جَهَنَّمَ مَثْوىً لِلْكافِرينَ ﴾ ۶۸ ﴿وَ الَّذينَ كَفَرُوا لَهُمْ نارُ جَهَنَّمَ لا يُقْضى عَلَيْهِمْ فَيَمُوتُوا وَ لا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِنْ عَذابِها كَذلِكَ نَجْزى كُلَّ كَفُورٍ ﴾ فاطر ۳۶ ﴿فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللَّهِ وَ كَذَّبَ بِالصِّدْقِ إِذْ جاءَهُ أَ لَيْسَ فى جَهَنَّمَ مَثْوىً لِلْكافِرينَ ﴾ زمر ۳۲ ، ﴿وَ سيقَ الَّذينَ كَفَرُوا إِلى جَهَنَّمَ زُمَراً حَتَّى إِذا جاؤُها فُتِحَتْ أَبْوابُها وَ قالَ لَهُمْ خَزَنَتُها أَ لَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِنْكُمْ يَتْلُونَ عَلَيْكُمْ آياتِ رَبِّكُمْ وَ يُنْذِرُونَكُمْ لِقاءَ يَوْمِكُمْ هذا قالُوا بَلى وَ لكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذابِ عَلَى الْكافِرينَ ﴾ ۷۱ ﴿وَ أَمَّا الَّذينَ كَفَرُوا أَ فَلَمْ تَكُنْ آياتى تُتْلى عَلَيْكُمْ فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَ كُنْتُمْ قَوْماً مُجْرِمينَ ﴾ جاثيه : ۳۱ ، ﴿وَ قيلَ الْيَوْمَ نَنْساكُمْ كَما نَسيتُمْ لِقاءَ يَوْمِكُمْ

هـذا وَ مَـأْواكُـمُ الـنَّـارُ وَ مـا لَكُمْ مِنْ ناصِرينَ ﴾۳۴﴿ وَ الَّذينَ كَـفَـرُوا يَتَـمَتَّـعُـونَ وَ يَـأْكُـلُونَ كَما تَأْكُلُ الْأَنْعامُ وَ النَّارُ مَثْوىً لَهُـمْ﴾ مـحـمـد : ۱۲ ﴿ أَلْقِيا في جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنيدٍ ﴾ ق: ۲۴ ﴿ وَ لا مِـنَ الَّـذينَ كَفَرُوا مَأْواكُمُ النَّارُ هِيَ مَوْلاكُمْ وَ بِئْسَ الْمَصيرُ ﴾ حديد: ۱۵ ﴿يا أَيُّهَا النَّبِيُّ جاهِدِ الْكُفَّارَ وَ الْمُنافِقينَ وَ اغْـلُـظْ عَـلَيْهِـمْ وَ مَـأْواهُـمْ جَهَنَّمُ وَ بِئْسَ الْمَصيرُ ﴾ تحريم: ۹ ﴿وَ لِـلَّـذيـنَ كَـفَـرُوا بِـرَبِّهِمْ عَذابُ جَهَنَّمَ وَ بِئْسَ الْمَصيرُ﴾ ملک: ۶ ﴿إِنَّ الَّذينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتابِ وَ الْمُشْرِكينَ في نارِ جَهَنَّمَ خالِدينَ فيها أُولئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ﴾ بينه: ۶

۲۵۔ذخیرہ اندوزی کرنے والے

﴿ وَ الَّـذيـنَ يَـكْـنِـزُونَ الذَّهَبَ وَ الْفِضَّةَ وَ لا يُنْفِقُونَها في سَبيـلِ الـلَّـهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذابٍ أَليمٍ ﴾تـوبـه : ۳۴، ﴿يَوْمَ يُحْمى عَـلَيْهـا في نارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوى بِها جِباهُهُمْ وَ جُنُوبُهُمْ وَ ظُهُورُهُمْ هذا ما كَنَزْتُمْ لِأَنْفُسِكُمْ فَذُوقُوا ما كُنْتُمْ تَكْنِزُونَ ﴾۳۵﴿الَّذي جَـمَـعَ مـالاً وَ عَدَّدَهُ﴾ همزه ۲ ،﴿كَلَّا لَيُنْبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ﴾ ۴ ،﴿نارُ اللَّهِ الْمُوقَدَةُ﴾ ۶

۲۶۔مجرمین

﴿وَ نَسُـوقُ الْـمُـجْـرِمينَ إِلى جَهَنَّمَ وِرْداً﴾ مريم : ۸۶ ﴿إِنَّهُ مَـنْ يَـأْتِ رَبَّـهُ مُجْرِماً فَإِنَّ لَهُ جَهَنَّمَ لا يَمُوتُ فيها وَ لا يَحْيى ﴾

طٰہٰ: ۷۴ ﴿مَنْ كانَ يُرِيدُ الْعاجِلَةَ عَجَّلْنا لَهُ فيها ما نَشاءُ لِمَنْ نُرِيدُ ثُمَّ جَعَلْنا لَهُ جَهَنَّمَ يَصْلاها مَذْمُوماً مَدْحُوراً﴾اسراء: ۱۸

۲۷۔اللہ رسول سے مخالفت برتنے والے

﴿لا خَيْرَ فى كَثيرٍ مِنْ نَجْواهُمْ إِلاَّ مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ أَوْ إِصْلاحٍ بَيْنَ النَّاسِ وَ مَنْ يَفْعَلْ ذلِكَ ابْتِغاءَ مَرْضاتِ اللَّهِ فَسَوْفَ نُؤْتيهِ أَجْراً عَظيماً﴾نساء ۱۱۴، ﴿وَ مَنْ يُشاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ ما تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدى وَ يَتَّبِعْ غَيْرَ سَبيلِ الْمُؤْمِنينَ نُوَلِّهِ ما تَوَلَّى وَ نُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَ ساءَتْ مَصيراً﴾ ۱۱۵ ﴿وَعَدَ اللَّهُ الْمُنافِقينَ وَ الْمُنافِقاتِ وَ الْكُفَّارَ نارَ جَهَنَّمَ خالِدينَ فيها هِيَ حَسْبُهُمْ وَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ وَ لَهُمْ عَذابٌ مُقيمٌ﴾ توبہ: ۶۸ ﴿وَ يَقُولُونَ مَتى هذَا الْوَعْدُ إِنْ كُنْتُمْ صادِقينَ﴾ انبیاء: ۳۸ ﴿أَ فَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوانَ اللَّهِ كَمَنْ باءَ بِسَخَطٍ مِنَ اللَّهِ وَ مَأْواهُ جَهَنَّمُ وَ بِئْسَ الْمَصيرُ﴾ آل عمران: ۱۶۲

۲۸۔جن پر اللہ کے قہر وغضب کا مستحق قرار پایا ہے

﴿أَ فَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوانَ اللَّهِ كَمَنْ باءَ بِسَخَطٍ مِنَ اللَّهِ وَ مَأْواهُ جَهَنَّمُ وَ بِئْسَ الْمَصيرُ﴾عمران ۱۶۲

۲۹۔منکرین

﴿ وَ الَّذينَ كَذَّبُوا بِآياتِنا وَ اسْتَكْبَرُوا عَنْها أُولئِكَ أَصْحابُ النَّارِ هُمْ فيها خالِدُونَ﴾اعراف ۳۶، ﴿إِنَّ الَّذينَ

كَذَّبُوا بِآياتِنا وَ اسْتَكْبَرُوا عَنْها لا تُفَتَّحُ لَهُمْ أَبْوابُ السَّماءِ وَ لا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى يَلِجَ الْجَمَلُ في سَمِّ الْخِياطِ وَ كَذلِكَ نَجْزِي الْمُجْرِمِينَ ﴾ ۴۰ ﴿لَهُمْ مِنْ جَهَنَّمَ مِهادٌ وَ مِنْ فَوْقِهِمْ غَواشٍ وَ كَذلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ ﴾ ۴۱ ﴿فَادْخُلُوا أَبْوابَ جَهَنَّمَ خالِدِينَ فيها فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِينَ ﴾نحل: ۲۹ ﴿وَ يَوْمَ الْقِيامَةِ تَرَى الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى اللَّهِ وُجُوهُهُمْ مُسْوَدَّةٌ أَ لَيْسَ في جَهَنَّمَ مَثْوىً لِلْمُتَكَبِّرِينَ ﴾ زمر: ۶۰ ،﴿قِيلَ ادْخُلُوا أَبْوابَ جَهَنَّمَ خالِدِينَ فيها فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِينَ ﴾ ۷۲﴿إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبادَتي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ داخِرِينَ ﴾ غافر: ۶۰ ،﴿ادْخُلُوا أَبْوابَ جَهَنَّمَ خالِدِينَ فيها فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِينَ ﴾۷۶

۳۰۔اللہ کی دعوت کورد کرنے والے

﴿لِلَّذِينَ اسْتَجابُوا لِرَبِّهِمُ الْحُسْنى وَ الَّذِينَ لَمْ يَسْتَجِيبُوا لَهُ لَوْ أَنَّ لَهُمْ ما فِي الْأَرْضِ جَمِيعاً وَ مِثْلَهُ مَعَهُ لَافْتَدَوْا بِهِ أُولئِكَ لَهُمْ سُوءُ الْحِسابِ وَ مَأْواهُمْ جَهَنَّمُ وَ بِئْسَ الْمِهادُ﴾رعد :۱۸

۳۱۔آیات الٰہی کا مسخرہ کرنے والے

﴿ذلِكَ جَزاؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِما كَفَرُوا وَ اتَّخَذُوا آياتي وَ رُسُلي هُزُواً ﴾ کهف: ۱۰۶ ﴿وَ إِذا عَلِمَ مِنْ آياتِنا شَيْئاً اتَّخَذَها

هُزُواً أُولئِکَ لَهُمْ عَذابٌ مُهینٌ ﴾ جاثیه: ۹ ،﴿مِنْ وَرائِهِمْ
جَهَنَّمُ وَ لا یُغْنی عَنْهُمْ ما کَسَبُوا شَیْئاً وَ لا مَا اتَّخَذُوا مِنْ دُونِ
اللَّهِ أَوْلِیاءَ وَ لَهُمْ عَذابٌ عَظیمٌ﴾ ۱۰ ،﴿وَ قیلَ الْیَوْمَ نَنْساکُمْ
کَما نَسیتُمْ لِقاءَ یَوْمِکُمْ هذا وَ مَأْواکُمُ النَّارُ وَ ما لَکُمْ مِنْ
ناصِرینَ ﴾ ۳۴،﴿ذلِکُمْ بِأَنَّکُمُ اتَّخَذْتُمْ آیاتِ اللَّهِ هُزُواً وَ
غَرَّتْکُمُ الْحَیاةُ الدُّنْیا فَالْیَوْمَ لا یُخْرَجُونَ مِنْها وَ لا هُمْ
یُسْتَعْتَبُونَ ﴾ ۳۵

۳۲۔اسراف گراں اسراف کرنے والے

﴿قالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنی أَعْمی وَ قَدْ کُنْتُ بَصیراً
﴾طه: ۱۲۵ ﴿وَ کَذلِکَ نَجْزی مَنْ أَسْرَفَ وَ لَمْ یُؤْمِنْ بِآیاتِ
رَبِّهِ وَ لَعَذابُ الْآخِرَةِ أَشَدُّ وَ أَبْقی ﴾۱۲۷ ﴿ وَ أَنَّ الْمُسْرِفینَ
هُمْ أَصْحابُ النَّارِ﴾غافر :۴۳

۳۳۔مشرکین

﴿لَقَدْ کَفَرَ الَّذینَ قالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسیحُ ابْنُ مَرْیَمَ وَ
قالَ الْمَسیحُ یا بَنی إِسْرائیلَ اعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّی وَ رَبَّکُمْ إِنَّهُ مَنْ
یُشْرِکْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَیْهِ الْجَنَّةَ وَ مَأْواهُ النَّارُ وَ ما
لِلظَّالِمینَ مِنْ أَنْصارٍ ﴾مائده: ۷۲﴿ذلِکَ مِمَّا أَوْحی إِلَیْکَ
رَبُّکَ مِنَ الْحِکْمَةِ وَ لا تَجْعَلْ مَعَ اللَّهِ إِلهاً آخَرَ فَتُلْقی فی
جَهَنَّمَ مَلُوماً مَدْحُوراً ﴾اسراء: ۳۹﴿إِنَّکُمْ وَ ما تَعْبُدُونَ مِنْ

دُونِ اللَّهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ أَنْتُمْ لَها وارِدُونَ ﴾ انبياء: ۹۸ ﴿وَ قالَ إِنَّما اتَّخَذْتُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَوْثاناً مَوَدَّةَ بَيْنِكُمْ فِي الْحَياةِ الدُّنيا ثُمَّ يَوْمَ الْقِيامَةِ يَكْفُرُ بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ وَ يَلْعَنُ بَعْضُكُمْ بَعْضاً وَ مَأْواكُمُ النَّارُ وَ ما لَكُمْ مِنْ ناصِرِينَ﴾ عنكبوت: ۲۵ ﴿وَ يُعَذِّبَ الْمُنافِقِينَ وَ الْمُنافِقاتِ وَ الْمُشْرِكِينَ وَ الْمُشْرِكاتِ الظَّانِّينَ بِاللَّهِ ظَنَّ السَّوْءِ عَلَيْهِمْ دائِرَةُ السَّوْءِ وَ غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَ لَعَنَهُمْ وَ أَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ وَ ساءَتْ مَصِيراً ﴾فتح: ٦ ﴿إِنَّ اللَّهَ لا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَ يَغْفِرُ ما دُونَ ذلِكَ لِمَنْ يَشاءُ وَ مَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدِ افْتَرى إِثْماً عَظِيماً ﴾نساء: ۴۸

۳۴۔اللہ کی آیات کو جھٹلانے والے

﴿وَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآياتِنا وَ اسْتَكْبَرُوا عَنْها أُولئِكَ أَصْحابُ النَّارِ هُمْ فِيها خالِدُونَ ﴾ اعراف: ۳٦

۳۵۔منکرین قیامت

﴿وَ يَقُولُ الْإِنْسانُ أَ إِذا ما مِتُّ لَسَوْفَ أُخْرَجُ حَيًّا ﴾ مريم: ٦٦ ﴿فَوَ رَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَ الشَّياطِينَ ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا ﴾٦٨ ﴿فَالْيَوْمَ لا يَمْلِكُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ نَفْعاً وَ لا ضَرًّا وَ نَقُولُ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا ذُوقُوا عَذابَ النَّارِ الَّتِي كُنْتُمْ بِها تُكَذِّبُونَ ﴾سبأ: ۴۲ ﴿فَوَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ ﴾طور: ١١، ﴿يَوْمَ يُدَعُّونَ إِلى نارِ جَهَنَّمَ دَعًّا ﴾ ١٣، ﴿هذِهِ

النَّارُ الَّتی کُنتُم بِها تُکَذِّبُونَ ﴾ ۱۴

۳۶۔منافقون

﴿إِنَّ اللَّهَ جامِعُ الْمُنافِقینَ وَ الْکافِرینَ فی جَهَنَّمَ جَمیعاً ﴾ نساء ۱۴۰ ، ﴿إِنَّ الْمُنافِقینَ فِی الدَّرْکِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ وَ لَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصیراً ﴾ ۱۴۵ ﴿وَعَدَ اللَّهُ الْمُنافِقینَ وَ الْمُنافِقاتِ وَ الْکُفَّارَ نارَ جَهَنَّمَ خالِدینَ فیها هِیَ حَسْبُهُمْ وَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ وَ لَهُمْ عَذابٌ مُقیمٌ ﴾ توبه ۶۸ ، ﴿یا أَیُّهَا النَّبِیُّ جاهِدِ الْکُفَّارَ وَ الْمُنافِقینَ وَ اغْلُظْ عَلَیْهِمْ وَ مَأْواهُمْ جَهَنَّمُ وَ بِئْسَ الْمَصیرُ ﴾ ۷۳ ﴿وَ یُعَذِّبَ الْمُنافِقینَ وَ الْمُنافِقاتِ وَ الْمُشْرِکینَ وَ الْمُشْرِکاتِ الظَّانِّینَ بِاللَّهِ ظَنَّ السَّوْءِ عَلَیْهِمْ دائِرَةُ السَّوْءِ وَ غَضِبَ اللَّهُ عَلَیْهِمْ وَ لَعَنَهُمْ وَ أَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ وَ ساءَتْ مَصیراً ﴾ فتح: ۶ ﴿فَالْیَوْمَ لا یُؤْخَذُ مِنْکُمْ فِدْیَةٌ وَ لا مِنَ الَّذینَ کَفَرُوا مَأْواکُمُ النَّارُ هِیَ مَوْلاکُمْ وَ بِئْسَ الْمَصیرُ ﴾ حدید: ۱۵ ﴿أَ لَمْ تَرَ إِلَی الَّذینَ نُهُوا عَنِ النَّجْوی ثُمَّ یَعُودُونَ لِما نُهُوا عَنْهُ وَ یَتَناجَوْنَ بِالْإِثْمِ وَ الْعُدْوانِ وَ مَعْصِیَةِ الرَّسُولِ وَ إِذا جاؤُکَ حَیَّوْکَ بِما لَمْ یُحَیِّکَ بِهِ اللَّهُ وَ یَقُولُونَ فی أَنْفُسِهِمْ لَوْ لا یُعَذِّبُنَا اللَّهُ بِما نَقُولُ حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ یَصْلَوْنَها فَبِئْسَ الْمَصیرُ ﴾ مجادله: ۸ ﴿یا أَیُّهَا النَّبِیُّ جاهِدِ الْکُفَّارَ وَ الْمُنافِقینَ وَ اغْلُظْ عَلَیْهِمْ وَ مَأْواهُمْ جَهَنَّمُ وَ بِئْسَ الْمَصیرُ ﴾ تحریم ۹

۳۷۔قیامت بھولنے والے

﴿فَذُوقُوا بِمَا نَسِيتُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا إِنَّا نَسِينَاكُمْ وَ ذُوقُوا عَذَابَ الْخُلْدِ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ﴾ سجده : ۱۴ ﴿﴾ ص ۲۶ ﴿وَ قِيلَ الْيَوْمَ نَنْسَاكُمْ كَمَا نَسِيتُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا وَ مَأْوَاكُمُ النَّارُ وَ مَا لَكُمْ مِنْ نَاصِرِينَ﴾ جاثيه : ۳۴

۳۸۔عیب جوئی کرنے والے،ہمز و لمز کرنے والے

﴿وَيْلٌ لِكُلِّ هُمَزَةٍ لُمَزَةٍ﴾همزه: ۱ ،﴿الَّذِي جَمَعَ مَالًا وَ عَدَّدَهُ﴾ ۲ ،﴿يَحْسَبُ أَنَّ مَالَهُ أَخْلَدَهُ﴾ ۳،﴿كَلَّا لَيُنْبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ﴾ ۴

الصدعن الجہاد فی سبیل اللہ

توبہ:۸۱احزاب:۱۲مجادلہ:۱۶منافقون

مغضوب اللہ والوں سے دوستی مجادلہ:۱۴

لغو مؤمنون :۴ فرقان :۷۲قصص:۵۵ طور:۲۳ واقعہ :۲۵نبأ :۳۵

غاشیہ:۱۱

لمز توبہ:۷۳

لمزا توبہ:۵۷ حجرات:۱۱۱

لعب انعام :۹۱ زخرف:۸۳طور:۱۲،۱۱معارج:۴۲اعراف: ۵۸توبہ:۱۶۵

انبیاء: دخان:۹

کشاف موضوعی قرآن ج ۳ص ۲۴۴

ا۔قرآن بقرہ :۱۸۵: نساء۸۲ مائدہ :۱۰۱ انعام :۲۹ اعراف :۱۰۱ توبہ :۱۱۱ یونس: ۱۵، ۲۷، ۶۱ یوسف :۲ حجر :۱، ۸۷، ۹۱ نحل :۹۸ اسراء :۶۰، ۸۸، ۸۹ ،۱۰۶ کھف :۵۲ طہ :۲، ۱۱۳، ۱۱۴ فرقان :۳۰ نحل :۱ فرقان ۲۰، ۳۲ نمل :۶ ،۷۶ قصص :۸۵ روم :۵۸ سبأ :۳۱ یٰسین :۲، ۶۹ ص :۱ زمر :۲۷، ۲۹ فصلت :۲۶، ۲۲ شور :۷ زخرف :احقاف :۲۹ محمد ۲ ق :اقمر :۱۷ ق :۲۵ قمر :۱۷، ۲۲، ۳۲ ،۴۰ رحمٰن :۲ واقعہ :۷۷ حشر :۲۱ جن :امزمل :۱۱۲انشقاق ۲۱ مزمل :۳۰ بروج :۲۱

جحیم

جیسا کہ ابن فارس متوفی ۳۹۵ھ ص ۲۱۹ پر لکھتے ہیں جیم، حاء، میم انتہائی حرارت کو کہتا ہے شدت حرارت یہاں سے جحیم بروز فعیل بمعنی مفعول یا فاعل شدت حرارت کی وجہ سے کہا ہے جہاں عاصی جائیں گے وہ انتہائی حد سے زیادہ حرارت ہوگی یہ ان آیات میں آیا ہے

﴿وَ لا تُسئَلُ عَنْ أَصحابِ الْجَحيمِ﴾ اور آپ سے اہلِ جحیم کے بارے میں کوئی سوال نہ کیا جائے گا بقرہ :۱۱۹ ﴿أُولٰئِکَ أَصحابُ الْجَحيمِ﴾ وہ سب کے سب اصحاب جحیم ہیں مائدہ ۱۰، ﴿وَ الَّذينَ كَفَرُوا وَ كَذَّبُوا بِآياتِنا أُولٰئِکَ أَصحابُ الْجَحيمِ﴾ اور جن لوگوں نے کفر اختیار کرلیا اور ہماری آیات کو جھٹلا دیا تو وہ لوگ اصحاب جحیم ہیں ۸۶، ﴿أَنَّهُمْ أَصحابُ الْجَحيمِ﴾ کہ یہ اصحاب جحیم ہیں توبہ :۱۱۳ ﴿وَ الَّذينَ سَعَوْا في آياتِنا مُعاجِزينَ أُولٰئِکَ أَصحابُ الْجَحيمِ

﴾اور جن لوگوں نے ہماری نشانیوں کے بارے میں کوشش کی کہ ہم کو عاجز کردیں وہ سب کے سب جحیم میں جانے والے ہیں حج:۵۱ ﴿وَ بُرِّزَتِ الْجَحِيمُ لِلْغَاوِينَ ﴾ اور جحیم کو گمراہوں کے سامنے کردیا جائے گا شعراء: ۹۱ ﴿وهُمْ إِلى صِراطِ الْجَحِيمِ ﴾ اوران کو جحیم کا راستہ تو بتادو صافات:۲۳، ﴿فَاطَّلَعَ فَرَآهُ فی سَواءِ الْجَحيمِ ﴾ یہ کہہ کہ نگاہ ڈالی تو اسے بیچ جحیم میں دیکھا ۵۵، ﴿إِنَّها شَجَرَةٌ تَخرُجُ فی أَصْلِ الْجَحيمِ ﴾ یہ ایک درخت ہے جو جحیم کی تہہ سے نکلتا ہے ۶۴، ﴿ثُمَّ إِنَّ مَرجِعَهُمْ لَإِلَى الْجَحيمِ ﴾ پھر ان سب کا آخری انجام جحیم ہوگا ۶۸، ﴿قالُوا ابْنُوا لَهُ بُنیاناً فَأَلْقُوهُ فِی الْجَحیمِ ﴾ ان لوگوں نے کہا کہ ایک عمارت بنا کر کر آگ جلا کر انہیں آگ میں ڈال دو ۹۷، ﴿إِلَّا مَنْ هُوَ صالِ الْجَحيمِ ﴾ علاوہ اس کے جس کو جحیم میں جانا ہی ہے ۱۶۳ ﴿وَ قِهِمْ عَذابَ الْجَحيمِ ﴾ اور انہیں جحیم کے عذاب سے بچالے غافر:۷ ﴿خُذُوهُ فَاعْتِلُوهُ إِلى سَواءِ الْجَحيمِ ﴾ اسے پکڑو اور بیچوں بیچ جحیم تک لے جاؤ دخان:۴۷، ﴿وَ وَقاهُمْ عَذابَ الْجَحيمِ ﴾ انہیں جحیم کے عذاب سے محفوظ رکھے گا۔۵۶ ﴿وَ وَقاهُمْ رَبُّهُمْ عَذابَ الْجَحيمِ ﴾ اور خدا انہیں جحیم کے عذاب سے محفوظ رکھے گا طور:۱۸ ﴿وَ تَصْلِيَةُ جَحيمٍ ﴾ اور جحیم میں جھونک دینے کی سزا ہے واقعہ:۹۴ ﴿ثُمَّ الْجَحيمَ صَلُّوهُ ﴾ پھر اسے جحیم میں جھونک دو حاقہ:۳۱ ﴿إِنَّ لَدَيْنا أَنْكالاً وَ جَحيماً ﴾ ہمارے پاس ان کے لئے بیڑیاں اور بھڑکتی ہوئی آگ ہے مزمل:۱۲ ﴿وَ

بُـرِّزَتِ الْـجَـحِـيـمُ لِمَنْ يَرى ﴾اور جحیم کو دیکھنے والوں کے لئے نمایاں کردیا جائے گا نازعات: ۳۶، ﴿فَإِنَّ الْجَحِيمَ هِيَ الْمَأْوى ﴾ جحیم اس کا ٹھکانا ہوگا ۳۹ ﴿وَ إِذَا الْـجَـحِـيـمُ سُعِّـرَتْ ﴾ اور جب جحیم کی آگ بھڑکا دی جائے گی تکویر: ۱۲ ﴿وَ إِنَّ الْـفُـجَّـارَ لَفِی جَحِيمٍ ﴾ اور بدکار افراد جحیم میں ہوں گے انفطار: ۱۴ ﴿ثُمَّ إِنَّهُمْ لَصالُوا الْجَحِيمِ ﴾ پھر اس کے بعد یہ جحیم میں جھونکے جانے والے ہیں مطففین :۱۶ ﴿لَتَرَوُنَّ الْجَحِيمَ ﴾ کہ تم جحیم کو ضرور دیکھو گے تکاثر: ٦

غافر: ۱۷ حاقہ: ۳۰، ۳۲ انسان: ۴ باد سموم لگے گا واقعہ: ۴۱، ۴۲ ضریع کھائے گا ابراہیم: ۱۶ ضریع ایک گیاہ ہے کھانے کو دیں گے غاشیہ: ٦، ۷ جگہ تنگ پڑے گی فرقان ۱۳ سایہ گرم ہوگا واقعہ ۴۳ مرسلات ۳۰ ستون لوہے کا ہوگا ہمزہ ۹ غاشیہ ۵ غساک یکے از عذاب کا نام غساک ہے ص ۵۷ نبأ ۲۴، ۲۵ غسلین پینے کا حاقہ ۳۴ توبہ ۳۵ کھف ۲۹ لوہے کا لجام منہ پے لگائیں گے محشور ہونے والے انسان جھنم جانے والے انسان وجن دونوں سے ہونگے اعراف ۱۸ ھود: ۱۱۹ رعد: ۱۳ ص: ۸۴، ۸۵ ق: ۳۰ العمران: ۱۸۱ حج: ۹، ۲۲ زاریات: ۱۳ بروج: ۱۰ جلد اول ص ۲۰۴

سعیر مادہ سعر سے ہے

مقائیس ابن فارس متوفی ۳۹۵ ھ جلد اول ص ۵۵۷ سین، عین، راء تین حروف سے مرکب اس کلمے کی ایک ہی اصل ہے یدل علی ا شتعال شیء، جلنے کو کہتے ہیں واتقادہ وارتفاعہ شعلہ بلند ہونا، سعیر النار آگ

کے شعلے بلند ہونے کو کہتے ہیں والمسعر الخشب الذی یسعر به مسعر جلنے والا اس لکڑی کو کہتے ہیں جو جلتی۔ (لظی) جہنم کے ناموں میں سے ہے، لام، ظاء، یاء حرف معتل یکےاز نامہائے جھنم کلمہ ہے، آگ کے شعلے کو کہتے ہیں یعنی آگ نے شعلہ دیا جیسا کہ عربی میں آیا ہے نار تلظی ﴿كَلَّا إِنَّها لَظى﴾ ﴿وَ سَيَصْلَوْنَ سَعِيراً﴾ نساء: ۱۰، ﴿وَ كَفى بِجَهَنَّمَ سَعِيراً﴾ ۵۵ ﴿زِدْناهُمْ سَعِيراً﴾ اسراء: ۹۷ ﴿وَ يَهْدِيهِ إِلى عَذابِ السَّعِيرِ﴾ حج: ۴ ﴿لِمَنْ كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ سَعِيراً﴾ فرقان: ۱۱ ﴿يَدْعُوهُمْ إِلى عَذابِ السَّعِيرِ﴾ لقمان: ۲۱ ﴿وَ أَعَدَّ لَهُمْ سَعِيراً﴾ احزاب: ۶۴ سبأ: ۱۲ ﴿مِنْ أَصْحابِ السَّعِيرِ﴾ فاطر: ۶ ﴿وَ فَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ﴾ شوری: ۷ ﴿فَإِنَّا أَعْتَدْنا لِلْكافِرِينَ سَعِيراً﴾ فتح: ۱۳ ﴿إِنَّ الْمُجْرِمِينَ فِي ضَلالٍ وَ سُعُرٍ﴾ قمر: ۴۷ ﴿وَ أَعْتَدْنا لَهُمْ عَذابَ السَّعِيرِ﴾ ملک: ۵، ﴿ما كُنَّا في أَصْحابِ السَّعِيرِ﴾ ۱۰ ﴿فَاعْتَرَفُوا بِذَنْبِهِمْ فَسُحْقاً لِأَصْحابِ السَّعِيرِ﴾ ۱۱ ﴿إِنَّا أَعْتَدْنا لِلْكافِرِينَ سَلاسِلَ وَ أَغْلالاً وَ سَعِيراً﴾ دھر: ۴ ﴿وَ يَصْلى سَعِيراً﴾ انشقاق: ۱۲.

جھنم کے ناموں میں سے حطمہ ہے:

حاء، طاء، میم کسی چیز کے ٹوٹنے کو کہتا ہے۔ راغب اصفہانی نے کہا ہے حطمہ کسر الشیء الحطم گاس پھوس جس طرح سے جلتی ہے

یعنی جلد ٹوٹنے والے کو کہتے ہیں جیسا کہ نمل آیت ۱۸ میں آیا ھے
﴿ لا یَحطِمَنَّکُم سُلَیمانُ وَ جُنودُهُ ﴾ جھنم کے ناموں میں سے
ایک حطمہ ہے چونکہ جھنم لفظ سے نہیں نکلتا لیکن یہاں اللہ کی مراد جھنم ہے
﴿وَ ما أَدراکَ مَا الحُطَمَةُ﴾ آپ کیا جانے حطمہ کیا ہے ﴿ نار اللّهِ
المُوقَدَةُ﴾ همزه : ٦ ، اسی سے حطیم بنی ہے حجرہ اسماعیل ومقام ابراہیم
کے درمیان کو حطیم کہتے ہیں. ﴿کَلَّا إِنَّها لَظی﴾
معارج: ۱۵ ﴿فَأَنذَرتُکُم ناراً تَلَظّی﴾ اللیل : ۱۴

۵۔نام سقر

﴿ وُجُوهِهِم ذُوقُوا مَسَّ سَقَرَ﴾قمر :۴۸ ﴿سَأُصلیهِ سَقَرَ
﴾ مدثر: ۲۶، ﴿وَ ما أَدراکَ ما سَقَرُ ﴾۲۷ ،﴿ما سَلَکَکُم فی
سَقَرَ ﴾ ۴۲

۸۔ھاویہ جھنم کو ھاویہ بھی کہتے ہیں

﴿وَ أَمَّا مَن خَفَّت مَوازینُهُ﴾قارعه:۸ ﴿فَأُمُّهُ هاوِیَةٌ ﴾ ۹

جنت

قرآن کریم میں قیامت میں عباد الصالحین مؤمنین بآخرت مؤمنین کی قیام گاہ کا نام جنت آیا ہے۔کلمہ جن ،جنۃ ،جنات سب ایک مادے سے ہیں۔مقائیس ج ا ص ۲۱۵ پر ہے" اصل واحد و هو الستر "جنت بستان باغات کو بھی کہتے ہیں جو درختوں کی شاخوں سے ڈھانپے ہوتے ہیں،عرب بڑے قد نخل والے باغ کو جنت کہتے تھے اسی طرح عورتوں کے

شکم میں موجود بچے کو بھی جنین کہتے ہیں اسی مادے سے جن بنا ہے،۔اسی سے ستر ڈھال کو مجن کہتے ہیں۔رات کو جن الیل کہتے ہیں کلمہ جنت بھی اسی مادے سے بنا ہے جہاں اللہ کی الوھیت ربوبیت کو ماننے والوں کو بسائیں گے، قیامت کے حساب واعمال سے فارغ ہونے کے بعد اہل ایمان خالص والوں کے قیام گاہوں کو جنات کہا ہے۔کتاب وجوہ ونظائر دامغانی ص۱۵۲ پر لکھتے ہیں قرآن میں جنت جہاں مومنین کی قیام گاہیں ہونگی کے بارے میں آیا ہے یہ جگہ بہت درختوں کے تنوں شاخوں پتوں سے ڈھانپی ہوگی اوراس کے نیچے دودھ شہد کی نہریں ہوں گی۔

یہ جنت کہاں قائم ہوگی کہتے ہیں جنت جو اللہ نے مؤمنین کو وعدہ دیا ہے سات آسمانوں کے اوپر عرش الٰہی کے نیچے واقع ہوگی،اس کی چھت عرش کے نیچے ہوگی،عرش کل سماوات سے زیادہ وسیع ہے جیسا کہ﴿وَ سارِعُوا إِلى مَغْفِرَةٍ مِنْ رَبِّكُمْ وَ جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّماواتُ وَ الْأَرْضُ أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقينَ﴾ اوراپنے پروردگار کی مغفرت اوراس جنّت کی طرف سبقت کرو جس کی وسعت زمین وآسمان کے برابر ہے اوراسے ان صاحبان تقوٰی کے لئے مہیاّ کیا ہے عمران:۱۳۳ میں آیا ہے جنت کے سو درجات ہیں درمیان بین السماء والارض ہر درجے ایسے نعمت ہے جو نیچے والے میں نہیں ہونگے جنت میں منازل ہے قصور ہے اس کی اینٹیں ذھب وفضہ سے بنی ہونگیں اوراینٹوں کے درمیان مسک وعنبر ہیں، کمرے لؤلؤ سے بنے ہیں ان کے نیچے نہریں باغات عسل مصفی دودھ ہے اوروسایل ذرائع زندگی تعریف

ممکن نہیں جیسا کہ ﴿وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاعِمَةٌ﴾ اور کچھ چہرے تر و تازہ ہوں گے غاشیہ:۸، ﴿لِسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ﴾ اپنی محنت و ریاضت سے خوش ۹، ﴿فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ﴾ بلندترین جنت میں ۱۰، ﴿لَا تَسْمَعُ فِيهَا لَاغِيَةً﴾ جہاں کوئی لغو آواز نہ سنائی دے ۱۱ ﴿فِيهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ﴾ وہاں چشمے جاری ہوں گے ۱۲، ﴿فِيهَا سُرُرٌ مَرْفُوعَةٌ﴾ وہاں اونچے اونچے تخت ہوں گے ۱۳، ﴿وَأَكْوَابٌ مَوْضُوعَةٌ﴾ اور اطراف میں رکھے ہوئے پیالے ہوں گے ۱۴ ﴿وَنَمَارِقُ مَصْفُوفَةٌ﴾ اور قطار سے لگے ہوئے گاؤ تکیے ہوں گے ۱۵، ﴿وَزَرَابِيُّ مَبْثُوثَةٌ﴾ ۱۶، اور بچھی ہوئی بہترین مسندیں ہوں گی ۱۶ ہر ایک کی منازل ایک سے دوسرے میں سو درجے کے ہے ایک دوسرے سے ملنے ملاقات کے لئے جاتے ہیں جس طرح دنیا میں نقل و انتقال کے وسائل موجود ہیں جس طرح پیغمبر اکرم اسراء کے موقع پر جس سواری پر سوار ہوئے تھے۔

﴿مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ فِيهَا أَنْهَارٌ مِنْ مَاءٍ غَيْرِ آسِنٍ وَأَنْهَارٌ مِنْ لَبَنٍ لَمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُ وَأَنْهَارٌ مِنْ خَمْرٍ لَذَّةٍ لِلشَّارِبِينَ﴾ محمد: ۱۵ ﴿وَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ﴾ طور: ۲۵، ﴿قَالُوا إِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِي أَهْلِنَا مُشْفِقِينَ﴾ ۲۶، ﴿فَمَنَّ اللَّهُ عَلَيْنَا وَوَقَانَا عَذَابَ السَّمُومِ﴾ ۲۷، ﴿إِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلُ نَدْعُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيمُ﴾ ۲۸ ﴿إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَنَهَرٍ﴾ قمر: ۵۴ ﴿وَقَفَّيْنَا عَلَى آثَارِهِمْ بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ

مُصَدِّقاً لِما بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْراةِ وَ آتَيْناهُ الْإِنْجيلَ فيهِ هُدىً وَ نُورٌ وَ مُصَدِّقاً لِما بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْراةِ وَ هُدىً وَ مَوْعِظَةً لِلْمُتَّقينَ ﴾ مائده: ۴۶، ﴿وَ لْيَحْكُمْ أَهْلُ الْإِنْجيلِ بِما أَنْزَلَ اللَّهُ فيهِ وَ مَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِما أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولئِكَ هُمُ الْفاسِقُونَ ﴾۴۷ ﴿وَ اصْبِرْ عَلى ما يَقُولُونَ وَ اهْجُرْهُمْ هَجْراً جَميلاً ﴾مزمل : ۱۰ ﴿لِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنا مَنْسَكاً هُمْ ناسِكُوهُ فَلا يُنازِعُنَّكَ فِي الْأَمْرِ وَ ادْعُ إِلى رَبِّكَ إِنَّكَ لَعَلى هُدىً مُسْتَقيمٍ ﴾حج: ۶۷ ﴿إِنَّ الَّذينَ آمَنُوا وَ الَّذينَ هادُوا وَ النَّصارى وَ الصَّابِئينَ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ وَ عَمِلَ صالِحاً فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَ لا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴾بقره: ۶۲ ﴿وَ إِنَّ مِنْ أَهْلِ الْكِتابِ لَمَنْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَ ما أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ وَ ما أُنْزِلَ إِلَيْهِمْ خاشِعينَ لِلَّهِ لا يَشْتَرُونَ بِآياتِ اللَّهِ ثَمَناً قَليلاً أُولئِكَ لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ إِنَّ اللَّهَ سَريعُ الْحِسابِ ﴾ عمران : ۱۹۹ ﴿وَ لا تُجادِلُوا أَهْلَ الْكِتابِ إِلاَّ بِالَّتي هِيَ أَحْسَنُ إِلاَّ الَّذينَ ظَلَمُوا مِنْهُمْ وَ قُولُوا آمَنَّا بِالَّذي أُنْزِلَ إِلَيْنا وَ أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ وَ إِلهُنا وَ إِلهُكُمْ واحِدٌ وَ نَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ ﴾عنكبوت : ۴۶

مقام ناجی

ناجی و عاملین کے ٹھکانے قیام گاہ کے اسماء جنت، جنت الخلد، جنات عدن ،جنت المأوی ،دار الآخرہ ،دار السلام دار المتقین ، دار المقامۃ ،

الفردوس، المقام الامین،

مسافت وسعت انواع نعمت ازواج، اشجار، اصدقاء الحسنی ، اماکن ، انہار، تحیات، حدائق، خدمت، خلود، دنو القطوف ، یعنی میوہ جات نزدیک ، دوام نعم ، رضوان اللہ، تکیہ گاہیں، سرور، ظروف، سیر گاہ چشمے، فرش، قصور، مأکولات، فواکہ، لحوم، اشتہاء انفس، دیکھنے میں لذت آور، ماحول سلامت و صفا، مشروبات، خمر، شراب طہور، عسل مصفا، لبن دودھ آب خالص ماء معین ملبوسات، استبرق، حریر، سندس، نعمتھائے قابل تعریف، وسائط، تکیہ گاہ۔

۱ . **جنت صرف جنت** ﴿أُولئِکَ أَصْحابُ الْجَنَّةِ﴾ بقرہ ۸۲ ، ﴿وَ قالُوا لَنْ یَدْخُلَ الْجَنَّةَ﴾ ۱۱۱ ، ﴿أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ﴾ ۲۱۴ ﴿وَ اللَّهُ یَدْعُوا إِلَی الْجَنَّةِ﴾ ۲۲۱ ﴿وَ جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّماواتُ وَ الْأَرْض﴾ عمران ۱۳۳ ، ﴿أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّة﴾ ۱۴۲ ﴿وَ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ﴾ ۱۸۵ ﴿فَأُولئِکَ یَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ﴾ نساء ۱۲۴ ﴿فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَیْهِ الْجَنَّةَ﴾ مائدہ ۷۲ ﴿وَ لا یَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ﴾ اعراف ۴۰ ، ﴿أُولئِکَ أَصْحابُ الْجَنَّةِ﴾ ۴۲ ، ﴿وَ نُودُوا أَنْ تِلْکُمُ الْجَنَّةُ﴾ ۴۳ ، ﴿وَ نادی أَصْحابُ الْجَنَّةِ أَصْحابَ النَّار﴾ ۴۴ ، ﴿وَ نادَوْا أَصْحابَ الْجَنَّة﴾ ۴۶ ، ﴿ادْخُلُوا الْجَنَّة﴾ ۴۹ ﴿بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ﴾ توبہ ۱۱۱ ﴿أُولئِکَ أَصْحابُ الْجَنَّةِ﴾ ہود ۲۳

۲۔ جنت خلد

﴿ أَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ الَّتی وُعِدَ الْمُتَّقُونَ﴾ فرقان ۱۵

۳۔ جنت عدن

﴿ جَنَّاتٍ تَجْری مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهارُ خالِدینَ فیها وَ مَساکِنَ طَیِّبَةً فی جَنَّاتِ عَدْنٍ﴾توبہ : ۷۲﴿جَنَّاتُ عَدْنٍ یَدْخُلُونَها ﴾ رعد :۲۳ ﴿جَنَّاتُ عَدْنٍ یَدْخُلُونَها ﴾ نحل ۳۱ ﴿أُولئِکَ لَهُمْ جَنَّاتُ عَدْنٍ تَجْری مِنْ تَحْتِهِمُ الْأَنْها﴾کهف ۳۱ ﴿جَنَّاتِ عَدْنٍ الَّتی وَعَدَ الرَّحْمنُ عِبادَهُ بِالْغَیْبِ﴾مریم ۶۱ ﴿جَنَّاتُ عَدْنٍ تَجْری مِنْ تَحْتِهَا﴾ طه : ۷۶﴿جَنَّاتُ عَدْنٍ یَدْخُلُونَها﴾ فاطر: ۳۳﴿جَنَّاتِ عَدْنٍ مُفَتَّحَةً لَهُمُ الْأَبْوابُ﴾ ص: ۵۰ ﴿وَ أَدْخِلْهُمْ جَنَّاتِ عَدْنٍ﴾غافر :۸

۴۔ جنت عالیہ

﴿فی جَنَّةٍ عالِیَةٍ ﴾ حاقہ:۲۲﴿فی جَنَّةٍ عالِیَةٍ ﴾ غاشیہ:۱۰

۵۔ جنت ماویٰ

﴿عِنْدَها جَنَّةُ الْمَأْوى ﴾ نجم :۱۵ ﴿ وَ لَأَدْخَلْناهُمْ جَنَّاتِ النَّعیمِ﴾ مائده :۶۵ ﴿ فی جَنَّاتِ النَّعیمِ ﴾حج :۵۶﴿وَ اجْعَلْنی مِنْ وَرَثَةِ جَنَّةِ النَّعیمِ ﴾ شعراء: ۸۵ لقمان :۸ صافات :۴۳ ﴿فی جَنَّاتِ النَّعیمِ ﴾ واقعه: ۱۲ قلم :۳۴ معارج

:۳۸بقرہ : ۹۴

۶۔جنات نعیم

﴿ وَ لَأَدْخَلْناهُمْ جَنَّاتِ النَّعيم﴾مائدہ: ۶۵﴿ فی جَنَّاتِ النَّعيمِ ﴾ یونس: ۹ ﴿ فی جَنّاتِ النّعيمِ ﴾حج: ۵۶ ﴿ وَ اجْعَلْنی مِنْ وَرَثَةِ جَنَّةِ النَّعيمِ ﴾شعراء: ۸۵ ﴿إِنَّ الَّذينَ آمَنُوا وَ عَمِلُوا الصَّالِحاتِ لَهُمْ جَنَّاتُ النَّعيمِ ﴾لقمان :۸ ﴿في جَنَّاتِ النَّعيم﴾صافات:۴۳﴿في جَنَّاتِ النَّعيمِ ﴾ واقعه: ۱۲ ﴿ إِنَّ لِلْمُتَّقينَ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنَّاتِ النَّعيمِ ﴾ قلم: ۳۴﴿ أَنْ يُدْخَلَ جَنَّةَ نَعيمٍ ﴾ معارج: ۳۸

۷۔دارالآخرہ

بقرہ :۹۴ انعام :۳۲ اعراف :۱۶۰ یوسف :۱۰۹ نحل :۳۲ قصص :۷۶

۸۔فسطاط دارالسلام

انعام :۱۲۷ یونس :۲۵

۹۔دارالمتقین ﴿وَ لَنِعْمَ دارُ الْمُتَّقينَ ﴾

نحل :۳۰ ﴿﴾فاطر: ۳۵﴿﴾ کهف: ۸

۱۰۔دارالمقامۃ

﴿الَّذی أَحَلَّنا دارَ الْمُقامَةِ مِنْ فَضْلِهِ ﴾ فاطر :۳۵

۱۱۔جنات الفردوس

﴿كَانَتْ لَهُمْ جَنَّاتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلاً﴾ كهف ۱۰۷
﴿الَّذِينَ يَرِثُونَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ﴾ مؤمنون : ۱۱

۱۲۔مقام امین

﴿إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي مَقَامٍ أَمِينٍ﴾ دخان: ۵۱

۱۳۔وسعت جنت اس کا عرض آسمان وزمین کے برابر ہے

﴿وَ جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَاوَاتُ وَ الْأَرْضُ أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِينَ﴾
عمران : ۱۳۳

اھل جنت کی صفت متساویہ ہونا ہے چنانچہ تقریبا ۳۳ سال کی عمر ہے جہاں حسن و جمال میں اضافہ ہوتا ہے جس طرح مصر میں یوسف دیکھنے کے بعد عورتوں نے اپنے ہاتھ کاٹے اور کہا یہ بشر نہیں ہے۔

۱۴۔نعمتیں ازواج مطہرہ

﴿﴾ بقرہ : ۵۲ ﴿لِلَّذِينَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَ أَزْوَاجٌ مُطَهَّرَةٌ﴾ عمران: ۱۵ ﴿وَ عِنْدَهُمْ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ عِينٌ﴾ صافات: ۴۸، ﴿كَأَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَكْنُونٌ﴾ ۴۹ ﴿وَ عِنْدَهُمْ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ أَتْرَابٌ﴾ ص : ۵۲ ﴿كَذَلِكَ وَ زَوَّجْنَاهُمْ بِحُورٍ عِينٍ﴾ دخان : ۵۴ ﴿فِيهِنَّ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَ لَا جَانٌّ﴾ رحمٰن ۵۶:

۱۵۔حور

﴿حُورٌ مَقْصُوراتٌ فِى الْخِيامِ ﴾رحمٰن : ۷۲﴿وَ حُورٌ عِينٌ ﴾ واقعه : ۲۲ ،﴿كَأَمْثالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُونِ ﴾۲۳ ،﴿إِنّا أَنْشَأْناهُنَّ إِنْشاءً ﴾ ۳۵ ،﴿فَجَعَلْناهُنَّ أَبْكاراً ﴾۳۶،﴿عُرُباً أَتْراباً ﴾۳۷

۱۶۔اشجار

﴿فيها فاكِهَةٌ وَ النَّخْلُ ذاتُ الْأَكْمامِ ﴾ رحمٰن : ۱۱ ﴿﴾،۷۸﴿فى سِدْرٍ مَخْضُودٍ ﴾واقعه: ۲۸،﴿وَ طَلْحٍ مَنْضُودٍ ﴾ ۲۹ ﴿حَدائِقَ وَ أَعْناباً ﴾ نبأ : ۳۲

۱۷۔احسن مقیلا

﴿أَصْحابُ الْجَنَّةِ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مُسْتَقَرًّا وَ أَحْسَنُ مَقيلاً ﴾ فرقان:۲۴

۱۸۔جائے امن وامان ہونگے کسی قسم کی خوف وخطر نہیں ہوگا

﴿ الَّذينَ أَقْسَمْتُمْ لا يَنالُهُمُ اللَّهُ بِرَحْمَةٍ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ لا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَ لا أَنْتُمْ تَحْزَنُونَ ﴾اعراف: ۴۹ ﴿أَلا إِنَّ أَوْلِياءَ اللَّهِ لا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لا هُمْ يَحْزَنُونَ﴾يونس: ۶۲ ﴿ادْخُلُوها بِسَلامٍ آمِنينَ ﴾ حجر :۴۶ ﴿لا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْأَكْبَرُ وَ تَتَلَقَّاهُمُ الْمَلائِكَةُ هذا يَوْمُكُمُ الَّذى كُنْتُمْ تُوعَدُونَ﴾ انبياء :۱۰۳ ﴿إِلَّا مَنْ آمَنَ وَ عَمِلَ صالِحاً فَأُولئِكَ لَهُمْ جَزاءُ الضِّعْفِ بِما عَمِلُوا وَ هُمْ فِى الْغُرُفاتِ آمِنُونَ ﴾سبأ :۳۷ ﴿إِنَّ الْمُتَّقينَ فى مَقامٍ أَمينٍ ﴾دخان : ۵۱ ﴿يَدْعُونَ فيها بِكُلِّ فاكِهَةٍ

آمِنینَ ﴾ ۵۵ ﴿وَ بَشِّرِ الَّذینَ آمَنُوا وَ عَمِلُوا الصَّالِحاتِ أَنَّ لَهُمْ
جَنَّاتٍ تَجْری مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهارُ كُلَّما رُزِقُوا مِنْها مِنْ ثَمَرَةٍ رِزْقاً
قالُوا هذَا الَّذی رُزِقْنا مِنْ قَبْلُ وَ أُتُوا بِهِ مُتَشابِهاً وَ لَهُمْ فیها
أَزْواجٌ مُطَهَّرَةٌ وَ هُمْ فیها خالِدُونَ ﴾ بقره :۲۵ ﴿قُلْ أَ أُنَبِّئُكُمْ
بِخَيْرٍ مِنْ ذلِكُمْ لِلَّذینَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنَّاتٌ تَجْری مِنْ تَحْتِهَا
الْأَنْهارُ خالِدینَ فیها وَ أَزْواجٌ مُطَهَّرَةٌ وَ رِضْوانٌ مِنَ اللَّهِ ﴾
عمران :۱۵ ، ﴿أُولئِكَ جَزاؤُهُمْ مَغْفِرَةٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَ جَنَّاتٌ
تَجْری مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهارُ خالِدینَ فیها وَ نِعْمَ أَجْرُ الْعامِلینَ ﴾
۱۳۶ ، ﴿فَاسْتَجابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ أَنِّی لا أُضیعُ عَمَلَ عامِلٍ مِنْكُمْ
مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثى بَعْضُكُمْ مِنْ بَعْضٍ فَالَّذینَ هاجَرُوا وَ أُخْرِجُوا
مِنْ دِیارِهِمْ وَ أُوذُوا فی سَبیلی وَ قاتَلُوا وَ قُتِلُوا لَأُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ
سَيِّئاتِهِمْ وَ لَأُدْخِلَنَّهُمْ جَنَّاتٍ تَجْری مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهارُ ثَواباً مِنْ
عِنْدِ اللَّهِ وَ اللَّهُ عِنْدَهُ حُسْنُ الثَّوابِ﴾۱۹۵

۱۹۔ جنت دارالخلد ہے جو اسمیں داخل ہوتے ہیں نکلیں گے نہیں

﴿ وَ هُمْ فیها خالِدُونَ ﴾ بقره :۲۵ ،﴿ أُولئِكَ أَصْحابُ
الْجَنَّةِ هُمْ فیها خالِدُونَ ﴾ ۸۲ ﴿وَ جَنَّاتٌ تَجْری مِنْ تَحْتِهَا
الْأَنْهارُ خالِدینَ فیها﴾عمران :۱۵

۲۰۔ مأکولات ہر قسم کے پھل ہونگے

﴿وَ لَهُمْ فیها مِنْ كُلِّ الثَّمَراتِ وَ مَغْفِرَةٌ مِنْ رَبِّهِمْ ﴾محمد

:۱۵﴿وَ أَمۡدَدۡنٰاهُمۡ بِفاکِهَةٍ وَ لَحۡمٍ مِمَّا یَشۡتَهُونَ ﴾طور:۲۲رحمٰن :۱۱
،۵۲،۶۸ واقعہ۲۰،۳۲،۳۷ مرسلات :۴۲ نبأ :۳۲

جنت میں کون جائیں گے

جنت میں جانے والے ابرار،توبہ کرنے والے ،اوّاب، تارک شہوات،ایمان میں ثابت قدم والے،نماز کی پابندی کرنے والے،شہویات سے بچنے والے، بدترین حساب سے ڈرنے والے،امانات،عہد و پیمان کا پابند کرنے والے، خیرات میں سبقت کرنے والے،صابرون صبر کرنے والے،صادقون،سچائی والے،زکاۃ دینے والے،مؤمنین،دشمنان اللہ سے برائت چاہنے والے،متقین، اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے،مخلصین محسنین،اپنے نفس کو پاک رکھنے والے،قیامت کی تصدیق کرنے والے ،اللہ کی راہ میں کھانا دینے والے،اللہ رسول کی اطاعت کرنے والے،لغو بے ھودہ عمل سے پاک رہنے والے،نماز قائم کرنے والے،اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والے،صلہ ارحام کرنے والے،

۱۔ابرار لوگ

﴿إِنَّ الۡأَبۡرارَ یَشۡرَبُونَ مِنۡ کَأۡسٍ کانَ مِزاجُها کافُورا﴾ انسان :۵،﴿عَیۡناً یَشۡرَبُ بِها عِبادُ اللَّهِ یُفَجِّرُونَها تَفۡجیراً ﴾ ۶ ﴿إِنَّ الۡأَبۡرارَ لَفی نَعیمٍ﴾ انفطار: ۱۳ ﴿﴾

۲۔توبہ کنندگان

﴿وَ أُزۡلِفَتِ الۡجَنَّةُ لِلۡمُتَّقینَ غَیۡرَ بَعیدٍ ﴾ ق : ۳۱،﴿هذا

ما تُوعَدُونَ لِكُلِّ أَوَّابٍ حَفِيظٍ﴾ ۳۲ ﴿إِلَّا مَنْ تابَ وَ آمَنَ وَ عَمِلَ صالِحاً فَأُولئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ﴾ مريم : ۶۰

۳۔خواہشات نفسانی چھوڑنے والے

﴿وَ أَمَّا مَنْ خافَ مَقامَ رَبِّهِ وَ نَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوى﴾ نازعات: ۴۰ ،﴿فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوى﴾ ۱

۴۔ایمان میں استقامت کرنے والے

﴿نَحْنُ أَوْلِياؤُكُمْ فِي الْحَياةِ الدُّنْيا وَ فِي الْآخِرَةِ وَ لَكُمْ فِيها ما تَشْتَهِي أَنْفُسُكُمْ وَ لَكُمْ فِيها ما تَدَّعُونَ﴾ فصلت ۳۱ ﴿إِنَّ الَّذِينَ قالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقامُوا فَلا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لا هُمْ يَحْزَنُونَ﴾ احقاف ۱۳ ،﴿أُولئِكَ أَصْحابُ الْجَنَّةِ خالِدِينَ فِيها جَزاءً بِما كانُوا يَعْمَلُونَ﴾ ۱۴

۵۔نماز پر پابندی کرنے والے

﴿وَ الَّذِينَ هُمْ عَلى صَلَواتِهِمْ يُحافِظُونَ﴾ مؤمنون : ۹ ،﴿أُولئِكَ هُمُ الْوارِثُونَ﴾ ۱۰ ،﴿الَّذِينَ يَرِثُونَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيها خالِدُونَ﴾ ۱۱ ﴿وَ الَّذِينَ هُمْ عَلى صَلاتِهِمْ يُحافِظُونَ﴾ معارج: ۳۴ ،﴿أُولئِكَ فِي جَنَّاتٍ مُكْرَمُونَ﴾ ۳۵

۶۔فعل فواحش سے اجتناب کرنے والے

﴿وَ الَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حافِظُونَ﴾ مؤمنون : ۵ ،﴿أُولئِكَ هُمُ الْوارِثُونَ﴾ ۱۰ ،﴿الَّذِينَ يَرِثُونَ الْفِرْدَوْسَ

هُمْ فيها خالِدُونَ ﴾ ۱۱ ﴿وَ الَّذينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حافِظُونَ﴾معارج : ۲۹ ،﴿أُولئِكَ فی جَنَّاتٍ مُكْرَمُونَ ﴾ ۳۵

۷۔قیامت کے حساب سے ڈرنے والے

﴿وَ الَّذينَ يَصِلُونَ ما أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَ يَخافُونَ سُوءَ الْحِسابِ ﴾رعد : ۲۱ ،﴿وَ الَّذينَ صَبَرُوا ابْتِغاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَ أَقامُوا الصَّلاةَ وَ أَنْفَقُوا مِمَّا رَزَقْناهُمْ سِرًّا وَ عَلانِيَةً وَ يَدْرَؤُنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ أُولئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ﴾ ۲۲ ،﴿جَنَّاتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَها وَ مَنْ صَلَحَ مِنْ آبائِهِمْ وَ أَزْواجِهِمْ وَ ذُرِّيَّاتِهِمْ وَ الْمَلائِكَةُ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِمْ مِنْ كُلِّ بابٍ﴾ ۲۳ ﴿وَ الَّذينَ هُمْ مِنْ عَذابِ رَبِّهِمْ مُشْفِقُونَ﴾معارج : ۲۷ ،﴿وَ الَّذينَ هُمْ لِأَماناتِهِمْ وَ عَهْدِهِمْ راعُونَ ﴾ ۳۲

۸۔اللہ سے ڈرنے والے

رعد: ۲۱ ،﴿وَ الَّذينَ يَصِلُونَ ما أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَ يَخافُونَ سُوءَ الْحِسابِ ﴾رعد : ۲۱ ،﴿وَ الَّذينَ صَبَرُوا ابْتِغاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَ أَقامُوا الصَّلاةَ وَ أَنْفَقُوا مِمَّا رَزَقْناهُمْ سِرًّا وَ عَلانِيَةً وَ يَدْرَؤُنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ أُولئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ﴾

۹۔نماز میں پابندی کرنے والے

﴿إِلاَّ الْمُصَلِّينَ ﴾ معارج : ۲۲ ،﴿الَّذينَ هُمْ عَلى صَلاتِهِمْ

دائِمُونَ ﴾ ۲۳ ،﴿لِلسَّائِلِ وَ الْمَحْرُومِ﴾ ۲۵ ﴿أُولئِکَ فی جَنَّاتٍ مُکْرَمُونَ﴾ ۳۵

۱۰۔برائی کے بدلے نیکی کرنے والے

﴿وَ الَّذِينَ صَبَرُوا ابْتِغاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَ أَقامُوا الصَّلاةَ وَ أَنْفَقُوا مِمَّا رَزَقْناهُمْ سِرًّا وَ عَلانِيَةً وَ يَدْرَؤُنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ أُولئِکَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ﴾ رعد : ۲۲

۱۱۔امانت داری کرنے والے عہد و پابندی کرنے والے

﴿﴾۸،۱۰،۱۱ ﴿وَ الَّذينَ هُمْ لِأَماناتِهِمْ وَ عَهْدِهِمْ راعُونَ﴾ معارج: ۳۲ ،﴿أُولئِکَ فی جَنَّاتٍ مُکْرَمُونَ﴾ ۳۵

۱۲۔کار خیر میں سبقت کرنے والے

﴿ الَّذينَ يُنْفِقُونَ فِي السَّرَّاءِ وَ الضَّرَّاءِ وَ الْكاظِمينَ الْغَيْظَ وَ الْعافينَ عَنِ النَّاسِ وَ اللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنينَ ﴾ عمران: ۱۳۷ ﴿ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتابَ الَّذينَ اصْطَفَيْنا مِنْ عِبادِنا فَمِنْهُمْ ظالِمٌ لِنَفْسِهِ وَ مِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ وَ مِنْهُمْ سابِقٌ بِالْخَيْراتِ بِإِذْنِ اللَّهِ ذلِکَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبيرُ ﴾فاطر: ۳۲،﴿جَنَّاتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَها يُحَلَّوْنَ فيها مِنْ أَساوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَ لُؤْلُؤاً وَ لِباسُهُمْ فيها حَريرٌ ﴾۳۳ ﴿وَ السَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهاجِرينَ وَ الْأَنْصارِ وَ الَّذينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوا عَنْهُ وَ أَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْري تَحْتَهَا الْأَنْهارُ خالِدينَ فيها أَبَداً

ذلِکَ الْفَوْزُ الْعَظِیمُ﴾توبہ: ۱۰۰ ﴿سابِقُوا إِلی مَغْفِرَةٍ مِنْ رَبِّکُمْ وَ جَنَّةٍ عَرْضُها کَعَرْضِ السَّماءِ وَ الْأَرْضِ أُعِدَّتْ لِلَّذِینَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَ رُسُلِهِ ذلِکَ فَضْلُ اللَّهِ یُؤْتِیهِ مَنْ یَشاءُ وَ اللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیمِ﴾ حدید: ۲۱ ﴿وَ السَّابِقُونَ السَّابِقُونَ﴾ واقعہ: ۱۰ ﴿أُولئِکَ الْمُقَرَّبُونَ﴾ ۱۱ ﴿فی جَنَّاتِ النَّعیمِ﴾ ۱۲

۱۳۔صبر کرنے والے

﴿وَ الَّذینَ صَبَرُوا ابْتِغاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَ أَقامُوا الصَّلاةَ وَ أَنْفَقُوا مِمَّا رَزَقْناهُمْ سِرًّا وَ عَلانِیَةً وَ یَدْرَؤُنَ بِالْحَسَنَةِ السَّیِّئَةَ أُولئِکَ لَهُمْ عُقْبَی الدَّارِ﴾رعد: ۲۲

۱۴۔سچائی قائم کرنے والے

﴿قالَ اللَّهُ هذا یَوْمُ یَنْفَعُ الصَّادِقینَ صِدْقُهُمْ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْری مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهارُ خالِدینَ فیها أَبَداً رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوا عَنْهُ ذلِکَ الْفَوْزُ الْعَظیمُ﴾ مائدہ: ۱۱۹

۱۵۔زکات دینے والے

﴿وَ الَّذینَ هُمْ لِلزَّکاةِ فاعِلُونَ﴾مؤمنون: ۴، ﴿أُولئِکَ هُمُ الْوارِثُونَ﴾ ۱۰، ﴿الَّذینَ یَرِثُونَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فیها خالِدُونَ﴾ ۱۱ ﴿﴾بقرہ: ۳۴ ﴿﴾اعراف: ۴۲، ۴۷ ﴿وَ یُؤْتُونَ الزَّکاةَ وَ یُطیعُونَ اللَّهَ وَ رَسُولَهُ أُولئِکَ سَیَرْحَمُهُمُ اللَّهُ﴾توبہ: ۷۱ ﴿﴾یونس: ۹ ﴿إِنَّ الَّذینَ آمَنُوا وَ عَمِلُوا

الصَّالِحاتِ وَ أَخبَتُوا إِلی رَبِّهِمُ أُولئِکَ أَصحابُ الْجَنَّةِ هُمُ فيها خالِدُونَ﴾ هود: ۲۳

۱۶۔جنت میں جانے والے ابرار ہے

﴿إِنَّ الأَبرارَ يَشرَبُونَ مِنُ كَأْسٍ كانَ مِزاجُها كافُوراً ﴾ ۵ ﴿عَيْناً يَشْرَبُ بِها عِبادُ اللَّهِ يُفَجِّرُونَها تَفْجيراً﴾ سوره انسان آیت: ۵، ۶ ﴿إِنَّ الأَبرارَ لَفی نَعيمٍ ﴾ انفطار: ۱۳﴿وَ ما أَدراكَ ما عِلِّيُّونَ ﴾۱۹﴿كِتابٌ مَرُقُومٌ ﴾۲۰﴿يَشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُونَ ﴾۲۱﴿إِنَّ الْأَبْرارَ لَفي نَعيمٍ ﴾ مطففین: ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲

۱۷۔اوابون توبہ کرنے والے

﴿وَ أُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقينَ غَيْرَ بَعيدٍ ﴾﴿هذا ما تُوعَدُونَ لِكُلِّ أَوَّابٍ حَفيظٍ ﴾ سوره ق آیت: ۳۱، ۳۲

۱۸۔توبہ کرنے والے

﴿إِلَّا مَنْ تابَ وَ آمَنَ وَ عَمِلَ صالِحاً فَأُولئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَ لا يُظْلَمُونَ شَيْئاً ﴾ سوره مریم آیت: ۶۰

۱۹۔خواہشات نفسانی چھوڑنے والے

﴿وَ أَمَّا مَنْ خافَ مَقامَ رَبِّهِ وَ نَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوى ﴾ ﴿فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوى ﴾ سوره نازعات آیت: ۴۰، ۴۱

۲۰۔ایمان پر ثابت قدم رہنے والے

﴿إِنَّ الَّذينَ قالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ

الْـمَـلائِـكَةُ أَلَّا تخافُوا وَ لا تَحْزَنُوا وَ أَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتی كُنْتُمْ تُـوعَـدُونَ ﴾ فـصـلـت :۳۰ ﴿إِنَّ الَّـذيـنَ قـالُوا رَبُّنَـا اللَّـهُ ثُمَّ اسْتَقامُوا ﴾ ﴿أُولئِكَ أَصْحابُ الْجَنَّةِ خالِدينَ فيها ﴾ احقاف ۱۳، ۱۴

۲۱۔ نمازوں کی پابندی کرنے والا

﴿وَ الَّـذيـنَ هُمْ عَلى صَلَواتِهِمْ يُحافِظُونَ ﴾ ﴿أُولئِكَ هُمُ الْـوارِثُـونَ ﴾ ﴿الَّـذيـنَ يَـرِثُـونَ الْـفِرْدَوْسَ هُمْ فيها خالِدُونَ﴾ مـؤمـنـون : ۹تـا ۱۱ ﴿وَ الَّـذينَ هُمْ عَلى صَلاتِهِمْ يُحافِظُونَ ﴾ ﴿أُولئِكَ فی جَنَّاتٍ مُكْرَمُونَ ﴾معارج ۳۴،۳۵ ے.

۲۲۔ جنسیات سے گریز کرنے والے

﴿وَ الَّـذيـنَ هُـمْ لِـفُـرُوجِـهِـمْ حـافِـظُونَ﴾ ﴿أُولئِكَ هُمُ الْـوارِثُـونَ ﴾ ﴿الَّـذيـنَ يَـرِثُـونَ الْـفِرْدَوْسَ هُمْ فيها خالِدُونَ ﴾ سـوره مـؤمنون ۵، ۱۰، ۱۱ ﴿وَ الَّذينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حافِظُونَ ﴾ ﴿أُولئِكَ فی جَنَّاتٍ مُكْرَمُونَ﴾ معارج ۲۹، ۳۵

۲۳۔ قیامت کے حساب سے ڈرنے والے

﴿ يَـخـافُـونَ سُوءَ الْـحِـسابِ﴾ ﴿ أُولئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الـدَّارِ﴾ ﴿جَـنَّـاتُ عَـدْنٍ يَـدْخُـلُـونَهـا وَ مَنْ صَلَحَ مِنْ آبائِهِمْ وَ أَزْواجِهِـمْ وَ ذُرِّيَّـاتِهِـمْ وَ الْمَلائِكَةُ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِمْ مِنْ كُلِّ بابٍ ﴾سـوره رعـد آیـت ۲۱، ۲۲، ۲۳ ﴿وَ الَّـذيـنَ هُمْ مِنْ عَذابِ

رَبِّهِمۡ مُشۡفِقُونَ ﴾ ﴿أُولئِکَ فی جَنَّاتٍ مُکۡرَمُون﴾ معارج ۲۷،۳۵

۲۴۔اللہ کی ربوبیت سے ڈرنے والے

﴿ وَ یَخافُونَ سُوءَ الۡحِسابِ ﴾ ﴿أُولئِکَ لَهُمۡ عُقۡبی الدَّارِ ﴾ ﴿جَنَّاتُ عَدۡنٍ یَدۡخُلُونَها وَ مَنۡ صَلَحَ مِنۡ آبائِهِمۡ وَ أَزۡواجِهِمۡ وَ ذُرِّیَّاتِهِمۡ وَ الۡمَلائِکَةُ یَدۡخُلُونَ عَلَیۡهِمۡ مِنۡ کُلِّ بابٍ ﴾ سورہ رعد ۲۱ ، ۲۲،۲۳ ﴿وَ لِمَنۡ خافَ مَقامَ رَبِّهِ جَنَّتانِ ﴾ رحمٰن ۴۶ ﴿وَ أَمَّا مَنۡ خافَ مَقامَ رَبِّهِ وَ نَهَی النَّفۡسَ عَنِ الۡهَوی ﴾ ﴿فَإِنَّ الۡجَنَّةَ هِیَ الۡمَأۡوی ﴾ نازعات : ۴۰ ، ۴۱

۲۵۔نماز کی پابندی کرنے والے

﴿إِلَّا الۡمُصَلِّینَ ﴾ ﴿الَّذینَ هُمۡ عَلی صَلاتِهِمۡ دائِمُونَ ﴾ ﴿..أُولئِکَ فی جَنَّاتٍ مُکۡرَمُون﴾ معارج ۲۲،۲۳ ،۳۵

۲۶۔نیکی سے بدی رفع کرنے والے

﴿ وَ یَدۡرَؤُنَ بِالۡحَسَنَةِ السَّیِّئَةَ أُولئِکَ لَهُمۡ عُقۡبَی الدَّار﴾ ﴿جَنَّاتُ عَدۡنٍ یَدۡخُلُونَها﴾ رعد: ۲۲،۲۳

۲۷۔امانتوں کا خیال رکھنے والے ادا کرنے والے

﴿وَ الَّذینَ هُمۡ لِأَماناتِهِمۡ وَ عَهۡدِهِمۡ راعُونَ ﴾ ﴿وَ الَّذینَ هُمۡ عَلی صَلَواتِهِمۡ یُحافِظُونَ ﴾

﴿أُولئِکَ هُمُ الۡوارِثُونَ ﴾ ﴿الَّذینَ یَرِثُونَ الۡفِرۡدَوۡسَ هُمۡ فیها

خالِدُون﴾سورہ مؤمنون آیت ۸،۹،۱۰،۱۱

۲۸۔نیکیوں میں سبقت کرنے والے

﴿وَ سارِعُوا إِلى مَغْفِرَةٍ مِنْ رَبِّكُمْ وَ جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّماواتُ وَ الْأَرْضُ﴾سورہ آل عمران ۱۳۳ ﴿وَ مِنْهُمْ سابِقٌ بِالْخَيْراتِ بِإِذْنِ اللَّهِ ذلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبيرُ ﴾ ﴿جَنَّاتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَها يُحَلَّوْنَ فيها مِنْ أَساوِرَ مِنْ ذَهَبٍ﴾ فاطر ۳۲،۳۳ ﴿وَ السَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهاجِرينَ وَ الْأَنْصار رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوا عَنْهُ وَ أَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْري تَحْتَهَا الْأَنْهارُ خالِدينَ فيها أَبَداً ﴾سورہ توبہ آیت:۱۰۰

۲۹۔گناہوں سے جلدی مغفرت طلب کرنے والے

﴿سابِقُوا إِلى مَغْفِرَةٍ مِنْ رَبِّكُمْ وَ جَنَّةٍ عَرْضُها كَعَرْضِ السَّماءِ وَ الْأَرْضِ﴾سورہ حدید: ۲۱ ﴿وَ السَّابِقُونَ السَّابِقُونَ ﴾ ﴿أُولئِكَ الْمُقَرَّبُونَ ﴾ ﴿في جَنَّاتِ النَّعيمِ ﴾ سورہ واقعہ:۱۰،۱۱،۱۲

۳۰۔صابرین صبر کرنے والے

﴿وَ الَّذينَ صَبَرُوا ابْتِغاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَ أَقامُوا الصَّلاةَ وَ أَنْفَقُوا مِمَّا رَزَقْناهُمْ سِرًّا وَ عَلانِيَةً وَ يَدْرَؤُنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ أُولئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ﴾ ﴿جَنَّاتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَها﴾ رعد ۲۲،۲۳

۳۱۔سچائی پر قائم رہنے والے

مائده : ۱۱۹ ﴿قالَ اللَّهُ هذا يَوْمُ يَنْفَعُ الصَّادِقينَ صِدْقُهُمْ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرى مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهارُ خالِدينَ فيها أَبَداً ﴾

۳۲۔زکات ادا کرنے والے

﴿وَ الَّذينَ هُمْ لِلزَّكاةِ فاعِلُون﴾﴿أُولئِكَ هُمُ الْوارِثُونَ ﴾ ﴿الَّذينَ يَرِثُونَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فيها خالِدُونَ﴾مؤمنون ۴، ۱۰، ۱۱ ﴿وَ الَّذينَ فى أَمْوالِهِمْ حَقٌّ مَعْلُومٌ ﴾﴿لِلسَّائِلِ وَ الْمَحْرُومِ ﴾ ﴿أُولئِكَ فى جَنَّاتٍ مُكْرَمُونَ ﴾معارج ۲۴، ۲۵، ۳۵ ۱۷ .مؤمنون﴿وَ بَشِّرِ الَّذينَ آمَنُوا وَ عَمِلُوا الصَّالِحاتِ أَنَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرى مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهارُ﴾ بقره :۲۵

۳۳۔اللہ رسول کے دشمنوں سے برائت کرنے والے

﴿لا تَجِدُ قَوْماً يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ يُوادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَ رَسُولَهُ وَ لَوْ كانُوا آباءَهُمْ أَوْ أَبْناءَهُمْ أَوْ إِخْوانَهُمْ أَوْ عَشيرَتَهُمْ أُولئِكَ كَتَبَ فى قُلُوبِهِمُ الْإيمانَ وَ أَيَّدَهُمْ بِرُوحٍ مِنْهُ وَ يُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرى مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهارُ خالِدينَ فيها رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوا عَنْهُ أُولئِكَ حِزْبُ اللَّهِ أَلا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴾ سوره مجادله آيت : ۲۲

۳۴۔متقین

﴿لِلَّذینَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنَّاتٌ تَجْری مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهارُ خالِدینَ فیها﴾ عمران :۱۵

۳۵۔اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے

﴿الَّذینَ آمَنُوا وَ هاجَرُوا وَ جاهَدُوا فی سَبیلِ اللَّهِ بِأَمْوالِهِمْ وَ أَنْفُسِهِمْ أَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللَّهِ وَ أُولئِکَ هُمُ الْفائِزُونَ ﴾﴿یُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِنْهُ وَ رِضْوانٍ وَ جَنَّاتٍ لَهُمْ فیها نَعیمٌ مُقیمٌ ﴾ توبه : ۲۰ ، ۲۱

۳۶۔نیکی کرنے والے

﴿فَأَثابَهُمُ اللَّهُ بِما قالُوا جَنَّاتٍ تَجْری مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهارُ خالِدینَ فیها وَ ذلِکَ جَزاءُ الْمُحْسِنینَ ﴾مائده : ۸۵

۳۷۔مخلصین

﴿إِلاَّ عِبادَ اللَّهِ الْمُخْلَصینَ ﴾﴿أُولئِکَ لَهُمْ رِزْقٌ مَعْلُومٌ ﴾ ﴿فَواکِهُ وَ هُمْ مُکْرَمُونَ ﴾﴿فی جَنَّاتِ النَّعیمِ ﴾ صافات : ۴۳،۴۵

۳۸۔تزکیہ نفس کرنے والے

﴿جَنَّاتُ عَدْنٍ تَجْری مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهارُ خالِدینَ فیها وَ ذلِکَ جَزاءُ مَنْ تَزَکَّی ﴾ طٰهٰ ۷۶

۳۹۔استغفار کرنے والے

﴿وَ الَّذینَ إِذا فَعَلُوا فاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَکَرُوا اللَّهَ

فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ وَ مَنْ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا اللَّهُ﴾ ﴿أُولئِكَ جَزاؤُهُمْ مَغْفِرَةٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَ جَنَّاتٌ تَجْرى مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهارُ خالِدينَ فيها وَ نِعْمَ أَجْرُ الْعامِلينَ﴾ عمران: ۱۳۵، ۱۳۶

۴۰۔ایمان بآخرت رکھنے والے

﴿وَ الَّذينَ يُصَدِّقُونَ بِيَوْمِ الدِّينِ﴾ ﴿أُولئِكَ فى جَنَّاتٍ مُكْرَمُونَ﴾ معارج: ۲۶، ۳۵

۴۱۔اللہ کی راہ میں کھانا دینے والے

﴿وَ يُطْعِمُونَ الطَّعامَ عَلى حُبِّهِ مِسْكيناً وَ يَتيماً وَ أَسيراً﴾ ﴿إِنَّما نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللَّهِ لا نُريدُ مِنْكُمْ جَزاءً وَ لا شُكُوراً﴾ ﴿وَ جَزاهُمْ بِما صَبَرُوا جَنَّةً وَ حَريراً﴾ انسان: ۸، ۹، ۱۲

۴۲۔اللہ رسول کی اطاعت کرنے والے

﴿وَ مَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَ رَسُولَهُ يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرى مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهارُ خالِدينَ فيها وَ ذلِكَ الْفَوْزُ الْعَظيمُ﴾ نساء: ۱۳

۴۳۔لغو بےہودہ سے روگردانی کرنے والے

﴿وَ الَّذينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ﴾ ﴿أُولئِكَ هُمُ الْوارِثُونَ﴾ ﴿الَّذينَ يَرِثُونَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فيها خالِدُونَ﴾ مؤمنون: ۳، ۱۰، ۱۱

۴۳۔اقامۂ صلاۃ کرنے والے

﴿الَّذينَ يُقيمُونَ الصَّلاةَ﴾ ﴿أُولئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا

لَهُمْ دَرَجَاتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَ مَغْفِرَةٌ وَ رِزْقٌ كَرِيمٌ ﴾ سورہ انفال ۳،۴

۴۴۔اللہ کی راہ میں انفاق کرنے والے

﴿الَّذِينَ وَ مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ ﴾ ﴿أُولئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا لَهُمْ دَرَجَاتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَ مَغْفِرَةٌ وَ رِزْقٌ كَرِيمٌ ﴾انفال ۳۴

۴۵۔اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے

﴿فَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَ أُوذُوا فِي سَبِيلِي وَ قَاتَلُوا وَ قُتِلُوا لَأُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَ لَأُدْخِلَنَّهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ثَوَاباً مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَ اللَّهُ عِنْدَهُ حُسْنُ الثَّوَابِ ﴾ آل عمران : ۱۹۵

اخلاق اھل جنت

اہل جنت کی زبان سے برے کلمات نہیں نکلیں گے،ان سے سب و شتم لعن غیبت چوری مذاق مسخرہ جیسے ناپسندیدہ اعمال سرانجام نہیں ہونگے جیسا کہ﴿وَ نَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ إِخْوَاناً عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ ﴾ اورہم نے ان کے سینوں سے ہرطرح کی کدورت نکال لی ہےاوروہ بھائیوں کی طرح آمنے سامنے تخت پر بیٹھے ہوں گے حجر:۴۷ میں آیا ہے جنت غایت وکمال میں پائیں گے جیسا کہ﴿إِلَّا قِيلاً سَلاماً سَلاماً ﴾صرف ہرطرف سلام ہی سلام ہوگا واقعہ:۲۶ میں آیا ہے اھل جنت

کے لئے خدمتگاراں ہونگے ﴿عالِیَھُم ثِیابُ سُندُسٍ خُضرٌ وَ إِستَبرَقٌ وَ حُلُّوا أَساوِرَ مِن فِضَّۃٍ وَ سَقاھُم رَبُّھُم شَراباً طَھُوراً ﴾ ان کے اوپر کریب کے سبز لباس اور ریشم کے حلّے ہوں گے اور انہیں چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے اور انہیں ان کا پروردگار پاکیزہ شراب سے سیراب کرے گا انسان:۲۱ ﴿بِأَکوابٍ وَ أَباریقَ وَ کَأْسٍ مِن مَعینٍ﴾ پیالے اور ٹونٹی وار کنٹر اور شراب کے جام لئے ہوئے ہوں گے واقعہ:۱۸ ﴿سَلامٌ عَلَیکُم بِما صَبَرتُم فَنِعمَ عُقبَی الدّارِ﴾ رعد:۲۴ ﴿إِلی رَبِّھا ناظِرَۃٌ﴾ اپنے پروردگار کی نعمتوں پر نظر رکھے ہوئے ہوں گے قیامت:۲۳ اس دن ملائکہ کو دیکھیں گے ﴿لا فیھا غَولٌ وَ لا ھُم عَنھا یُنزَفُونَ﴾ اس میں نہ کوئی دردسر ہو اور نہ ہوش وحواس گم ہونے پائیں صافات:۴۷ ﴿یَتَنازَعُونَ فیھا کَأْساً لا لَغوٌ فیھا وَ لا تَأْثیم﴾ وہ آپس میں جام شراب پر جھگڑا کریں گے لیکن وہاں کوئی لغویت اور گناہ نہ ہوگا طور:۲۳ ﴿لا یَسمَعُونَ فیھا لَغواً وَ لا کِذّاباً﴾ وہاں نہ کوئی لغویات سنیں گے نہ گناہ نبأ:۳۵ ﴿فی مَقعَدِ صِدقٍ عِندَ مَلیکٍ مُقتَدِرٍ﴾ اس پاکیزہ مقام پر جو صاحبِ اقتدار بادشاہ کی بارگاہ میں ہے قمر:۵۵ ﴿وَ مَن یُطِعِ اللّٰہَ وَ رَسُولَہُ یُدخِلہُ جَنّاتٍ تَجری مِن تَحتِھَا الأَنھارُ خالِدینَ فیھا وَ ذلِکَ الفَوزُ العَظیمُ﴾

یہ سب الٰہی حدود ہیں اور جو اللہ و رسول کی اطاعت کرے گا اللہ اسے ان جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی اور وہ ان

میں ہمیشہ رہیں گے اور درحقیقت یہی سب سے بڑی کامیابی ہے نساء:۱۳
جنت میں قیام دائمی ہوگی۔

صادقین سودمند ہونگے

﴿قالَ اللّٰہُ ھذا یَوۡمُ یَنۡفَعُ الصّٰدِقِینَ صِدۡقُھُم﴾ مائدہ : ۱۱۹
برائی عذاب رفع ہو جائیں سعادتمند ہونگے

﴿مَنۡ یُصۡرَفۡ عَنۡہُ یَوۡمَئِذٍ فَقَدۡ رَحِمَہُ وَ ذٰلِکَ الۡفَوۡزُ الۡمُبِین﴾
انعام:۱۶

۷ ذیقعد ۱۴۴۶ھ

مستشرقین

اعدی عدوء لدود عنود و کنود سوم قرآن عظیم مستشرقین ہیں، یہاں ہم پہلے مرحلے میں مستشرقین کا تعارف پیش کرتے ہیں، دیکھتے ہیں مستشرقین کون ہیں، معنی ومفہوم کلمہ مستشرق اوراس کی تاریخ بدایت وتاسیس معلوم کریں گے۔استشراق یعنی مغرب والوں کی توجہات مشرق زمین کی طرف مرکوز کرنا،ان پر تحقیق اور اقداماج کرنا ہے۔استشراق کلمہ شرق سے ماخوذ ہے اور لاطینی زبان سے لیا گیا ہے جسکا معنی علم ومعرفت ارشاد وہدایت لینا ہے اوراسے حاصل کرنے والے مستشرقین کہلاتے ہیں۔لیکن انکے اہداف ومقاصد کیا تھا؟۔اصحاب وارباب مستشرق شناسوں نے استشراق کے چندیں مراحل بتائے ہیں۔بعض باحثین استشراق کا کہنا ہے اس کی بدایت شام واردن کے نزدیک واقع حکومت بزلطینی التابع امپراطور روم ہے، نبی کریم نے ایک سفیر حامل رسالت اسلام بھیجا لیکن وہاں کے حاکم نے انھیں قتل کردیا جس پر نبی کریم نے ایک لشکر قیادت زید بن حارث،جعفر طیار ،عبداللہ بھیجا لیکن تینوں قتل ہونے کے بعد لشکر عقب نشین کر کے واپس مدینہ آیا۔

بعض دیگر نے اظہار نظر کر کے کہا ہے تصادم وتعارض بین المسلمین و الصلبین شام میں ہشام بن عبد الملک کے دور میں یوحنا دمشقی کے نام حکومت وقت کے اعلیٰ عہدے پر تھا جوشام میں موجود مسیحوں کو مسلمانوں کو

گمراہ کرنے کیلئے سوالات بنا کر ارسال کرتا جن میں تفضیل حضرت عیسیٰ بر حضرت محمد پر مناظرہ ومجادلہ سکھاتا، وہ کبھی کبھی بعض مسلمان ہونے کا اعلان کر کے لوگوں سے قریب ہو کر گمراہ کرتا اور دوبارہ اپنے مذہب کی طرف برگشت کرتا۔ اسی یوحنا دمشقی نے حضرت محمد اور حضرت عیسیٰ میں افضل و برتری کا مسئلہ اٹھایا اور یہاں سے ہی قرآن خالق یا مخلوق کا فتنہ برپا کیا تھا جس کی سرپرستی مامون الرشید کررہے تھے۔

۱۔ مرحلہ اول استشراق ابتدائے عصر نہضت علمیہ غرب غیر منظّم غیر اجتماعی انفرادی طور پر شروع کی گئی۔

۲۔ دوسرا دور عصر نہضت سے اٹھارہویں صدی تک دور عقلانیہ نورانیہ غرب ہے۔

۳۔ انیسویں صدی سے الی عصر معاصر تک جامع شامل اہداف کثیرہ تصلیب امت مسلمہ استعمارگری تمزیق تفریق مسلمین عربی زبان پر تسلط کامل بہت سی شخصیات کو غرب گراء بنانا ہے۔

نظم قرآن پر نقد غوستاف لوبون نے کی ہے اسکا مقصد علم وتحقیق میں نہیں تھا، نقد کیا پہلی سورہ حمد اور آخری چھوٹے سورہ میں کتنا ربط ہے۔ جس طرح باطنیہ اپنے ماتحت درسگاہوں میں قرآن کو ممنوع داخلہ قرار دیا تو کیسے آیات کا ربط معلوم ہوگا۔ مفسرین قرآن ابن عقدہ اور جاہل وان پڑھ ابو الجارود سے منقول روایات اور تفسیر علی بن ابراہیم کو قرآن پر ترجیح دی ہے ۔قرآن کو منظّم کہنے والوں نے بہت سی آیات بے ربط اپنی امامت کی نص

میں استناد کیں ہیں۔

یہ بھی ایک حقیقت ناصعہ قاطعہ ہے کہ مغربی دانشمندان علماء نے مسیحی ہوتے ہوئے اعمی البصر کے بعد اعمی القلب والوں کو غلط ٹھہرایا نیز بہت سے مسیحی بطفیل قرآن کریم مسلمان ہوئے، اس سلسلے میں بھی ہمارے پاس مواد بقدر کفاف موجود ہے۔

مستشرقین ان لوگوں کو کہتے ہیں جنھوں نے اپنی علم وفکر کا نصب العین باالعموم مشرق زمین بالخصوص مشرق اسلامی پر مرکوز کیا ہے مستشرقین کے بارے میں بہت سے مصادر ہماری دسترس میں موجود کتابوں میں آئے ہیں۔

استشراق کے بارے میں لکھنے والوں میں اختلاف ہے کہ استشراق کب اور کہاں سے شروع ہوئے، اس سلسلے میں اقوال مضطرب ہیں بعض کا کہنا ہے استشراق تقریبا فتوحات اسلامیہ بر صلیبین کے دور میں وجود میں آیا، فرانس اور مسلمانوں کی جنگ کے دوران میں جہاں بہت سے ممالک مسیحی دین اسلام میں داخل ہوئے جیسے مصر سوریہ شمال افریقہ مسلمانوں نے فتح کی تھی وہ مسیحیوں کی عقیدہ تثلیث صلبیت جو کہ اساس وعماد دین مسیحی ہے۔ اس حوالے سے تاریخ تاسیس استشراق دسویں میلادی کو جاتی ہے اس کے بعد بارہویں میلادی اور تیرہویں کے دوران ہوئی ہے جہاں سے جنگ دوسو سال تک چلی۔ دس سوستانوے سے بارہ سو پچانوے تک تقریبا استشراق کا آغاز تیرہویں میلادی سے شروع ہوا ہے۔ بعض نے کہا

استشراق ساتویں ہجری سے شروع ہوا جب صلیبیوں اور مسلمانوں میں جنگ تیز ہوگئی تھی۔بعض نے کہا ہے دقیق تاریخ کا تعین مشکل ہے اندلس میں حکومت اسلامی مستقر ہونے کے بعد بہت سے راہبان غربی اندلس کے مدرسے میں پڑھے وہاں پڑھ کے فارغ ہونے کے بعد مغرب والے وہاں سے مشرق زمین کی حالت جاننے کے لئے متوجہ ہوئے۔بعض نے کہا ہے انیسویں سے شروع ہوئی ہے مستشرقین کا مشرق اسلامی کی طرف توجہ مرکوز کرنے کے بعد بہت سے اسباب وعلل ذکر کرتے ہیں لیکن ان کی زیادہ تر توجہ قرآن کریم رہی ہے۔ مسلمانوں کا قرآن کریم پر ایمان غیر متزلزل بہت گہرا اور عمیق ہے، ستارہویں صدی میں قسیس المانی قرآن کریم کو لغت عربی میں لکھا اس کے مقدمے میں لکھا ہے کہ ہم قرآن کے بارے میں دقیق معارف حاصل کریں، اگر ہم مسلمانوں کے ساتھ جدیت کے ساتھ مقابلہ کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں قرآن کو جاننا ضروری ہوگا۔یہاں تک یورپ کے ہر ملک میں قرآن کریم کے ترجمے کا سلسلہ چلتا رہا ان میں ترجمہ انگریزی جو کہ اٹھارہویں صدی میں ہوا۔اس حوالے سے مستشرقین نے بہت کتابیں حاصل کئی تھیں۔مستشرقین کی تمام تر کاوشوں کا مرکزی محور توجہات اس طرح نظر آتی ہے:

۱۔ادعا کریں کہ قرآن کریم کتاب وحی نہیں بلکہ کاوش فعل بشری ہے۔

۲۔اسلام دین سماوی نہیں بلکہ مخلوط از دین یہود و مسیحی ہے۔

۳۔حضرت محمد کا ابتداء میں نماز میں بیت المقدس کی طرف رخ کرنا

ارضاء یہود تھا۔

۴۔حضرت محمد ایک مدت تک بعض یہود و نصاریٰ سے تعلقات رکھتے تھے یہاں سے انہوں نے بعض اسالیب گفتگو کا طریقہ کار سیکھا۔

مذاہب حامی مستشرقین

بقول غوستاف لوبون قرآن ایک کتاب غیر منظّم غیر مربوط ہے، اس کے شواہد مذہب شیعہ بھی دیتا ہے:۔

۱۔احزاب :۳۳ اہلبیت نبی کریم کی شان میں نازل آیت اہلبیت غیر معروف جعلی ہے۔

۲۔شوریٰ :۲۳ اس سے پہلے والے مخاطبین سے خطاب ہے محبت قرآن کریم میں احکام تکلیفی میں استعمال نہیں ہوا کیونکہ اس کو تکلیف نہیں کہا جاسکتا ہے۔

۳۔ضد قرآن ضد محمد عمداً اعلاناً شعر گوئی محافل شعر کو اٹھا رہے ہیں، اس کے فروغ اشاعت کیلئے ذوات پاک خاندان رسالت کو اٹھا رہے ہیں۔

۴۔مجوسیوں کی مہم جوئی میں سے ایک تقلید ضد آیات کریمہ رواج دے رہے ہیں بقول جواد مغنیہ خود شیخ انصاری و ملا صدرا اردبیلی اصول دین میں بھی تقلید جائز ہے تا کہ دین کو بنیاد سے اکھاڑ پھینکیں۔

۵۔قیامت کا حساب سزاء و جزاء کو اذھان سے نکالنے کیلئے قبر میں نکرین قیامت شفاعت آئمہ واولیا کے نام سے خوف قیامت اللہ نکالیں۔ قیامت میں پل صراط حوض لواء حمد کی اختراعات۔

۶۔روایات کتب فریقین میں آیا ہے احادیث منع تدوین رسول اللہ نے کی ہے،اسی لئے روایات تیسری صدی میں جمع کی گئی ہیں۔

۷۔محبت احکام تکلیفہ میں نہیں آتی ہے محبت کو کل دین بنانے والے صوفیہ ہیں ناسخ شریعت والوں کے مصادر ہیں اس کے باوجود سبحانی محبت اہلبیت مجعول کرنے کیلئے اس کو اصول اعتقادی میں شمار کیا ہے آغا نجوادآملی نے آیت نمل تخت بلقیس لانے والے کو پہلے آصف برخیا قرار دیا بعد میں لکھا کہ انہوں نے علت ومعلول سے مافوق عمل کہا ہے۔

۸۔ باطنیہ کے ستون الوہیت سے حصہ برداری غیب محدود غیب اکتسابی ہے اسی طرح ستون خالقیت میں شریک جیسے استجابت قرآن کی تصنیف جہاں سبحانی نے کہا ہے حضرت محمد ابتداء دعوت میں قرآن و دیگر معجزات سے دعوت کا آغاز کیا۔لبنان سے ایک کتاب چھپی ہے اس کا عنوان ہے انبیاء مافوق العقول۔لیکن بشر نہیں ہونگے تو انکی دعوت کو کیسے قبول کریں گے۔

۹۔ امام خمینی نے قیام حکومت کے بعد شیعہ سنی وحدت کی دعوت دی لیکن اپنے مذہب شیعہ سے نہیں کہا کہ وہ سب خلفاء نہ کریں، یہ حرام ہے۔ نیز اسلامی حکومت کے قیام کی جگہ فقہ جعفری قائم کیا۔آغائیخوئی نے تکلمۃ منہاج میں کہا مجتہدین کسی قسم کے اختیار نہیں رکھتے ،اسی طرح آغائے گلپائی نے بھی اپنے خطاب میں کہا لیکن دونوں نے اجازہ امور صادر کئے ہیں۔امام خمینی نے نجف میں اپنے درس ولایت فقیہ میں کہا امام زمان کی

طرف سے مجتہد کو حق حاصل ہے کہ وہ قیام حکومت اسلامی کریں لیکن انقلاب کی کامیابی کے بعد بازرگاں بنی صدر خطیب زادہ کو اقتدار میں لائے۔

انتاجات المستشرقین

یہ ایک حقیقت ناقابل تردید ہے کہ دین اسلام کے خلاف تمام مستشرقین مغرب کے انتاجات کیا ہیں۔ کتب مستشرقین میں آیا ہے سب سے پہلے دائرۃ المعارف اسلامیہ ۱۹۳۸ء میں پہلی بار انگریزی نے لکھی اور بعد میں اسکا عربی میں ترجمہ ہوا، اسی کتاب کے صفحے ۹۹ پر لکھتے ہیں **القرآن کریم هو کتاب اسلام الاول الذی تقوم علی بیان عقائد دین الاسلامی و شریعته و ینبثق منه الاخلاق الاسلام وا دابة فاذا ثبت انه وحی الله الذی لایاتیه الباطل من بین یدیه ولا من خلفه فان الایمان به یصبح امر لا بد منه۔** پھر لکھتے ہیں مخالفین اس اعتقاد کے خلاف ہیں اور یہ مشکوک ہے چنانچہ عصر نزول قرآن میں مشرکین نے کہا تھا چنانچہ لکھتے ہیں حقیقت محمد کا اس کتاب کا مولف ہونا جائے گفتگو نہیں۔

سب سے پہلے جریر راہب جس نے اندلس میں قائم درسگاہ میں طلب علم کے لئے داخل ہوا اور وہاں سے فارغ ہونے کے بعد ۹۹۹ میلادی کو اسے حبر اعظم بابا منتخب کیا گیا، اس نے مغرب کے ہر ملک میں ایک شعبہ درسگاہ اشراقی کے نام سے تأسیس کی اور عربی زبان کو پڑھا اور خصوصی توجہ

قرآن کریم کی طرف مرکوز کی۔ انکا یہ عمل قرآن پر ایمان لانے کے لئے نہیں تھا اور نہ ہی معارف قرآن کا حصول تھا بلکہ اسکے برعکس مسلمانوں اسلام قرآن محمد سے جنگ لڑنا اور ان کے زعم میں نقائص معائب نکالنا یا بنانا تھا چنانچہ یورپ میں پچاس ہزار قرآن چھاپے گئے اور مختصر عرصے کے بعد سب کو آگ لگائی گئی۔ مستشرقین اور باطنیہ میں کمال تعاون پایا جاتا ہے۔ اٹھارہ سوناسی میلادی کو برلن میں مستشرقین دیدلیسی نے آٹھ جلد کتاب باطنیہ کے بارے میں لکھی جو اخوان صفا وخلان وفا کے نام سے چھاپی گئی۔ مستشرقین کی توجہ ضد اسلام پر مرکوز کی تھی۔ ان کی تا ئسی قربات سے ہی اٹھارہ سوناسی کو مستشرق المانی نے اخوان صفا کے رسائل کو چھپایا، اٹھارہ سوترانوے میں مستشرقین نے قرآن کریم اور حامل قرآن نبی کریم کے خلاف مہم چلائی گئی۔ اگر آج ہم کہیں علم، ضد دین ہے تو غلط نہیں ہوگا کیونکہ تاریخ اسلام میں دین کے خلاف جنگ لڑنے والے یہی باطنیہ اور مستشرقین ہیں۔ مستشرقین نے قرآن کریم اور نبی کریم کے بارے میں کیا کہا اور لکھا کہ مستشرقین کا مقصد علم ومعرفت کیلئے نہیں بلکہ مشرق زمین کی ثروت دولت سیاسی و اقتصادی مسلمانوں کی فکر سوچ سے مقابلہ ہے جو مشرقی زمین کو خاص کر اسلامی خطے کو مختلف زاویہ سے زیر مطالعہ لانا تھا۔

کتاب الاستشراق دراسات اسلامیہ قرآنیہ والحدیثیہ دکتور عبدالقہار داود عبداللہ العانی استاد جامعہ اسلامیہ عالمیہ مالیزیا ص ۶۰ قرآن کے تعارف میں غوستاف لوبون کہتے ہیں قرآن مسلمین کی مقدس کتاب ہے اور دستور

دینی و مدنی سیاسی کتاب ہے یہ کتاب مقدس باینکہ نازل من اللہ ہے لیکن اسکی آیات آپس میں بے ربط بلکہ بے ترتیب ہیں، اس میں سیاق وسباق کا خیال نہیں رکھا ہے۔ جب دیکھتے ہیں اس کتاب کی تألیف مقتضیات زمان کے مطابق ہے تو کہتے ہیں جب محمد کوکوئی مشکل پیش آئی تو جبرئیل نئی وحی لایا اس مشکلے کی حل کے لئے اس کوقرآن میں جمع کیا قرآن کی آخری جمع آپ کے وفات کے بعد ہوئی۔ کہا اس میں ۱۱۴سورے ہیں ہر سورہ چندین آیات پر مشتمل ہیں، محمد ہمیشہ اس میں اللہ کے نام سے شروع کرتے ہیں۔ عربوں کا دعویٰ ہے قرآن فصیح ترین کتاب ہے۔ جو دنیا نے پہچانی ہے۔ اس میں بھی مبالغہ ہے ہم اس بات کا اعتراف بھی کرتے ہیں بعض آیات میں اچھا ربط نظر آتا ہے۔ اس جیسا ربط کسی اور کتاب میں نظر نہیں آتا ہے۔ کائنات کے بارے میں فلسفی نقطہ نظر جو قرآن میں ہے وہ اس سے پہلے نازل دو کتابوں میں پائے جاتے ہیں۔ ہر موضوع کے لئے آیت قرآن سے استناد کیا ہے جبکہ رعد: ۳۸ بقرہ: ۲ شعراء: ۱۶۶ عبس ۱۱تا۱۶میں آیا ہے اللہ کے بارے میں، قرآن میں اللہ کا تصور ایک ہے اگرچہ اللہ قرآن میں اللہ تورات کی بنسبت شدید انتقام گر ہے جو چاہتا ہے وہی کرتا ہے۔ کسی کوسوال کرنے کی اجازت نہیں دیتا ہے۔ قرآن میں خلقت آسمان وزمین کے بارے میں کہتے ہیں یہ چھ دن میں مکمل ہوا ہے آدم جنت سے ھبوط آدم یوم حساب یہ تورات سے لیا ہے۔ یہاں غوستالوبون ایک ایسی وھم وگمان میں پھنس گئے کہ قرآن کل یا بعض تورات وانجیل سے ہے۔ قرآن کریم نے انس وجن کوتحدی

بمثل کیا ہے۔ کہ ﴿قُلْ لَئِنِ اجْتَمَعَتِ الْإِنْسُ وَ الْجِنُّ عَلٰی أَنْ یَأْتُوا بِمِثْلِ ھٰذَا الْقُرْآنِ لا یَأْتُونَ بِمِثْلِهِ وَ لَوْ کانَ بَعْضُھُمْ لِبَعْضٍ ظَھِیرا ﴾ آپ کہہ دیجئے کہ اگر انس و جن سب اس بات پر متفق ہو جائیں کہ اس کا مثل لے آئیں تو بھی نہیں لا سکتے۔ چاہے سب ایک دوسرے کے مددگار اور پشت پناہ ہی کیوں نہ ہو جائیں۔

علامہ صاحب اپنے آخری دنوں میں اس کتاب پر ہی لکھ رہے تھے
خالق کائنات ان کی اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔
ان کی ساری زندگی اسلام کیلئے وقف رہی ہے۔
اللہ تعالیٰ سے ان کے درجات بلند کرنے کی دعا ہے۔

مصادر و مراجع و ماخذ الکتاب

☆۔القرآن الکریم

☆۔القرآن الکریم فی مجادلہ منکر تالیف بدریۃ بنت محمد بن عثمان

☆۔معجم القرآن ترتیب و تنظیم عبدالرؤف مصری

☆۔معجم المفصل لمواضع القرآن المنز ل ترتیب و تنظیم محمد خلیل

☆۔معجم الموضوعی الایات القرآن ترتیب صبحی عبدالرؤف

☆۔الجامع لمواضع آیات القرآن الکریم محمد فارس برکات

☆۔کشاف الموضوعی للقرآن الکریم سید اسد ہاشمی سید سلیمان

☆۔اسرار الایات صدرالدین نتاھلین

☆۔تفسیر قرآن کریم تالیف صدرالدین متالھین

☆۔مباحث فی تفسیر الموضوعی مساعی دکتور مصطفٰی مسلم مصری

☆۔تفسیر موضوعی ماعی محمد غزالی

☆۔مناھج البیان فی تفسیر القرآن محمد باقر ملکی میانجے

☆۔مختارات من تفسیر القرآن العظیم متولی شعراوی

☆۔مناھج المستشر قین وموقھم من النبی والقرآن

تالیفات متواضعانہ منکسرانہ اصلاح طلبانہ علی شرف الدین

۱۔ قرآن سے پوچھو
۲۔ قرآن اور مستشرقین
۳۔ انبیاء قرآن آدم نوح وابراھیم
۴۔ انبیاء قرآن موسیٰ وعیسیٰ
۵۔ انبیاء قرآن ھود صالح ذوالکفل
۶۔ انبیاء قرآن حضرت محمد
۷۔ قرآن میں شعر وشعراء
۸۔ قرآن مین مذکر ومونث
۹۔ اٹھو قرآن سے دفاع کرو
۱۰۔ تفسیر موضوعی
۱۱۔ ربوبیت والوہیت
۱۲۔ تفسیر موضوعی نبوت رسالت
۱۳۔ تفسیر موضوعی یوم آخرت
۱۴۔ تفسیر احکام قرآنیہ
۱۵۔ ترجمہ تفسیر موضوعی آیت اللہ باقر الصدر
۱۶۔ مکتب تشیع اور قرآن
۱۷۔ قرآن میں امام وامت
۱۸۔ سوالنامہ معارف قرآنیہ
۱۹۔ اہل ذکر کے جوابات
۲۰۔ مدخل الدراسات تاریخ اسلامی
۲۱۔ دور رشد ورشادات
۲۲۔ سلاطین عضوض مسلمین حصہ اول
۲۳۔ سلاطین عضوض مسلمین حصہ دوم
۲۴۔ سلاطین عضوض مسلمین حصہ سوئم
۲۵۔ تاریخ الحاد وعلمانیت
۲۶۔ برصغیر میں طلوع اسلام سے انتہا مغلین
۲۷۔ مدخل الدراسات رواۃ وروایات
۲۸۔ قیام پاکستان
۲۹۔ مردان فرق ومذاہب
۳۰۔ تفسیر عاشورا
۳۱۔ تفسیر سیاسی قیام امام حسین
۳۲۔ عنوان عاشورا
۳۳۔ معجم تالیفات ومولفین امام حسین
۳۴۔ قیام امام حسین کا جغرافیہ جائزہ
۳۵۔ اصول عزاداری
۳۶۔ مثالی عزاداری
۳۷۔ عزاداری کیسے اور کیوں
۳۸۔ مجلس مذاکرہ امام حسین
۳۹۔ اسرار قیام امام حسین
۴۰۔ انتخاب مصائب
۴۱۔ قیام امام حسین غیر مسلموں کی نظر میں
۴۲۔ قرآن وسنت میں حج وعمرہ
۴۳۔ معجم حج وعمرہ
۴۴۔ احکام قرآنیہ
۴۵۔ اجتہاد تقلید تجدید کا آغاز وانجام
۴۶۔ عصر حاضر کی مرجعیت
۴۷۔ مذاہب فقہی مسلمین
۴۸۔ موضوعات متنوعہ
۴۹۔ ولایت فقیہ
۵۰۔ افق گفتگو
۵۱۔ مدارس وحوزات پر نگارشات
۵۲۔ فصلنامہ عدالت
۵۳۔ شکوں کے جوابات
۵۴۔ جواب شکوہ
۵۵۔ بک گئے جواب ذاکر حسن
۵۶۔ احلام تقریب بین المذاہب
۵۷۔ چھورکا والوں کا مذہب
۵۸۔ دار ثقافۃ سے عروۃ الوثقیٰ
۵۹۔ سیکولرزم وحشت الحاد ازم نواسی یہودازم
۶۰۔ ملاحظات بر پایان نامہ فدا حسین حیدری
۶۱۔ اخوان صفا معاصر
۶۲۔ شاہراہ مسکونی
۶۳۔ مجلہ ثقافت اسلامیہ مقالات قرآنیہ
۶۴۔ مجلہ اعتقاد چار شمارے
۶۵۔ مجلہ صریحہ حق
۶۶۔ مدخل الدراسات فی الفرق والمذاہب
۶۷۔ دراسات فی الفرق والمذاہب
۶۸۔ حقوق طلبی
۶۹۔ فصل جواب
۷۰۔ آمریت کے خلاف آئمہ کی جدوجہد
۷۱۔ باطنیہ وبناتہا
۷۲۔ شیعہ اہل بیت
۷۳۔ علم اور دین
۷۴۔ عقائد ورسومات
۷۵۔ خطہ احیون
۷۶۔ پیغام سوا اخبار سوا پیام نیم سبز
۷۷۔ علماء ودانشوران بلتستان
۷۸۔ فدک وما وراء الفدک
۷۹۔ اعیاد مسلمین میں اسلام نہیں
۸۰۔ ملاحظات خاطفہ بر پایان نامہ صاحبہ
۸۱۔ غشوانہ فرمانِ شکری
۸۲۔ امامت ورسومات شیعہ
۸۳۔ اجتہاد تقلید تجدید
۸۴۔ دنیا وآخرت قرآنِ کریم وعظیم میں